

محمود علی محمد علی احمد علی محمد علی

الحمد لله علی احسانه

ترجمہ اردو

شرح حزب البحر

ہوامع

دعائے
حزب النصر

دعائے
حزب البحر

جسکو

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے زبان فارسی بطور اب مقرر فرمایا تھا
 خاکسار محمد عبد الاصفیٰ الصمدی نے اسکا اردو ترجمہ نہایت پاکیزہ صورت میں اپنے دینی حاضیوں کے نفع
 کے لئے اضافہ دعائے حزب البحر مع اعتضام واعتصام وطریقہ اولیٰ زکوۃ و بیان اشارات و
 بیان فقرات حزب البحر و اسے حصول حاجات کے اسماء جمالی و جمالی پڑھے جاتے ہیں مفاتیح
 حضرت نقشبندیہ شریعہ کا اکابر و امیر، مولانا غلام علی بن حضرت مولانا شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت
 مولانا شاہ احمد سعید صاحب قسبلہ منقول از یہاں حضرت مولانا شاہ ولی البنی رحمۃ اللہ علیہ

نقشبندی محبوب دی احمدی را محبوبی

اِنَّكَ دَنِيٌّ بِعَدْلِ الصَّيِّئِ يُولَوِي عَبْدُ الْاَحَدِ فَحَيْتَالِي يَدُهْلَوِي

نہ
دعائے حزب البحر واقع کرانی طبع شد

الحمد لله على ما سانه

ترجمہ اردو

شیخ حزب البحر

المسلمی بہ

دعائے

حزب النصر

ہوامع

دعائے

حزب البحر

جسکو

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بزبان فارسی بطور الہام تحریر فرمایا تھا
 شاکر محمد عبدالاحد غفر اللہ عنہ نے اسکا اردو ترجمہ نہایت پاکیزہ صورت میں اپنے دینی بھائیوں کے نفع
 کے لئے باضافہ دعائے حزب البحر مع اعتضام و احتتام و طریقہ ادائے زکوٰۃ و بیان اشارات و
 بیان فقرات حزب البحر جو واسطے حصول حاجات کے اسماء جلالی و جمالی پڑھے جاتے ہیں مطابق
 حضرات نقشبندیہ خصوصاً اکابر اولیاء اللہ شادان حضرت مولانا شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت
 مولانا شاہ احمد سعید صاحب قسبہ منقول از بیاض حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

نقشبندی مجددی امیری را سعیدی

اِنَّہٗ كَانَ مِنْ عِبَادِ الْبَرِّ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ عَقْلًا لِّاٰخِذٍ بِحَبِیْبِیْ ذِہْلَوِیْ

نے

مَطْمَئِنِّ بِحَبِیْبِیْ وَ اَقِ بِکَرَامِیْ طَبِیْعَ شَدِیْقِیْ

تصنيف مستنفاين هوانع شرح حزب البحر اردو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۰۳ تا ۵۰۴	دیگر ہوا مع مشتمل ۶ ہامہ	۵۰۳ تا ۵۰۴	مقدمہ
۵۰۴ تا ۵۰۵	دیگر ہوا مع مشتمل ۸ ہامہ	۵۰۴ تا ۵۰۵	بیاد ہامہ تدبیر کے کمال کے بیان کا
۵۰۵ تا ۵۰۶	دیگر ہوا مع مشتمل ۶ ہامہ	۵۰۵ تا ۵۰۶	دوسرا ہامہ اس بیان میں حضرت شیخ ابوالحسن
۵۰۶ تا ۵۰۷	دیگر ہوا مع مشتمل ۵ ہامہ	۵۰۶ تا ۵۰۷	شافعی قدس سرہ کی ہمت کا تذکرہ کی گئی ہے
۵۰۷ تا ۵۰۸	دیگر ہوا مع مشتمل ۴ ہامہ	۵۰۷ تا ۵۰۸	تیسرا ہامہ پچھلے رحکموں کی شرح میں ہوا
۵۰۸ تا ۵۰۹	دیگر ہوا مع مشتمل ۴ ہامہ	۵۰۸ تا ۵۰۹	ابلی کے بیان میں ہے
۵۰۹ تا ۵۱۰	دیگر ہوا مع مشتمل ۴ ہامہ	۵۰۹ تا ۵۱۰	چوتھا ہامہ اس کیفیت کے بیان میں کتب شیخ ابوالحسن
۵۱۰ تا ۵۱۱	دیگر ہوا مع مشتمل ۵ ہامہ	۵۱۰ تا ۵۱۱	شافعی اور حنفی کی تقسیم میں آتی ہے
۵۱۱ تا ۵۱۲	دیگر ہوا مع مشتمل ۵ ہامہ	۵۱۱ تا ۵۱۲	پانچواں ہامہ پچھلے کلیہ کے بیان میں
۵۱۲ تا ۵۱۳	دیگر ہوا مع مشتمل ۳ ہامہ	۵۱۲ تا ۵۱۳	چھٹا ہامہ اس حدیث میں جو سبب تدبیر اللہ
۵۱۳ تا ۵۱۴	دیگر ہوا مع مشتمل ۴ ہامہ	۵۱۳ تا ۵۱۴	کے سلسلہ جن بیان ہوا
۵۱۴ تا ۵۱۵	دیگر ہوا مع مشتمل ۳ ہامہ	۵۱۴ تا ۵۱۵	ساتواں ہامہ یہ شخصوں کی طرف سے شخصیات
۵۱۵ تا ۵۱۶	دیگر ہوا مع مشتمل ۵ ہامہ	۵۱۵ تا ۵۱۶	کے ہواں میں کل کلیہ سے قولے میرات کی
۵۱۶ تا ۵۱۷	دیگر ہوا مع مشتمل ۶ ہامہ	۵۱۶ تا ۵۱۷	جہت سے لاحق ہوا ہے
۵۱۷ تا ۵۱۸	دیگر ہوا مع مشتمل ۵ ہامہ	۵۱۷ تا ۵۱۸	آٹھواں ہامہ فہم معانی ہے انواع میں جو اس
۵۱۸ تا ۵۱۹	دیگر ہوا مع مشتمل ۳ ہامہ	۵۱۸ تا ۵۱۹	دست پرول شد علی اللہ کے ساتھ خصوص ہے
۵۱۹ تا ۵۲۰	دیگر ہوا مع مشتمل ۳ ہامہ	۵۱۹ تا ۵۲۰	نواں ہامہ قطعات قرآن عظیم کے معانی ہیں
۵۲۰ تا ۵۲۱	اختتام مقصد	۵۲۰ تا ۵۲۱	دسواں ہامہ بیان فضیلت دعوت ملیکا اور
۵۲۱ تا ۵۲۲	خاتمہ تعلق ادائے زکوٰۃ و عمل	۵۲۱ تا ۵۲۲	اس کی شرطوں کا اجالی اشارہ
۵۲۲ تا ۵۲۳	دعا ہے لوزیا البحر مع اعتصام واقتحام	۵۲۲ تا ۵۲۳	گیارہواں ہامہ حزب البحر کے بعض نواس کے
۵۲۳ تا ۵۲۴	فہم حزب البحر	۵۲۳ تا ۵۲۴	جہان میں جو اس فقیر نے نور توفیق سے دریافت
۵۲۴ تا ۵۲۵	حزب البحر کے پٹے خاور رکوا دیئے کا منقول اور	۵۲۴ تا ۵۲۵	کئے ہیں
۵۲۵ تا ۵۲۶	یہاں حضرت مولانا شاہ علی ابنی رحمہ اللہ علیہ نے	۵۲۵ تا ۵۲۶	بارہواں ہامہ حزب البحر کے اسناد ہیں
۵۲۶ تا ۵۲۷	حزب البحر کے اشارہ بیان میں فقر حزب البحر	۵۲۶ تا ۵۲۷	مقتصد مشتمل ۹ ہامہ
۵۲۷ تا ۵۲۸	مصول طبابت کے مع اسما جلی و جالی پڑھے	۵۲۷ تا ۵۲۸	دیگر ہوا مع مشتمل ۹ ہامہ
۵۲۸ تا ۵۲۹	جالت میں حزب النصر مع فوائد	۵۲۸ تا ۵۲۹	دیگر ہوا مع مشتمل ۴ ہامہ
۵۲۹ تا ۵۳۰		۵۲۹ تا ۵۳۰	دیگر ہوا مع مشتمل ۸ ہامہ

12

اقبوس ہے کہ اس کتاب کا کوئی صحیح نسخہ دستیاب نہ ہوا جو اس کتاب کو درست کیا تھا اور شہادتیں اسی پر راسخ ہو گئے اس لئے اس کتاب کو صحیح کیا گیا امیر کہ خاکسار کو معذور رکھیں گے

محمد بن عبد الله بن محمد بن عتيق

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم علیہم السلام اجمعین انا بعد کہ کتابہ فقیہی فی اللہ
کہ یہ چند کلیے ہیں کہ میرے دین میں حزیب البحر کے چار حصے وقت الہام ہوئے ہیں اور وہ ایک شہور عالم ہے
جو شیخ علی مرتضیٰ حضرت ابوالحسن شافعی قدس اللہ سرہ کو الہام ہوئی ہے اور ان کلموں کا بیٹے
ہو اوصح نام رکھتا ہے ان میں ایک مقدمہ اور ایک مقصد اور ایک خلاصہ ہے حسب اللہ و تعالیٰ
مقدمہ اس میں کئی نکتے یعنی بارہ ایک باتیں ہیں جنکے بیان لینے سے حزب البحر کے معنی بھی میں
آجانتے ہیں۔ اور غاروں کے کلام کا سمجھنا بالکل آسان ہو جائے گا۔

پہلا واسطہ تہذیب کے کمال کے پہچان کا

یہاں سے وہ ایک قبول ہو گیا سبب معلوم ہوا کہ آپ اور حزب البحر مقبول دعا ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی
بڑی مدد فزوں میں کہ بہت لائق ہے ہیں ایک یہ ہے کہ ہر چند اللہ جل شانہ کے کمال بے نہایت ہیں
کہ جو تھیں انہیں آسکتے مگر ان کی کمالات چار قسم میں مختصر ہیں ایک تو کمال ابداء اور دوسری کمال
خلق تیسری کمال تدبیر چوتھے ندی اور ان چاروں قسم کی شرح و تفصیل ہماری اوتھنیفات سے
معلوم کرنی چاہیے بیان تو ہم فقط ایک غم تدبیر کے کچھ رموز بیان کر دیتے ہیں اور اجناس کے
ایک شعبہ ندی کا جو ندی کے بڑے بڑے شعبوں میں مشابہ ہے کہ ہر شعبہ میں اس واسطے کہ یہاں ہر شعبہ
دو چیزوں کا ہے ایک تو دعا کی قبولیت کا سبب کہ حزب البحر اس کی قسم ہے ہے دوسرے یہ کہ حضرت
شیخ ابو الحسن قدس سرہ کی محبت کا قبلا اللہ کی تہلیلوں میں سے کوئی تہلیل تھی۔

جانتا چاہیے کہ جب نفس راضی مبدع ہوا تو سب سے پہلے اُس میں تجلی اعظم ظاہر ہوئی کہ اُس سورج کی شعاع کس طرح اپنا قہر یعنی قلبیت سب اقطار میں بھیجی یعنی اُس کا غلبہ سب طرف ہو گیا۔ اس کے بعد عقل کے تہ میں پیدا ہوا تھا۔ اُس کا نفس مادہ میں پڑنے لگا۔ اور مادہ کی قابلیت

کے قدر تو نواستعدادوں کے سبب وہ عکس کی صورتیں معہ اپنی اپنی قوتوں اور لوازموں کے ایک کے بعد ایک ظاہر ہوئیں۔ تو جب تفریق طبیعتیں علوی اور سفلی ہو چکیں تو یہ سب ایک شخص ہو گیا اور اس نے مبدأ المبادی سے اور ایک حاجت پیش وہ حاجت یہ ہے کہ یہ حقائق مستکثرہ یعنی یہ سب بہت سی چیزیں وحدت ترقیبی کے طور واحد ہو کر ایک شخص ہو گیا اس شخص بھی ہو سکتا ہے کہ محض خیر سے تشبیہ پیدا کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس تشبیہ سے مختلف پیدا کرے یعنی محض خیر سے خلاف ہو جائے۔ اب جو مطلق درکار ہوا اور اس کو خیر محض سے مشابہ کیا تو کسی کو کسی کے مشابہ کرنا چاہی ہو تا ہے کہ جب بعضی چیز کو بڑھائے اور بعضی کو گھٹائے یہ گھٹانا اور بڑھانا جو فعل ہے اس کا نام تدبیر ہے اس فعل کی اصل اس اعتبار سے کہ ایک ہی جگہ سے صادر ہوا ہے ایک سے اور اس اعتبار سے کہ اس کے محل بہت ہیں اور اس کے قابل بہت ہیں کہ انہیں طرح طرح سے ظہور کرے اصلیں یہ تہایت ہوئیں۔ اس اعتبار سے قوت وجوہ نے عالم میں تصرف فرمایا عالم کے نام حقیقتوں کو قیض میں لائے اور کسی حقیقت کو خواہ وہ جوہر ہو یا عرضہ ہو۔ یا علویہ ہو یا سفلیہ زحیوڑ اس لئے اس کی قوتیں سیدھی سیدھی کامل ہو جائیں شرع شریف نے اس بار ایک بات کو یوں بیان کیا ہے کہ مؤثر حقیقی ہوا قدرت وجوہ تہابلا واسطہ کے کوئی نہیں اور سببیت اسباب کے ایک سمت اللہ ہے کہ اس کے بموجب سب کام ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ ہر جائے خلاف عادت ظہور میں آئے اور بیہوش کی کمی و زیادتی اور ہونے نہ ہونے کے طریقے بہت ہیں اور اس کی مختصر تقریر یہ ہے کہ ہم کہیں جس ممکن کو جہاں چاہے پیدا کر سکتا ہے تو تجلی اعظم بہت سی صفتوں سے مشصف ہوئی اور اس کے نام بشپار ہو گئے ان بہت ناموں کے اہامات نہیں ہیں ایک تو اللہ ہے اس شخص اور عین کے طور سے جو اس تجلی کی جہت سے ہوا اور دوسرے قادر یہ اس وجہ سے کہ تمام ممکنات پر جو نفس رحمانی ہیں صورت پڑیں اس کو غلبہ اور قدرت ہے۔ اور تیسرے علیم یہ اس اعتبار سے کہ تمام حقیقتیں عالم کی جوہر عقل میں ثابت ہوئی ہوں ہیں۔ اس تجلی کے روبرو حاضر ہیں اور حقیقتوں کے پیدا ہونے کے اسباب کے کلیات چار ہیں ایک تو قوت منفرد ہوا اور دوسرے قوت فلیک اور تیسری بہتات مثالیہ اور اعلیٰ کی دعائیں اور چوتھا فضل لا بشر طار اعلیٰ اس مجلس اور علم الہی کی بیعتیں اور جو ان سے متعلق ہو قصہ مختصر بعض وقت محض خیر کی مشابہت مختصر ہوتی ہیں یا کثیرہ نفسوں کی دعائیں یہ گروہ اپنی بہتوں کی کوشش سے کسی مطلوب کو طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کہ بدریغے تدبیر کر فیو الالبے انکی بہتوں میں قبض

و بسط کے ساتھ تصرف کرتا ہے اور عالم کو اس طلب کا ماحدہ کر دیتا ہے قَالَ اللہ تعالیٰ وَ یُحْیِیہُ الَّذِینَ اَمَاتُوا وَ عَلِمُوا الصَّٰلِحِیْنَ وَ یَمِیْتُہُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ دوسرا المعاس بیان میں ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس کی ہمت کا قبلہ کونسی تجلی تھی

جب اللہ تعالیٰ نے عالم کی کمال تدبیر کو مدبر اور تربیت کر دیا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین میں ہے سب تاریک تھی جیسی اندھیری رات حکمت الہی نے جہاں کہ اس نقصان کو دور کرے اور اس پر روشنی کو انتظام سے بدلے تو عالم مثال میں ایک ایسی تجلی ہوئی جس سے حقیقت واجبہ ظاہر ہو جائے تو اسی نورانی تجلی سے افلاک اور طارک اور افضل انسان ان سب کے نفسوں میں سے جبر بخت کو نکال لیا اور لباس مثال پہنایا اور اس نورانی تجلی کا جو ایک آگ کے مانند تھی۔ ایندھن مقرر کیا کہ آگ کے واسطے ایندھن چاہیے تو یہ ایک جبر بخت اس آگ پر روا کی طرح گرے لگا اور آگ کے درمیان پڑنے لگا اور وہاں سے اپنی خودی سے مبرا ہو کر ناپید ہونے لگا اور ہمیشہ کی سعادت کا نصیب لینے لگا اور اس آگ کا شعلہ اور چمکنا دھند ہونے لگا۔ اور آگ کی سطح میں جبر بخت زبانت خامر جتنے تھے انہیں کچھ تیز نہ تھی سب ایک ہی تھے لیکن بعد ناپید ہونے کے ایک راکھ سفید اور چمکتی ہوئی اس جبر بخت کی آگ کے قریب پہنچ بھٹی جاتی تھی جیسے تنور میں کوڑا ڈالتے ہیں تو اکثر تو آگ کے اٹے کھاتی تھیں اور کچھ تنور کی تہ میں بیٹھ جاتا ہے تو اس راکھ کے اجزائیں تیز ایک کی دوسری سے ظاہر ہوتی کہ سب جدا جدا معلوم ہونے لگے عالم کا کارخانہ ان تیز و زول و تفاؤروں سے یعنی ہر ایک کے جدا جدا ہونے سے منظم ہو گیا۔ اصل طبیعت کبیر نے جیسا کہ اس تجلی کا تقاضا کیا اسی طور اس امور کا تقاضا کیا کہ ان جہان بخت کو اپنے میں کھینچے اور اپنی سطح وحدانی ناپید کر دے۔ اور ان راکھ کے اجزا چمکتے ہوؤں کو جو آگ کی تہ میں بیٹھ گئے تھے امر بسط کا خادم کرے تاکہ جو کبیرہ امر غیب سے نازل ہوں ان نفسوں میں لباس جزئیت کا پہنیں اور اس طرح عالم محسوس میں تاثیر کریں جیسے کوئی پیر محسوس جزئی کرتی ہے ذلک تقدیر الغویز العظیم یعنی اندازہ کرنا ہے اللہ تعالیٰ عزیز و علیم کا اس جماعت سے جو ایسے ہیں کہ ان امور کبیرہ غیب سے نازل ہوئی۔ انواع حیوان کا ٹھکانہ بن گئے وہ حالان عرش ہیں اور جو ان سے کم ہیں اور کسی قدر ان امور کو اٹھایا ہے وہ حائین حول العرش ہیں اور بہت سے ان نفسوں میں ایسے سو احوال فطرت ہیں ان عافین حول العرش

کے مشابہ ہو گئے ہیں مگر انکو وہاں تک سعادت نے نہیں پہنچایا کہ آگ میں جا کر نہ پہنچیں اور وہاں
 کی مانند اُس میں جا پڑیں بلکہ انکی مثال ایسی ہے جیسے عاشق شیدا اور ستہ گھوڑے تو یہ تخیلی
 اختصار میں اپنی خودی سے کسی قرعہ نمائے ہو کر سرگشتہ ہوں یہ گروہ ایسی ہے جسے آگ کے قریب
 کی ہوا روشن ہوتی ہے اور آگ کے قریب یہ توتپتہ وہ آگ سے اپنے عذاباں تپتے اور شخص کہ آگ
 سے دور ہو کر اُن میں اور آگ میں دوری اور فاصلہ نہ ہو وہ فاصلہ کو ضعیف محسوس کرے نہ کہ فاصلہ بہ سبب
 اُن کے ہوا روشن ہے اور آگ کے جوہر کے اُنکی نظر میں کچھ تو یکساں ہی اور احوال معلوم ہوتا ہے اور کچھ
 یکساں ہی وجہ اُنکی یا جیسے کتاب کی شعاع سے ہوا روشن ہو جاتی ہے اس طرح اپنے مقام میں مضبوطی
 سے کھڑے ہیں اور اُن سے کم درجہ کے اور لوگ ہیں بہت بے نہایت کہ انکی مثال کالبدوں اور بگدان کی ہے
 سولے حقائق واسطہ کے اور یہ گروہ مانند اُس ہوا کے ہے جو آفتاب کی روشنی سے ہلکے سے ہلکے سبب
 پر ہے میں نورانی ہو جاتی ہے بقدر اپنے اپنے مرتبے کے اور جیسے ایک شہر کا گھر ہے کہ اُس میں سے
 کچھ شہر دست ہے اس پر کھینچا جاتا ہے تو یہ گروہ بھی سعادت رکھتے ہیں ان گروہوں کا نام علیوں
 ہے جس میں اُن علیوں کا سایہ پڑا رہی رہتا ہے وہ خواہ وہ اُن کے زمین پر ہو خواہ مثال میں کوئی
 جگہ ہو اور علیین کے مقام میں ان قدر غنیمت و رضا اور سرور و خوشی اور اطمینان برتا ہے جسکو آدمی
 کی طاقت نہیں کہ بیان کرے اور یہاں اُس مقام علیین کا سایہ پڑا ہے وہاں اُس مقام نے وہ رحمت
 و رفقا و خوشی و سرور بھیج دیا ہے جیسے اس شہر کی کچھ اچھے اعمال و نیک اسوا سے کہ ہر شے جب اپنی
 اصل صورت و غیر کی طرف رجوع ہوتا اُس کے لئے آئینہ بھی ہے کہ ان بھی ہے زبان وغیرہ سب ہیں اور
 ہر ایک قوت لذت رکھتی ہے اور لذت و سرور کا مقتضائے ہے ہر ایک لذت کا ایک قبلہ پیدا ہو کہ
 اُنکی طرف متوجہ ہونے سے وہ رحمت سرور پورا پورا ہو جائے اور جیسے اولیاء اللہ کو کشف سے معلوم
 ہوا ہے کہ عالم میں ہمیشہ بہت نفوس علی ہستیل انہیں بل پید ہوتے ہیں یعنی دلیہ کہ جب انہیں سے
 کوئی مروجے تو دلیہ ہی دوسرا پیدا ہو کچھ ابدال اور کچھ اختیار کہ عالم کا انتظام اُنکے ہونے سے ہے
 اور اپنے حق و نفوس علی ہستیل تو وہاں اُن کی غرض اسطرطی علیہم الہی میں ہر طرح کے بہت
 درجے ہیں اور ہر درجہ میں ہوا جب تک ایک عادت ہو اور حروف جو دلیہ کسی فرد کو اُس کے رتبہ
 سے بلند کرے اور اُس کو انور اعظم میں نمایاں ہونے سے مشرف فرمائے تو واجب ہے کہ اُس فرد کے
 جانے کوئی دوسرا قائم ہو کہ وہ مرتبہ خالی نہ ہو جائے جیسے ایک چھت چار ستونوں پر ہوا اور ایک حکیم باہر
 اُن ستونوں کی بجائے اور ستون لگائے اور پہلے ستونوں کو نکال لیوے بعض حکیموں نے کہا ہے کہ

اگر زمین نیچے پر والوں کو اسطور سے کہ فلاں بن فلاں ہی مچھول جلتے ہیں اور تدریس غیب میں انکے
 پاس جلتے ہیں اقامت کرتے ہیں تو انکے اوصاف کاملہ میں کسی وصف کے موافق نام رکھ دیتے ہیں
 جیسے جبرئیل واسرافیل سورہ منقولہ اُن کا ایسی ہیبت کے ساتھ فقر کے نزدیک مسلم نہیں ہے لیکن
 اس کا منہ اور ماخذ فقر کے نزدیک مسلم ہے غرض یہ تخیلی لطیف حقائق و عواید ہیں اور احوال تجلیات
 انبیاء و علم حکمت رحمانیہ کا ہے اگر یہ تخیلی ہوتی تو اور وہ متجددہ ظاہر نہ ہوتا اور عالم طبیعت کے مشابہ
 ہو جاتا یعنی ایک ہی حال پر رہتا اور اللہ بشارت کسی فرد سے دریافت نہیں ہوتا اس واسطے
 کہ ہر انسان کا اور آگ اللہ تعالیٰ کی حقیقت کو صورت خیالیہ وہ ہمہ کی آئینہ شمس سے غالی اسطور سے
 کہ احوال کی شرح کردی ٹھیک ٹھیک نہیں تمام کر سکتا اور اُس صورت خیالیہ کو ایک منبع اور پشت
 پناہ چاہیے اور سوائے اس تجلیات کے امام کی صورت خیالیہ وہ ہمہ کا کوئی پشت پناہ نہیں اور
 اگر یہ نفوس و داعی کلبہ یعنی مقتضیات کلبہ میں ہوتے تو رسولوں کا بھیجنا بطور بدل اور کتابوں کا ورقہ کرنا
 شریعتوں اور عقولوں یعنی شکریوں کا ہلکا کرنا جو نہ نعت نہیں مانتے نہ ہوتا اور اگر یہ گروہ نفوس تخیلی
 الہی کی طرف نہ کھینچے جاتے تو حشر و عذاب و حساب و ثواب عذاب ظاہر نہ ہوتا اور اگر یہ اطمینان
 و سرور علیین میں نہ ہوتا تو اہل جنت کو طرح طرح کی نعمتیں عالم نیست میں نہ ہوتیں اور ہر تخیلی الہی اس
 اعتبار سے کہ اُس سے حقیقت واجبہ کشف ہو تو ہر شخص کی نظر میں تخیلی الہی ہے اُس کے واسطے
 اُس کے حق میں اُس کے نعمت میں اور وہ جو حقیقت منشاء ہے جس سے شہر و کشف
 ذات ہوتا ہے عرش رحمان ہے واجب کے واسطے اُس کے حق میں اُس کے اعتبار کی رو سے ہیں یہ ہے
 حقیقت عرش مثال کی جو مستوی زمان کا ہے یہاں جانتا چاہیے کہ جو مادہ سے مجرور ہے اُسکو بعضے
 رنگ و شکل کی طرف راغب بطریق مقابلہ کے نہ اُس سے منتفع ہونے یا مشتبہ ہونے یعنی
 وہ مجرور رحمت کی تقسیم میں عالم تجدد میں ایسے جملے واقع ہوا ہے کہ عالم محسوس میں رنگ و شکلیں
 اور آوازیں اُس جملے واقع ہوئے ہیں اور پہلے حکم کے اصطلاح میں مقنن و اقنوم کہتے ہیں۔
 محسوس اُس مجرور کا صنف ہے اور مجرور اقنوم اُس محسوس کا ہے اور شریعت میں اُسے عرش اور
 استوا عرش کہتے ہیں اور اگر اس کی مثال چاہیے تو موتیوں کی لڑی کے ساتھ اعدا کی ترتیب کو اور
 روئیدگی کے صورت کو اس رنگ و شکل سے جس سے درخت بنے وہاں میں لا ضرور جو کاغذ پر درخت کی
 صورت لکھی ہوئی ہے یہ شہر و تفسیر اُس صورت نمائندہ مجرور کے کہ رہی ہے قصہ مختصر شریعت کی ہمت کا
 قبلہ ہی تخیلی ہے اُسے دیکھنا اور تیز نظر سے اس میں غور کرنا ہے اور اس میں سرشت ہے اور اُس سوال کرتا ہے اور اس

تیسرا باب بعضے رمز کے کلموں کی شرح میں جو ظلم الہی کے بیان میں ہیں
 موافق نگارش وقت کے ضرورتاً کہ جاتے ہیں اور سالک کے اختلاف کا یہ عقل کی وجہ سے معاف الہیہ
 میں اس مقابلہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اہل ملت کے مختلف قولوں کی تطبیق کی وجہ اجمال یہاں ظاہر ہوتی
 ہے اور سب میں ظلم الہی کے صاف ہو چکی وجہ یہاں مقرر کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کے نفس ناطقہ
 کو طبیعت کے پردوں سے رہائی ہوئی اگرچہ کسی وجہ سے ہوئی ہو اور غیب کی طرف مطلع
 ہوئی انہوں نے کمالات حقیقۃ الحقائق کے کچھ دریافت کر لئے اور کچھ سے غافل رہے اس واسطے
 کہ بشر کا مقدر نہ تھا کہ ان سب کمالات کو دریافت کر سکے ہر ایک اپنی استعداد جمعی اور کسی کے
 موافق اللہ کی تجویزوں میں سے کسی غیبی کی طرف اور اس کے کمالات و جویہ میں سے کسی کمال کی
 طرف متوجہ ہو وادہ غیبی اس کی ہمت کا قیلہ ہو گئے پھر اس نے جو کہا اس غیبی سے کہا اور جو اشارہ کیا
 اس کا ٹھکانا وہ ہی غیبی تھا تو ایک گروہ تو اللہ تعالیٰ کے کمال ابداع کی طرف متوجہ ہوا تو نفس
 کلیہ کو دیکھا کہ وہ بہت مظاہر میں ظاہر ہوا ہے جیسے دریا موجوں میں لٹکے باطن سے و صرت
 وجودی کا ترانہ جوش زن ہوا اور ایک گروہ اللہ کے کمال خلق کے میدان میں دو دور ہو گئے اور ہر
 صورت نوعیہ کو دیکھا کہ اپنے نوازم کا تقاضا کر رہی ہے کیا صورت غرضیہ وجودیہ اور کیا اجرام
 فلک اور کیا اجسام عنصریہ تو وہ لوگ حکمت طبیعت کے دقیقوں میں پڑے اور علم نجوم و طسم ان کے
 دل میں ظاہر ہوا اور ایک فرقہ نے کمال تدبیر میں غوری تو عالم کو تدبیر و جراتی میں وابستہ پایا
 اور دیکھا کہ اس تدبیر نے صورت نوعیہ کو بالکل گھیر لیا ہے اور قبض و بسط سے انہیں تصرف کر رکھا ہے
 اجرام علویہ کو مطلق العنان چھوڑا ہے کہ اس کے احکام اس کی وجہ پر موالید میں ظاہر ہوں اور
 اجسام کو چھوڑ کر رکھا ہے کہ ان کے مقتضایا اپنی وجہ پر سیدھی سیدھی ظاہر ہوں بخوشی و طبیعت دیکھا
 کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہے کہ حَقَّقْتَ شَيْئًا وَ غَايَتْ عَلَيْكَ الشَّيْءُ اس سے بھی ہندی پر
 گئی اور تدبیر کی حقیقت کو ثابت کیا اور ایک گروہ مدبر السموات والارض نے بے ان کے
 کوشش و فکر کی تجلی اعظم سے آگاہ کر دیا کہ انہوں نے اثبات واجب کیا اور فردیت خصوصیت
 اور ارادہ متحدہ اور رسولوں کے اور شریعتوں کے اور اللہ کے دیدار کے بعد موت کے جس طریق
 سے کہ وہ قائل ہوئے بہ رستہ انبیاء علیہ السلام اور یہ سب سرشتی و فطرتی ہے کہ اللہ نے
 بشر کی طبیعت میں پیدا کیا ہے اور اس سے مکلف کیا ہے اگر مر تب اولیٰ یعنی کمال ابداع

و کمال خلق و کمال تدبیر اس شخص کو معلوم ہوں اور اس مقام یعنی تجلی اعظم کی بحثوں میں غور کرے
 تو اس کو مبارک اور اس کو خوشخبری ہو اور اگر مر تب اولیٰ نظر میں نہ ہوں تو یہ جہل بسیط ہے
 الجہل البسیط اقرب للخلاص من الجہل المركب یعنی جہل بسیط بہت قریب ہے رہائی
 کی واسطے جہل مرکب سے کہ جہل مرکب نہایت بُر ہے شریعت محمدی نے کہ سب شریعتوں کی بہت
 کامل ہے تدبیر کی بحث کو شریعت بنایا ہے کہ اُس پر مواخذہ جاری ہے اور تدبیر کی بحثوں کو
 شریعت کا باطن بنایا ہے دلوح بھلا اھلہا یعنی جو اس کے لائق ہیں ان کو ظاہر کر دیا ہے اور
 کمال ابداع اور کمال خلق سے سکوت کیا ہے کفایت کی مصلحت اس میں ہے اور عالم کا یہ ارشاد جمعی
 طرح سے کمال کو پہنچے یہ ہی ہمارے اشارے کے پھرنے کی جائے جو ہم نے کہا ہے کہ شیخ کی
 ہمت کا قبلہ کوئی غیبی ہے اور یہاں سے ظاہر ہو گئے وجہ مطابق ہونے کی دونوں فرقوں کے جو باہم
 جھگڑتے ہیں وہ کیا ہے کہ ایک فرقہ کہتا ہے کہ اختیار فعل اور پیدا کرنا فعل کا خدا کے اختیار میں
 ہے اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ بندہ اپنے فعل کا آپ خالق ہے کہ پہلے فرقہ نے صاحب شریعت
 کے اشارہ کرنے سے محنت نہ پیر سے آگاہ ہو کر مدبر السموات والارض کا قہر اور غلبہ تمام مخلوقات
 پر جانا اور دوسرا فرقہ صاحب شریعت کی تصریح کرنے سے بسبب اسباب ذاتی اس کے جیسے بادشاہ
 اپنی رعیت کو مکلف کرے بعد اس کے رعیت اپنی عقل و اختیار میں مستقل ہو متوقف رہا اور صرح الہی
 کہ خلقت کی حقیقت سے فوارہ کی طرح جوش زن ہے اس کی ذات کے حوالہ کیا جس طرح تدبیر
 وجود کی بحث میں صورت نوعیہ و مہیات اور ان کے لوازم مدبر اور مراد و قدرت قابل گئے جاتے
 ہیں اند اس کے کہ حکمت خلق میں تدر و تمانید موجودات میں ثبات کیا جاتا ہے بعد اس کے
 کہ غلبہ ابداع نے سب کو لپیٹ دیا ہے اور گنجائش یہ کہنے کی کہ اس کا یا میرا یا تیرا کچھ نہیں رہی
 ہر جن وقتے و ہر نہ مکملے وار و یعنی ہر بات کو ایک وقت چاہیئے اور نہ مکملے کو اس کے مقام ہے کہتا
 چاہیئے اور وہ جو ہم نے کہا ہے کہ حکمت الہی کہ اس تدبیر کے مقتضی ہوئی مراد اس سے دو
 چیزیں ہیں ایک تو جن جہت تمام المیدر ہے کہ مدبر کل نے جو ممکن کی وضع پر پورا کمال کیا ہے
 اس نہ مکملے کو بھی خالی نہ چھوڑا کہ ایسے فرد کا لباس پہن کر جو عالم کے سب افراد سے بہت کامل ہو
 تصرف بادشاہانہ فرمائے تمہارے خیال میں یہ نہ آئے کہ وہ فرد جو میرے کہ ظہور کی حیائے
 ہو سکے وہ زید و عمر ہے لا واللہ یعنی نہیں نہیں وہ فرد ایسی چاہیئے کہ جس کا حکم تمام نمکناہت میری
 جو ہر ممکن اس کے سامنے حاضر ہو اور ملکوت ہر شے کی جدا جدا یکبارگی اس کی نظر میں مشمل ہو

اور سب کامل حقیقتوں سے بالفعل متصف ہو۔ فردیت اور شخصیت اسکی استعداد ہے کہ درود
 و امکان کے بعض احکام میں اسے جلوہ کیلئے ہے اور دو قوسین و وجوب و امکان کی ملگلی ہیں اور یہ
 صفت اس حقیقت جامعہ کی اور اس میں نہیں ہو سکتی۔ ہاں اس حقیقت جامعہ کے عکس اور آئینہ
 بہت ہیں کہ بقدر استعداد مادہ کے وہاں طرح طرح سے ظہور کیا ہے اور اس حقیقت جامعہ کا
 نام شیخ ابن عربی کے نزدیک تو حقیقت محمدیہ ہے اور اس فقیر کے نزدیک تدلی کل ہے سوا ایک
 تو یہ طرح ہوئی اور دوسرے نمطیں حیث التذہیر ہے کہ عالم غیر حقیقی سے تشبیہ پیدا کرے
 جیسا کہ تدلی کے حکموں کی قسموں کی قسموں میں بیان کیا ہے۔ یہاں جانتا چاہیے کہ جس جگہ
 کہ تجلی صورتی کسی کے خیال میں متحمل ہو یا تجلی معنوی کسی کے وہم میں آوے اسی تجلی کا نمونہ ہے۔
 اور آخرت میں جس جگہ تجلی ہوگی وہ ایسے ظہور کا نقل ہوگا اور یہ جو چہ کہ ہر بہت پروانہ کی
 مانند اس آگ میں ناپید ہو جاتا ہے اس سے ہماری غرض یہ ہے انا کا علم مطلق انا سے بدل
 جاتا ہے ایسی غیبت ہوتی ہے جس میں ہوش نہیں آتا اور ایسی غفلت کہ جس میں ہوشیاری نہیں بلکہ
 انکے ہونے کا منقلب ہونا ایسی حقیقت سے ہے کہ جو ہر عرش ہو سکے خارج ہیں یعنی ظاہر میں
 اور یہ جو ہم نے کہا ہے کہ شعاع نور پر گنا آگ کا وہ چہرہ ہوتا ہے اس بات کا اشارہ ہے کہ
 ایک حقیقت بسیط طرح طرح کے رنگ و غلاف دکھاتی ہے اور جو غیب الغیب میں اس کے
 واسطے کمال ہے اسکی شرح کرتی ہے۔

چوتھا ہامعہ اس نسبت کے بیان میں کہ شیخ ابوالحسن ثنائی کو
 رحمت الہی کی تقسیم میں ملی تھی

آخر وہ عبارت التواضع ہے اور کلام اللہ میں جو ہم سے پہلے مذکور ہے اس کا اسرار یہاں
 ظاہر ہوتا ہے اور صوفیہ کے قولوں کی ملائفت اس میں ہے کہ روشنی کیلئے بہاں ظاہر ہوتی
 ہے اور شہرہ کے اشکال کا حل حرکت ارادہ سے پہلے مراد کی معرفت ہے ایسی وجہ سے جو
 مستغنیہ اس مقام سے ہوتا ہے۔ ارادہ جانتا ہے ہر مصلحت کلیہ سے چاہا کہ پاکیزہ فہم کے
 گردہ پروانہ کی طرح نور عرش میں ناپید ہوں کہ نور عرش کی روشنی کمال کو پہنچی اور ارادہ کلیہ
 کے خادوم کے اندر اسکی خلقت کے درمیان واسطہ ہیں ظہور میں آئیں اور ان نفسوں میں
 تبدیل اشکال جاری رہے مانند بدلنے چھتہ کے ستونوں کے تو مانند ہوں ان نفسوں کا حال

لکڑیوں کے حل شجرہ آگ کے بھڑکے کے واسطے ہوتے ہیں یا تیل کے جھوڑے کی روشنی کے لئے
 ہوتا ہے اور نفس اس قابل نہ تھا کہ اس دولت کو پہنچے ایسا نفس چاہیے جو نہایت پاکیزہ ہوا اور
 کمال طہارت رکھتا ہو کہ اس دولت کے لائق ہو تو اس ضرور ہوا اس مصلحت کلیہ سے نقاط
 جمیدہ پیدا ہوئے اور ہولی میں جس چائے استعداد نفس پائی وہاں نزول کیا جیسے خسرا
 فرماتا ہے و احفظتک لنفسہ اور جیسے ہر نفس کو استعداد نہ تھی اسی طور ہائیتوں اور
 اسواں کو استعداد اسکی نہ تھی بلکہ چند ہائیتیں اور حال ہیں اس مقام کے لائق نہ رہا سواست
 و الایض ان نفسوں کو اول ظہور سے بدو اور باکیتا تھا اور ایک حال سے دوسری اس سے اچھے
 حال میں پہنچا تھا جیسے پانی کو دیگ میں جوش کریں اور وہ ناپید ہوتا ہے اور جو ہر ہوا سے بدل
 جاتا ہے تو جب سے وہ پانی نکل تھا اور جب تک کہ خالص ہوا ہو گیا بہت سے درجہ واقع ہوئے
 اسی طرح وہ نفس اس وقت سے کہ ہوا لامیہ تھی اور اس وقت تک کہ سطح عرش میں ناپید ہوئی اور
 اپنی انانیت کو بھول گئی بہت سے درجہ واقع ہوئے کہ کنتی سے زیادہ ہیں اور وہ دیکھتے بعض
 اس قسم سے ہیں کہ ان نفسوں کو ظلم ان حالوں کا نہ تھا اور ان نفسوں میں سلوک کا ارادہ متحمل
 نہ ہوا تھا اور بعض ایسی قسم کے تھے کہ ان انقلاب خارجی کا ان نفسوں میں ارادہ شیخ ہوا تھا
 اور میں علم کو جاحید از کما تھا جیسا کہ تم نے جان لیا ہوگا کہ نفسوں میں ہر جیسے جستجو ایک علم
 کے ہوتی ہے انما مل یہ درجہ بدرجہ بنا ارادہ سے جو ہے اس کا نام سلوک ہے اور اس حالات
 مختلفہ کا نام نسبت ہے ایک حالت ہے کہ اس کا نام عشق ہے اور ایک حالت ہے کہ اس کا نام
 استغراق ہے یا دراشت میں ہوتا ہے اور ایک حالت ہے کہ اس کا نام التواضع اور صدق النقیار ہے
 اور ایک حالت ہے کہ اس کا نام خلق یا خلوق اللہ ہے اور یہ سب نقیب ہر چندہ جامع میں برابر
 ہیں ہر ایک کے معنی فی نفسہ ایسے ہیں کہ دوسرے کے نہیں جب ازل میں ہر ایک کا نقیب مقرر
 کیا تو یہ نسبتیں بھی مصلحت کلیہ کی وجہ سے تقسیم ہوئیں اور یہ بیان بہت دراز ہے۔ قصہ
 مختصر نسبت شیخ ابوالحسن ثنائی کی انتخابی نسبت ہے اور غرض التواضع ایک ایسی حالت ہے
 جیسے شہم کی کہ جب آفتاب بطور ہوتا ہے تو وہ چھٹ جاتی ہے اور ہند بوند اس کی مروتی ہے
 اس حالت میں اگر شہم کو علم ہوتا تو یہ ناپید ہوتا اس کے علم میں ایک صورت ظاہر کرتا کہ وہ
 اپنی حول قوت سے ہر ہوتا ہے اور آفتاب کمال العظیم سے اپنے میں گھلتا ہے اور اس کے دیکھنے
 کی تاب نہ لائے جیسے یہ پانی کی حالت میں ہوتا ہے اپنے سے ساعت ساعت نظر پوشی کرے

اور اگر کوئی غمگین خارج سے اُس میں خواہش ہو کہ تو ایسے شخص کی مانند رہے کہ چلتے چلتے کوئی تھک جائے اور اپنے میں قوت چلنے کی نہ دیکھے اور چلنے کا محتاج ہو اپنے میں غم نہ دیکھے یہ اوج نسبت التجا کی ہے اور چونکہ آدمی کو اس نسبت کے دوام کی طاقت نہیں ہے اکثر اوقات اس سے تنزل کرتے ہیں اور التجا کی غرض اُس کا نمونہ اختیار کرتے ہیں اور وہ نمونہ کیا ہے سوال میں الحاح کرنے اور جس میں دنیا اور عقبی کی بہتری ہو اُس کی طلب کرتے ہیں جیسے چونکہ کہ آدمی کے جسم میں اپنے مُذ کو لگا دیتی ہے اور غم جو سستی ہے اسی طرح رحمت اللہ میں کہ مہینہ کی طرح تدریجاً اکل سے برستی ہے اپنے تئیں داخل کرتا ہے انسان ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کہ طلب رسول الحاح ہو الحاح کے سوا کچھ اسکی حقیقت ہی نہیں یہ جو بیان کئے یہ ہیں کنایہ حقیقت نسبت التجا کے اگرچہ وہ عبارت میں نہیں آسکتے حاصل کلام یہ کہ یہاں کچھ طلب رحمت نہیں اور مراد کی صورت سوا ضرورت اس حالت کے تحلیل ہیں رکھنے کے نہیں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسبت سب نسبتوں سے بہت فائق ہے اسوجہ سے کہ اسکو تدریجاً اعظم سے قریب ہے اگرچہ ہر نسبت ایک وجہ سے ترویج رکھتی ہے حدیث کی کتابوں میں جو کتاب الدعوات روایت کرتے ہیں اُس کی حقیقت اور اسکی الحاح اور اپنے سے گذرنے کی کیفیت اُنکی کی سمجھ میں آتی ہے جو اس نسبت کا صاحب نسبت ہے جیسے یہ امر جان لیا کہ ولایت کی حقیقت ایک کشش ہے کہ تدریجاً اعظم کے بیچ میں سے مصلحت طبع کے واسطے سے کل بنی آدم کی نسبت خوشتر ہے اور انہیں شنگی پیدا کرتی ہے کہ ہم بچہ بچہ پر کلام اللہ میں مقدم ہے اور ہر ایک اولیاء اللہ میں سے ان نسبتوں میں سے جو صاحب نسبت ہوئی ہے بیان کرتا ہے بس یہ حقیقت ولایت کی اور تصوف کی اور درویشی کی اور یہ سب بیان ایک طرف ہے لہذا ہم حقیقت ولایت کا کچھ کہنا ولایت کا نہیں ہے ہاں حرکت طبع مقدم ہے۔ جیسے خاک کے نیچے کو اوپر آگ کے اوپر کو اور مراد کا تصور وجود قوت علم کے ضرورت سے ہے۔ اس لئے کہ جہاں قوت علم ہے وہاں ضرورت حال کا ظل بھی واقع ہوگا۔

باب پنجم فی بیان کلیہ کے بیان میں

کہ التجا کی نسبت پیدا کرتے ہیں کہ کالموں کے نفسوں میں ہوا بنیاد کے وارث ہیں وہ کون قطب ارشاد ہیں اور یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حزب البحر کا الہام شیخ ابوالحسن شاذلی کی روح کے معراجوں میں سے ایک معراج ہے جو اور الہام جزئیہ میں انہیں سے نہیں ہے اور یہاں خوب معلوم ہوتا ہے بہت سی دعاؤں کا اسرار اور تصرفوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان مبارک سے

اوقات مختلف اور حالات مختلف میں نکلتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جس نے نسبت التجا میں تربیت پائی ہے عنایت کے ارشاد کے واسطے مقرر کرتا ہے اور اُس سے لوگ کوئی رد کرنے میں اور کوئی قبول کرنے میں مختلف محلے کرتے ہیں حاجتیں بشری اور طبیعت کے ضروریات کے کش ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اُس کو ہر حالت کی نسبت ایک التجا خاص ہوتی ہے اور نہیں توجہ اپنے اوج نسبت میں از خود رفتہ ہے اور از خود رفتہ کو حاجت سے کیا کام تو ہم حاجتوں کے کلیہ بیان کرتے ہیں سو ان میں ایک تو طلب عصمت ہے اور طلب عصمت کے معنی یہ ہیں کہ اُس کو جو بصیرت نصیب ہوئی ہے اُس بصیرت سے وہ جانتا ہے کہ اُس کی پاک روح کو قید خانہ میں خوانے بہیم اور سببیہ اور کرہی کے کسی مصلحت کے واسطے قید کیا ہے اور یہ قوی ہر طرف سے خطروں اور خواہشوں کے تیراویں پہنچتے ہیں اور وہ اس تیراویں میں عاجز و بیچارہ ہو کر کریم مطلق جل جلالہ سے التجا کرتا ہے اور اپنے خول و قوت سے بالکل پاک صاف ہو کر کہتا ہے کہ تستالک العصبۃ فی الحركات و السکونات الخ اور ایک غم سے طلب کرامت ہے اور طلب کرامت کے معنی ہیں کہ بلا اعلیٰ کی بہتیں خطوط شعاع کی مانند اس عارف کے نفس کو اپنا محفوظ کر لیتے ہیں اور دم بدم اُس کے نفس میں الہام ایسے ڈالتے ہیں جنہ لوگوں کے دل کا حال معلوم ہو جائے اور فرست صادق ہو اور اُس کے رفیقوں کے نفسوں میں اُسکی نسبت بہت لطیف الہام کرتے ہیں یا عالم مثال ہے اُس کو ناایشیں دکھلانے میں عالم شہادت و عالم مثال جو مختلط ہو جاتے ہیں تو غرق عبادت پیدا ہوتا ہے یعنی ایسی باتیں جو خلاف عادت ہوں جیسے ہوا ہر طرف سے چلتی ہے راحت تو دیتی ہے پر آپ نہیں دکھائی دیتی اور اُس کے چلنے کا سبب عوام لوگوں کو دیکھتے نہیں اسی طرح الہام عالم اعلیٰ کے اور ناایشیں عالم مثال کی خود نہیں دکھائی دیتیں اور اُس کے بانگ وجود ہونیکے سبب یاد نہیں مانند اتفاقا کے ہے اور اتنا اُس کے عالم میں ظاہر ہیں پس اسکو زح طبع کہنا بہت خوب ہے تو یہ عارف عمت کا منہ مقصود کے قبلہ کی طرف کر کے زبان الحاح سے سوال کرتا ہے۔ دَہْجَ دَہْجَ اِنْ لَدُنَّکَ سَیْحًا طَیْبَةً اَنْ اُورَیْکَ اُنْہِیْ سَیْحًا اَنْہِیْ طلب کرنے اور اچھے مقام مانگنے میں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فُکِّی سَیْحَیْ رَیْذَیْ عِلْمًا قُوْت عَقِیْلَیْ اِس عارف کے بہت بھوکے کی مانند سید فیاض سے اپنا رزق مانگتی ہے اور اُسکی گفتگو سے اُس کی طلب حال تراش کرتی ہے لیکن ظاہر سوال کرنے سے عدول کر کے جوایت کہ نزول کتاب کی مبین ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پردہ غیب سے ایسی وجہ

کل بحر و فتن کل شئی اور منجملہ ان کے بدرعلیہ منکروں کے واسطے اور منافقان طریقت کے واسطے
 اور دعلیہ نیک ہے اپنے فتنوں کے واسطے ہوا کسی تہذیب و تمدن ہوئے ہیں کہ شیخ فی
 قومہ کا لہجہ فی امتد جب خدا تعالیٰ ولی کو وراثت انبیاء خفقت کے ارشاد کے واسطے فرماتا
 ہے اُس کے دل میں ارشاد کا داعیہ ڈالتے ہیں اور اُس کی کوشش سے طریقہ برپا کرتے ہیں۔
 اور اُس پر فائدوں کو جمع کرتے ہیں اور جو اُس کے طریقہ سے منہز ہو جائے اور اُس کی نصیحت و
 نیک خواہی کرے اُسکی اسکو تصور و دیوانہ اور توفیق دیا گیا کرتے ہیں اور جو منکر ہو اور دشمن
 اُس کے طریقت کا یا منافق اور کھوٹا ہو کہ شک اور شبہ جمع کرے اُس کو رسوا اور سرگشتہ اور
 نکما کر دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ حق لوج ذہن میں محکم ہوتے ہیں اور موافق عبادی عادت
 اللہ کے اُس سے دعا طلب کرتے ہیں یک بارگی دشمنوں کے مقابلہ میں ہمت کے پاؤں زمین میں
 جا کر پانچ آیتیں نزول قرآن حکیم کا ذکر طریقہ کچھ افضل انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُس
 رسوخ رسالت اور ہدایت میں صراط مستقیم کے اور مستحب ہونا انزال و ارسال کا اور
 عزت الہی و رحمت تنابہی سے واسطے صلحت ایک قوم کے جو بیان میں گمراہی اور غفلت
 کے پڑی ہے اور اپنی قوت سے اُس میں کم سے نہیں رہا ہو سکتے چاہتا ہے اور بطریق مقالہ کے
 معاملہ اپنا اور اپنی قوم کا مستحضر کرتا ہے اور بعد اُس کے ہمت باندھتا ہے اُس جماعت کی پریشان
 کرنے پر اور اُنکی گردنوں میں طوق خدا تعالیٰ کے عذاب کے ڈالنے کے اور اُنکے کان اور آنکھیں دل کو
 بیکار کرنے کے اُن مکروں سے جو اس ولی کے واسطے وہ کریں اور اُنکی شکل بُری ہو جائے گی۔ جب
 اس ولی کے مقابلہ کو آئیں اور ذلت و حقارت کا انبار اُنکے منہ پر پڑنے کو اور اُن لوگوں کے
 لئے جو اُس کے طریقے میں ہیں اور وہ آپس میں نزاع کر کے چدہتے ہیں کہ اُس کے طریقہ کی رونق
 کھوئیں تو سوال کرتا ہے کہ ایک دوسرے بغاوت و سرکشی کریں تو تلاوت کرتا ہے جس ذالقرآن
 الحکیم پھر اپنے فتنوں اور مطیعوں کو اپنے ضمن میں لیتا ہے اور اپنی حمایت میں لاکران کا
 نائب بنکر عاجزی اور زاری کرتا ہے اور حکم جوامع اُنکے دین و دنیا کے بہتری کوشش ہمت سے
 دعا کرتا ہے اور کہتا ہے و انصافاً فانک عید الانا صوبین دعا و الخبا کے مسئلوں میں اہل الشان امور
 میں جو انکو پیش آتے ہیں مختلف تین مذہب ہیں ایک تو مبتدی جنہوں نے ہمت جمع کی ہے
 یاد کرنے میں مدبر السموات والارض کی اور اُس کی قدرت کا طے کے اثبات میں اور تنظیم میں
 اور اسی راز تقدیر و تدبیر فعل ہونے حواش کا نقطہ قدیم ازلیہ میں اچھی طرح ان پر کھلا نہیں۔

سوال میں مبالغہ کرتے ہیں اور یہ حاجت کی واسطے نجیب کی طرف ہمت سے رجوع کرتے ہیں اور
 بہت بڑھ کر کرتے ہیں اور جو درمیان کے درجہ کے ہیں جن پر راز تقدیر کھل گیا ہے اور کثرت حوادث
 کو وجوب کے رستے میں بندھا ہوا دیکھتے ہیں اور اس رستوں اور ترتیبوں کو مانند ایک
 شے کے متحد ہوا لازم ہدایت وجود مطلق سے اور مقتضائے وجودی طبیعت کلیہ کا جانتے ہیں گویا
 ایک نقطہ سیط جو بیچ لایک ہزار گراہ بن گیا اور منظر اور جو طے ہیں بطریق وجوب کے طبیعت کرہ سے
 طلب ہوا اُس کرہ کے طبیعت نے خاص حرکت کو طلب کیا اور وہ حرکات مختلفہ و درست
 نوعیت سے ایک ہو کر اُسکی جبلت کی مقتضا ہوئیں تو اُنہوں نے ضرور زبان کو دھاسے روکا
 یعنی وہ دعا نہیں کرتے اور اسی نکتہ پر انکار کرتے ہیں کہ حسبی من سوالی علما بحالی اور جو خاص
 الخاص ہیں وہ اس علم فیصلی سے مشرف ہوئے کہ محلول کے لئے علت نامہ ضرور ہے اور وہ حوادث کے
 حق میں سولے اُتو متعدد دھکے نہیں ہو سکتی بعضی اُس قسم سے جنہیں اہل زمین اختیارات ذات
 الانفس کہتے ہیں اور بعضے خواص طبعیہ میں اگر دیکھ دیکھ وجوب حقیقت الامر میں سب کو یکساں
 شامل ہے یہ سب اختیارات ایک ایک باب صرف ہے مبادیاض سے بطریق وجوب کے نکلا گویا اپنے
 میں پٹ کر گزیر کر خطے اور داعیہ اور ارادہ شکل ہو گیا ہے جیسے پانی کا بنیلا دریا ہے جو شش
 میں آیا یا اولاد اور بن اور برف کہ بانی کا کراہنہ ہو کر نام دو سرا ہو گیا ہے وہی وجوب حقیقی ہے اس
 و تو میں سے نکلا اور اُس کا عزم و ارادہ نام ہو گیا اگرچہ اہل حق کی اصطلاح میں اُس کا حوالہ افراد
 انسان کی طرف ہے اور یہ داعیہ و ہمت و سوال افراد انسان کے سوازم ہے علت نامہ کی عارف
 تحقق جب علت سوال کے اور اپنے جوہریت اس طرح ملاحظہ کرتا ہے اس باب میں غرض کرتا ہے
 لیکن اس کا حق و غالب بیب خلق نشاء بشر کے نہیں ہو سکتا مگر اس وقت کہ اس تحقیق سے کسی
 وجہ سے نیان اختیار کرے اور دیر اند اپنی طرف منسوب کرے ناچار جمع کیا سر قدر میں وسیلہ
 الحاج کو اس واسطے عارف تحقق شروع کرتا ہے ساتھ خود الراجح مقاصد و مطالب پر تویہ اولی و علم
 واجب کے اور بعد اُس کے تزلزل کرتا ہے ایضاً حق الحاج میں بعد سوال کرتا ہے تو اول بحث میں کہتا
 ہے یا علی یا عظیم آد غرض یہ ہیں تو سیکھیں جو جزئیات العجا کی اُمتات میں شیخ کو استند اور اجمالی
 حاصل تھی اس کی کہان تو مقاموں کو اچھی تفصیل سے بیان کرے وہ بالفعل اس کے لئے حاضر
 نہ تھی ناگیاں غیب سے آئے آگاہی ہوئی چھبے خواب کہ بیداری میں جس کی طرف التفات تھی وہ
 اہل و احب ہو گئی بسبب استعداد پوشیدہ کے کسی سبب غیبیہ سے شہد اُتو اس کا معطل ہونا اور

ہیئت فکلیہ اور آئینہ نفس کا رواں حقائق کی طرف ہوجانا اور وہ معرفتیں کہ علوف کا معراج روحانیہ
 دی ہے کہ متعدد پوشیدہ کچھ معرفتوں اور مقاموں کو شامل تھی لیکن تفصیلی سے نہیں جانتا تھا اور
 اس کی ہمت اس طرف متقل متوجہ نہ ہوتی تھی تاہم ہاں حادثہ سلسلہ جنیان ہوا اور اسباب غفیبہ
 فیض کے مبداء ہوئے اور یہ سب ظہور میں پہونچا و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

چھٹا ہامعہ اش حادثہ میں جو بسبب تدریج ظاہر کے سلسلہ جنیان ہوا
 اس دعا کے الہام نازل ہونے کو شیخ ابوالحسن شاذلی کے نفس پر اور یہاں معلوم ہوتی ہیں، میکس کلیہ
 علوم کی اور فیوض الہیہ کی تمام اسباب کے مانند زمین پر نازل ہوئے اور اعمام معلوم کس طریق سے انھیں
 و تقدیر سے تبدیل ہوتے ہیں اور لباس متکثر پہنتے ہیں اور ناخروہوں کی نظر سے چھپ جاتے ہیں مرد
 سر میں شخص معلوم خمسہ قرآن کے قیاس سے مقابلہ شبہات عرب اور انکی عادتوں کے اس نکتہ
 کو منتخب کر کتابت لکھ لوگوں نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابوالحسن شاذلی قاہرہ میں تھے کہ حج کے
 دن قریب آگئے اس حالت میں اپنے یاروں سے فرمایا کہ غیب سے اشارہ ہوا ہے کہ اس سال میں
 ہم حج کریں جہاز تلاش کرو یاروں نے ہر چند تلاش کیا کہیں نہ ملا مگر ایک جہاز پوڑھے نصرانی کا ملا۔
 اُس پر سوار ہو گئے جب ننگر اٹھایا اور قاہرہ کی بھارت سے آگے نکل گئے ہوا مخالف چلنے لگی ایک
 جہاز قاہرہ کے نزدیک اس طور کہ قاہرہ کے پہاڑ نظر آتے تھے توقف ہوا جو لوگ منکر تھے وہ طعنے
 دینے لگے کہ حضرت کہتے تھے ہیں حج کا حکم ہوا ہے اور وقت آگیا اور ہم ابھی نہیں پڑے ہیں ہوا مخالف
 چل رہی ہے اس سبب شیخ کو رنج ہوا لیکن قوت بردباری سے اُسے بی گئے اتفاقاً شیخ قیلو میں
 تھے کہ اس دعا کا الہام ہوا جب بیدار ہوئے اس دعا کو پڑھا شروع کیا اور جہاز کے ناخدا کو بلا کر
 فرمایا کہ ملی برکت اللہ لنگراٹھا دو اُس نے کہا حضرت اگر ہم لنگراٹھا میں تو اسی وقت ہوا ہمارے
 سامنے آئے اور ہمیں قاہرہ میں پہنچا دے شیخ نے فرمایا دل میں دسواں نہلا اور جو ہم کہتے ہیں اُسے
 عمل میں لا اور خدا تعالیٰ کی عجیب صنعت دیکھ۔ لنگر کا اٹھانا تھا اور موافق ہوا کا چلتا اور اس
 روز سے ہوا موافق چلتی تھی کہ رخ سے جو رستے باندھے تھے وہ مگھول نہ سکے اُسے کاٹ ڈالا اور
 نہایت جلد خیر و غایت اور آسانی و سلامتی سے مقصد مبارک کو پہنچ گئے پوڑھے نصرانی کے
 طرح کے مسلمان ہو گئے اور وہ نصرانی اگر وہ خاطر ہوا رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ شیخ ایک بڑی
 جماعت کے ساتھ بہشت کو جاتے ہیں اور اُس کے فرزند بھی شیخ کی ہمراہ بہشت کو جاتے ہیں اُس نے
 چاہا کہ یہ بھی اپنے فرزندوں کے ساتھ جائے ملا مگر نے جھڑک دیا تو ان کے دین کا نہیں ان کے

ساتھ کچھ کیا صبح کے وقت اللہ نے اُس کو ہدایت دی کلمہ اسلام پڑھا مسلمان ہو گیا اور رفتہ رفتہ
 یہ نوبت ہوئی کہ وہ صاحب مقامات عالیہ ہو گیا اور اُس اطراف کے لوگ اُس سے تقرب طلب
 کرتے تھے وہ میکس کلیہ اس حادثہ کے رنگ سے رنگین ہوئیں اور اُس کے عوارض مناسب سے
 شخص اول کلام میں علم الہی اور اس کا کلام یاد کیا پھر اُس قلق سے جس سے دل پریشان ہوا
 تھا عصمت طلب کی اور منکروں کے انکار کی کچھ شکایت ظاہر کی اور قلق سے بچنے اور اُن منکروں پر
 غلبہ کے تسخیر کے طور پر درخواست کی پھر لفظ ثبوت و انصراف کی تفصیل کی کہ اذھونا فانک خدیو
 الذاصون ابیا ہوا موافق کا اور کمانی کا اس حالت میں اور سب حالتوں میں سوال کیا اس وقت
 چند آیتیں اولیٰ ائیس کی جو واسطے دفع قلق اور تقراری دل کے قریب ہیں تلاوت کیں بعد اس کے
 چند آیتیں جو دشمنوں کے دفع کر نیکیا اور ان کے ساکت کر نیکیا تاثیر رکھتی ہیں پڑھیں پھر سورہ فافکرہ
 حفاظت کے واسطے پڑھیں تلاوت کی اور اپنی حفاظت سب ظاہر و باطن کے شروں سے طلب
 کی یہ یہی محنی کہ اہل ظاہر علوم شریعت سے واقف ہوں اور اعمال تہذیبہ کو بھی انہوں نے جان
 لیا ہے اس دعا سے کچھ سکے ہیں اور فرق معانی میں پہلے نکتہ کے اور ان معانی میں جو اب تقریر
 کے ظاہر ہے اور یہی ہے تنکر و غصہ و تعین عموماً کا یہ سبب فقرہ رنگ حادثہ کے جو سبب
 نزول علوم کا ہوتا ہے واللہ اعلم۔

ساتواں ہامعہ بیان میں دوسری طرح کے مشخصات کے
جوان ہیا کل کلیہ سے قوائے سیارات کی جہت سے
لاحق ہوا ہے جو عارف کے نفس میں پوشیدہ ہیں۔

اور یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ نفوس بشر میں قوائے سیارات کا پوشیدہ ہونا اور بعض چیزوں کو
 بعض سیاروں کے تسویب کرنا اکثر اہل وجدان کے نزدیک مسلم ہے ایسواسطے اعمال تہذیبہ میں ان سے
 مدد لینے ہیں ہر چند شریعت میں ان سے نفی اور اثبات حاصل نہیں ہوئی اور یہاں روشن ہوتا ہے
 کہ دلی کی اکثر کراماتیں اور علوم و جہانہ اُس کے کوکب کے اندازہ کی قدر ہوتی ہیں جو اس میں پوشیدہ
 ہے بطور اہمات سفلیہ ہوا لید کے نفس میں تاثیر رکھتے ہیں کہ جَاءَ سُبُوْاْ اَدَمَ عَلٰی قَدَرٍ ذٰلِکَ
 اَنَّهُمُ الْاَحْمَرُ وَ مِنْهُمْ اَنْ سُوْدَاْ اِسی طور آبی ملو یہ بھی تاثیر رکھتے ہیں لیکن انکی تاثیر پوشیدہ

اور دقیق ہے جیسے زمین پر آدمی کا سایہ یا آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت کا سایہ یا ایک طرح کی مناسبت آدمی سے رکھتا ہے ایسے واسطے سر اور دو ہاتھ پاؤں اُس کے ظاہر ہونے میں در دیکھنے والے کی صورت آئینہ رابطہ رکھتا ہے اسی سبب زید کی صورت عمر کی صورت سے ممتاز ہوگی ہر چند آئینہ گہرا یا اُبھرا ہو یا فیصل کیا ہوا اور صف اور چھوٹا اور بڑا جب ہوگا اُس میں مختلف ظاہر ہوں گے اور اصل نسبت کرنے میں مناسبت کے اپنے کو ایک سے حکم طبیعت کلیہ کا ہے کہ اس میں ہل اور نہیں کی گنجائش نہیں تھر کی صورت کشاف کو تھر کے ساتھ لوح خیال میں کس نے خاص کیا اور تھر کی صورت کشاف کو تھر کے ساتھ اور آگ کو حرارت کیساتھ اور پانی کو برودت کے ساتھ کس نے ربط و با صفر کو آگ کی میراث اور بلغم کو پانی کی میراث کس نے مقرری یہ سب نیرنگ طبیعت کلیہ کے ہیں کہ نفس رحمانی نے اُس کو جل کیا اور اپنی جزئیات میں برتاغض باعتبار علوم و جہا نیہ کچھ شک نہیں رہا اس امر میں کہ نفس کلیہ جس جزئیہ ہوتا ہے اور اُس کی صورت عالم میں مستتر یعنی پوشیدہ ہوتی ہے اگر خارج میں اس وقت آفتاب اپنے شرف میں ہو یہاں بھی اپنے شمس شرف میں ہے اور اگر زہرہ اپنے گھر میں ہے تو یہاں بھی زہرہ اپنے گھر میں اور تہہ پانی ہر نفس سے جو اُس میں پوشیدہ ہے اس انداز سے معاملہ کرتی ہے اور ہر معنی متضالیہ کا مقابلہ درست کرتی ہے کہ اس کا حکم جاری ہو اور عالم بمنزلہ ایک قالب کے ہے کہ اسناد دے اس کو اپنے نفس میں شخص کر لیا ہے شہر گل کی ایک نظیر اور ہر گھانس خاک کا ایک جواب اول حالت میں مرتب کر دیا ہے بعد اس کے سرخ اور سبز و سفید و زرد سے لیسے وجہ سے چھوڑے ہیں کہ آخر کو اُس حالت میں عود کرے اگر کوئی ایک کرے پیدا کرے کہ اُس کے نفس کے گھر میں مزخ ناظر ہو زہرہ کا نظر سوؤت یعنی دوستی سے تو ضرور خارج میں واجب ہے کہ ایک دوسرا نفس ایسا ہو کہ اُس کے نفس کے خلدے میں زہرہ ناظر مزخ کے ہو اسی نسبت سے جواب اول میں تھے تاکہ مراتب عشق ظہور میں آئیں اور اگر بیست اعلیٰ میں ایسا کو کب ہے کہ صاحب اُس کے بیت النفس کا ہے تو ضرور خارج میں کوئی بعد پیدا کرنا چاہئے جس کے بیت النفس میں کو کب صاحب بیت الاعداء ہو دے اور اگر عورات کے عشق و محبت میں بحسب ظاہر سبب کوئی نہ ہو تو ضرور کوئی الہام اور قریب خواب کا افراق مصدر تدبیر سے نازل ہوگا تاکہ وہ حالت ظاہر ہو جو عارف کے نفس سے شرارے کرنے میں خلقت کے نفسوں میں اور خلقت اُس سبب سے عارف کے پاس جمع ہوتی ہے ضرور موافق اُس کے کو کب پوشیدہ کے ہوتی ہے اگر زحل سے تو ترکیب لذت و گوشہ گیری کی علامت بجانب

قلم کا ہونا حاضرین کے نفسوں میں چھپا معلوم ہوگا اور اگر شمس سے تو غلبہ اور فرمان روائی اور جو شہری ہے تو علم و شریعت و دانائی اور شیخ الاسلام ہونا اور اگر زہرہ سے تو دوستی و محبت و طہارت و انواریت خفیہ بجانب غیب اور جو قمر ہے تو صاحب امر و خلقت میں واسطہ اور غیر و اپنی ہونا اور غی ہذا القیاس اُس کا معاملہ لوگوں سے اور لوگوں کا معاملہ اُس سے اور کرات و واقعات و علوم و معارف میں اُسکی انہیں رنگوں سے رنگین ہوگی اور بخشن بہت حرارت ہے اسکی شاخیں بہت ہیں بی آدم کی کوششیں علم و ظلم میں اور تعویذوں میں سب اس کا پیر تو ہے قصہ کوتاہ شیخ ابوالحسن شاذلی جنود زہرہ میں سے ہیں انکو زہرہ کی سعادت پر پیدا کیا ہے اور پاکیزگی اور خوشی و دوستی و لطافت اور غیب کی طرف پوشیدہ نظر سے دیکھنا اور رنج و مشقت اور اعمال شاقہ سے دور ہونا اور ترک لذت اور انقطاع اور بڑا کاتقرب و مودت و مہمانداری و دشمنوں کے جنگ و مقابلے سے باز رہنا اور باطن کی نورانیت و ملائکہ کے خلق سے متصف ہونا اور سچیہ اور شعور آنورگیوں سے دور رہنا اور ناپاکیوں اور جزئیہ اور خطروں سے یہ سب شیخ کا خلق جلی تھا جب یہ دعا بجانب غیب سے شیخ کی طرف متوجہ ہوئی قوت زہرہ نے اُن سے اکل کلیہ کو سیکھ لیا اور اُن عموماً کو اپنی مناسبات کے موافق شخص کیا مانند اس الہام کے جو کسی فرد بشر پر نازل ہو اور اُس کو اُس کا خزانہ خیال کرے پھر وہ الہام عارفی ہو جائے یا فانی یا ترکی حال کا وہ الہام صرف تھے تمام انات سے بھر دیا اس جواب کے اندر جسے ملک رویا کسی پر افکار سے اور اس کو استعداد نفس و صورتوں کے اور مالوف عادتوں کے لباس پہنائے اور وہ تعبیر کا محتاج ہو جائے تعبیر دینے والا ایسا چاہئے کہ اُن صورتوں سے انتقال کرے اور مراد حقیقت کو پہنچ جائے پس نصرت یہاں فقط ظہور طہارت اور انقیاد بشر ہے اُس صفت کے ثبوت کو قہراً اعدا اُن کا جڑ سے اکھڑنا غلبہ مالکادہ فہم پر اور مقام دعا میں ساتھ فقرے کہ داخل میں زہرہ سے نسبت کرنے میں واقع ہوئے اور مزخ طیبہ کو بقیہ کرامت و عافیت و سلامت طلب کیا اور پسر کو سہامروں میں ساتھ عافیت اور تائید غیب کے سوال کیا یہاں عزیز دریم یاد کیا نہ عزیز قہار اور نہ عزیز حکیم ہے بد نہ جانا کہ اگر شیخ جنود زہرہ میں سے ہے تو قوائے مزخ کا کار فرما ہے کہ کہتے اطمین علی وجہ اعدائنا و استخفاف الوجہ و عنایت الوجہ اس لئے کہ افراد ہے آدم کو ضرور ہے کہ ترکیب قوائے افلاک کے تو لازم ہر کو کب کے اگر چہ ضعیف ہی وجہ ہے ہوں اور شہرت اور حفاظت نظام صالح اور اولاد و ازواج کے اُس میں محبت نہ ہو اور

کوئی ایسا بزرگ منسوب نہیں ہے فی الجملہ حسین جنگ نہایت نہیں لیکن ہر ایک کا لازم منسوب میں کیوتروں کی لڑائی کا حکم رکھتا ہے اور کیوتروں کا مغاضبہ و مرافقہ آپس میں اپنے بازوؤں سے ایسا ہے جیسے خوبے بہانہ کار لڑنا اور درندوں کا غلبہ کرنا بیخ کنی کی گنجائش رکھتا ہے اور اٹلس اور اس علی کا تہتم و شاجتہ الوجوہ اگر ہے صلح ہے زیادہ نہیں واسطے اپنے کمال یسر کے ایک دور پائش کہتا ہے واللہ اعلم۔

آٹھواں باب معنیہ معانی کے انواع میں جو کتاب اللہ
وسنت رسول اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

اور یہاں ظاہر ہوئے ہیں معانی بطور قرآن شریف کے اور سرکلہ مقصود یہ کاور فہم فی کتاب
الشرح جو آدمی مسلمان کو دیا جاتا ہے یہاں ظاہر ہوتا ہے صوفیوں کے بہت سے کلمات قرآن عظیم
کے اشارات و اعتبارات میں مولے اُن معنی مفہوم و منطوق کے جن کا اہل زبان اعتبار کرتے
ہیں اور کتابیں اور رسالے اُنکے واسطے تفسیفات ہوئے ہیں اور معانی ہیں جن کو اہل اللہ کام
میں لاتے ہیں اور اُس لفظی راہ سے معنی کی طرف نقل کرتے ہیں جن کو ظاہر کے اہل علم نہیں جانتے
اور حیرت میں رہ جاتے ہیں یا الگ کر جاتے ہیں حقیقت میں دلالت انتقال ایک چیز کا ہے
طرف دوسری چیز کے ہر سبب کسی علاقہ کے اور وہ علاقہ کبھی وضع ہے اور کبھی طبع اور کبھی عقل اور
کبھی انتقال ایک خطہ کا ایک خطہ کی طرف حدیث نفس میں کہ صورت ذہنی سے نظر کر کے
ساتھ انتقال کرتے ہیں ہم اور کبھی ہوتا ہے کہ اسکی ضد کو ہم یاد کریں دیکھئے نفس میں کس قدر
استعداد ہے اور کس قسم کا خیال میں خزانہ ہے الحاصل کئی کے باب میں بیان کرتے ہیں اور
ہم اُس کے ہوا سماع کے ذہن کو پہنچاتے ہیں انہیں سے ایک یہ ہے کہ ہر کلام کی ایک حالت ہے
کہ شکلم نے نفس میں پیدا ہوئی ہے اور اُس کلام کی حامل ہوتی ہے مثلاً ذہن میں حزن اور فرح یا شاد
میں خوشی تو اُس کلام کو عارف مستاہلے تو کچھ انتقال کرے اسکی حالت کی طرف اُس کو اُس کلام
کا باطن کہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عارف اُس کلام کو پہنچتا ہے اور اسکی خصوصیات کی طرف
الذات کرتا ہے اور اُس کی نظر اُسی حالت کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور یہ کلام بمنزلہ اُس کی
عینک کے ہو جاتا ہے جیسا تم نے دیکھا ہو گا کہ کوئی دوست یا دشمن چھایا سخت کہتا ہے تو نظر
اُس کی دوستی پر ہوتی ہے اور اُس کے التذاذ کو یاد نہیں رکھتا یا دشمنی پر ہوتی ہے اُس

۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۳
 ۱۶۳۴
 ۱۶۳۵
 ۱۶۳۶
 ۱۶۳۷
 ۱۶۳۸
 ۱۶۳۹
 ۱۶۴۰
 ۱۶۴۱
 ۱۶۴۲
 ۱۶۴۳
 ۱۶۴۴
 ۱۶۴۵
 ۱۶۴۶
 ۱۶۴۷
 ۱۶۴۸
 ۱۶۴۹
 ۱۶۵۰
 ۱۶۵۱
 ۱۶۵۲
 ۱۶۵۳
 ۱۶۵۴
 ۱۶۵۵
 ۱۶۵۶
 ۱۶۵۷
 ۱۶۵۸
 ۱۶۵۹
 ۱۶۶۰
 ۱۶۶۱
 ۱۶۶۲
 ۱۶۶۳
 ۱۶۶۴
 ۱۶۶۵
 ۱۶۶۶
 ۱۶۶۷
 ۱۶۶۸
 ۱۶۶۹
 ۱۶۷۰
 ۱۶۷۱
 ۱۶۷۲
 ۱۶۷۳
 ۱۶۷۴
 ۱۶۷۵
 ۱۶۷۶
 ۱۶۷۷
 ۱۶۷۸
 ۱۶۷۹
 ۱۶۸۰
 ۱۶۸۱
 ۱۶۸۲
 ۱۶۸۳
 ۱۶۸۴
 ۱۶۸۵
 ۱۶۸۶
 ۱۶۸۷
 ۱۶۸۸
 ۱۶۸۹
 ۱۶۹۰
 ۱۶۹۱
 ۱۶۹۲
 ۱۶۹۳
 ۱۶۹۴
 ۱۶۹۵
 ۱۶۹۶
 ۱۶۹۷
 ۱۶۹۸
 ۱۶۹۹
 ۱۷۰۰
 ۱۷۰۱
 ۱۷۰۲
 ۱۷۰۳
 ۱۷۰۴
 ۱۷۰۵
 ۱۷۰۶
 ۱۷۰۷
 ۱۷۰۸
 ۱۷۰۹
 ۱۷۱۰
 ۱۷۱۱
 ۱۷۱۲
 ۱۷۱۳
 ۱۷۱۴
 ۱۷۱۵
 ۱۷۱۶
 ۱۷۱۷
 ۱۷۱۸
 ۱۷۱۹
 ۱۷۲۰
 ۱۷۲۱
 ۱۷۲۲
 ۱۷۲۳
 ۱۷۲۴
 ۱۷۲۵
 ۱۷۲۶
 ۱۷۲۷
 ۱۷۲۸
 ۱۷۲۹
 ۱۷۳۰
 ۱۷۳۱
 ۱۷۳۲
 ۱۷۳۳
 ۱۷۳۴
 ۱۷۳۵
 ۱۷۳۶
 ۱۷۳۷
 ۱۷۳۸
 ۱۷۳۹
 ۱۷۴۰
 ۱۷۴۱
 ۱۷۴۲
 ۱۷۴۳
 ۱۷۴۴
 ۱۷۴۵
 ۱۷۴۶
 ۱۷۴۷
 ۱۷۴۸
 ۱۷۴۹
 ۱۷۵۰
 ۱۷۵۱
 ۱۷۵۲
 ۱۷۵۳
 ۱۷۵۴
 ۱۷۵۵

پس تدبیر الہی بعد اس کتاب بیہیت کے اقتضا کرتی ہے کہ اس پر قابض کریں بعض منویات ملائکہ
یا قوائے افلاک اور صورت حال مشابہ ہوتی ہے یا یہ کہ گرمی کسی جسم میں پیدا کریں اور وہاں سے
آگ کے آثار ظاہر ہوں اس لئے کہ آگ گرمی سے روختی رہتی ہے کیقدر اس کو کھینچتی ہے یہ ہیں
مضے دعوت کے لطیف علوم اور معنی دعوت ملکیت کے اعلیٰ وجہ مخصوص یہ ہیں کہ دعوت پڑھنے والا تشبیہ
پیدا کرتا ہے ملائکہ سفلیہ کے ساتھ جو زمین آسمان میں تصرف کرتے ہیں ایسی کسی وجہ سے جو شہادت
رکھے اور داعیہ مراد اپنے دل میں ایسی وجہ سے کہ مناسب ہو داعیہ ملکیت کے نہ ایسی وجہ سے کہ مناسب
ہو بہائم کے ودائی کے اور اس تشبیہ کے تقویت کرتی ہے بہت سے عمل کہ ان کو جو جینے ملائکہ
میں جان لیا ہے باوجود اس کی نظیر کے اور اس داعیہ کی تقویت کرتا ہے تلاوت اسما اور آیات
کی تلاوت سے جو کہ بطریق نقول کے دلالت کرتے ہیں اس داعیہ کی نوع پر اور بعض منویات اس
کو کب پر کہ مراد داعی کے اس کی سعادت کے منویات ہے کام میں لانا ہے اور قبولیت دعا کی وقت
جو شرعیہ میں ان کی طلب کی تخصیص کی ہے ان سے مخصوص کرنا ہے سابقہ ان اعمال کے پس
اس مجموعی کے سبب عالم مؤثر ہوتا ہے بواسطہ تدبیر الہی کے اس داعیہ سے جس طور عالم میں اثر
ہوتا ہے ملائکہ کے ودائی کا اور اس داعیہ رنگ الہا نا اور احاطہ عالم میں نازل ہوتا ہے اسی
طور اس داعی کے داعیہ کارنگ عالم میں نازل ہوتا ہے تو کہتے ہیں دعا قبول ہوگی اور عالم کو
تسخیر کیا اور اس میں تصرف کیا اس تقریر سے دعوت ملکیت کے ارکان واضح ہو گئے کہ پانچ ہیں ملائکہ
سے تشبیہ اور ولی میں داعیہ کا ہونا اور بہت کی آنکھ اور کو لگانے اور اسما و آیات کا تلاوت کرنا اور
اس تارہ سے جو سعادت سے منسوب ہے اس کا لباس پہنا اور قبولیت اور انشاء روحانیہ کے وقت
اختیار کرنا اعمال تصریف کا جو اصحاب دعوت ملکیت سے نقول میں جیسے ابوالحسن شاذلی نے کتاب
سجود میں اور ابوالصالحی نے فی مسائل المعارف میں سب بھری ہوئی ہیں ان پانچوں شرطوں کی
رعایت سے اعمال تصریف کے اختیار میں اجتہاد کا راستہ کھلا ہوا ہے جیسے طبیب فریادین سے نسخہ
نکال لیتے ہیں اعمال جو شریعت میں امر ہے جیسے روز نہانا اور اچھے کپڑے پہننے اور شوہر لگانا
اور سوئے سجد میں جانا کہ ایک قسم اعتکاف کی ہے اور استغفار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول
ہونا اور غسل نماز پڑھنی اور خطبہ سننا اور جس کے فرض بڑی جماعت سے پڑھنے یہ سب باتیں تشبیہ ملائکہ
کی قسم سے ہیں اس فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ اول وقت سے جب صبح صادق طلوع ہو روشنی ہونے تک
صبح کے مقابل بیٹھنا اور اس نور کی آنکھیں لگائے رکھتی اور یا نور کو بار بار پڑھنا ایک ہزار بار اس

ملکیت ملکیت کو قوت ہوتی ہے اور ہر شے نفسی کو دور کرتی ہے واللہ اعلم اور بعد توینوں شرطوں
کے کھانا اور دوسرے بیماریوں سے پاک رہنا اور غذا لطیف جو مہرہ رسیک ہو جو کیلوس کو آراہم سے
اور کیوں صالح پیدا کرے اور اس کی باتوں سے دور ہونا اور سراج کا خطرہ دل میں نہ لانا ان سب
باتوں سے ملائکہ سے تشبیہ پیدا ہونا ہے داعیہ ہمنفس کی خواہش شہویہ و رعبیہ سے ہوتا ہے۔
اور داعیہ ملکیت میں ہونا ہے بسبب نظام خیر کی معرفت کے اور بہیت کو ایک لباس پہننے سے
مراد ہے کہ مدرس سعادت شمس سے منسوب ہے۔ اور شمس سعادت مشترک سے منسوب ہے۔ اور شمس
سعادت زہرہ سے اور ثلث سعادت قمر سے۔ اور قبولیت کے وقت آدھی رات اور طلوع صبح کا وقت
آفتاب کھٹنے تک اور وقت زوال شمس کے کبہ سے۔ اور وقت غروب آفتاب۔ اور رمضان شریف
کے اخیر کے عشرہ کے طاق راتیں۔ اور ساعت مرحومہ فجر اور شب برات۔ اور عشرہ عرفہ۔ اور بعض
اہل دعوت نجویہ و قنونی کا اعتبار کرتے ہیں اور پندیدہ وی ہے جو پہلے اول کہا۔ اور میلہ سے بیوہ
خوش مزہ۔ اور درخت ثمرور حاضر کرنے۔ اور ان سے اعمال تصریف میں مدد ہونے سے سعادت
مشترک کے مناسب ہے۔ اور طبیب نباتی سعادت زہرہ کے قریب ہے۔ اور پرانے مقبروں کی خاک
اور طہور وحشی کے پرچے گرے۔ زحل کے قریب ہے۔ اور مرغ کا خون اور زندوں کا چمڑا اور زہر لور
کا گوشت مرتج کے قریب ہے۔

گیارہواں ہامعہ حزب البحر کے بعض خواص کے بیان میں جو اس فقیر نے نور توفیق سے دریافت کئے ہیں

اور اس کے استعمال کے طریقہ کا بیان اوپر وجہ کی کے حزب البحر کا حکم بہت اعمال تصریف میں جاری ہے
مگر اس کا یہ طریق ہے کہ اس فقرہ کو پچھلے جو اس کی حاجت کے مناسب ہو۔ اور اس بات کا
پہچانا اس صورت مشابہ کے دیکھنے سے ہے جو بہت پڑھنے والے کے خیال میں آتی ہے اور اس
کی مناسبت کی معرفت ہے جو کو ایک اور ان کے منویات سے ہے۔ بعد اس کے تقویت کرتی ہے اس
فقرہ کی تاثیر اور اپنی مراد کا تصور کرے اس فقرہ کی تلاوت کے ضمن میں اور جب اس فقرے کو
پڑھے وہی صورت خیال میں لائے اور اس کو بار بار پڑھے مقرر تہ یا سات دفعہ یا تین بار
مقرر میں اس کا نفس منشرح ہو اور جو آیت اس کے مناسب ہو وہ تلاوت کرے اس کے
ساتھ یا کوئی اسم اس کے مناسب اس کے ساتھ پڑھے اس کے اس حزب کو تمام کرے۔

اور کچھ مضائقہ نہیں اگر ہم اس کے بعض موقعوں پر آگاہ کریں تو اس لفظ جرم تک مٹی کرتی ہے
حفظ پر اور فہم اور وسوسوں کے اثر کو کم کرنے پر اور اسی طرح تَسْلُوكُ الْوَقْعَةِ کے فائدے ہیں۔
اور لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَكْثَرِهِمْ لَفْظًا اُنکے میں فائدہ ہے ظالموں کی آنکھوں سے چھپنے میں
اور اسی طور پر ہم اللہ یا بِنَا لَفْظ محفوظ تک اور لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ ہے واسطے دشمنوں کے
ساکت کرنے کے اور اُن کے مزید پیچانے کے مفید ہے اور اسی طرح اَظْمَسَ سے اظہار میں جوں تک
اور واسطے تعجب و حیرت اور امیروں کے اور غائبی کے غلبہ کے واسطے اور جو کام بند ہو چکی تدریج نظر نہ آئے۔
اور جو سخت بیماری کہ اس کا علاج نہ ہو سکے لَفْظ شتت لَفْظ اَلْمَلَكُوتِ تک اور واسطے نفقہ غیب کے
اور واسطے امرائیدہ کے کشف کے اور واسطے طلب النوار کرامات کے جیسے دن کا حال معلوم کرنا۔
اور پانی پر چلنے جانا وغیرہ جَعَلْنَا لَكَ لَفْظ قدر تک اور جو آیت کے مناسب
نَفَقَ غَر کے ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدًا مِنَ السَّمَاءِ الْاَتَمَّةِ اور ہم حاجت برائے
کے لئے اور کفایت ہما کے اَللّٰهُمَّ قَسِّرْ لَنَا اُمُورَنَا اور در بیان بیوی کی محبت کے واسطے
یوروئوں ناراض ہوں ایک دوسرے سے اور جو درخصوں میں تنازع ہو نہج صَرَجَ الْجَحْرِ مِیْن
یَلْقِیَانِ اور جو شخص ایسے حال میں مغلوب ہو کہ آداب شرع کی نگہبانی اُس حال میں مشکل ہو اس
آیت کو بہت پرکھا کرے اور جو شخص بیک بھاگ جائے اُس کے واسطے فخر ہے وَجَعَلْنَا مَنْ
بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِّنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا اَفَاَعْشٰیْنٰهُمْ فَمَنْ لَا یَصِیْرُوْنَ اور دشمنوں
کے ساکت کر کے یَنْفِیْجُ لَفْظ حَسَمَ لَا یَصِیْرُوْنَ تک اور جو دروں اور ظالموں سے بچنے کو یُسْمِی اللہ
یا بِنَا اور واسطے دفع نظر اور جادو اور ہمت اہل تم کے سَتُّوْا الْعَرْنَیْشِ اور واسطے علم لدنی کی
طلب کے حَسَمَ تَنْوِیْلُ الْکِتَابِ اور واسطے دفع زہر اور زہروں کے اور دروں کے یُسْمِی اللہ الْاَلِیَّ
لَا یَصُوْغَعُ اَسِیْہِ اور واسطے مکاروں کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور باغ اور گھر کی آبادی کے واسطے
اور جو کچھ اس قسم سے ہو۔ اَنْفَعُوْا لَکِنْ مِیْنِیْنِ میں کھڑا پائے اور واسطے حفاظت متاع و اسباب
کے فَادِلَہِ خَیْرِ کَافِلًا اور نفقہ الغیب کے واسطے بھی اِنَّ دِلٰی فَا اللہ الْاَلِیَّ اور دفع قیاد اور
اس کے شل کو حَسَبِی اللہ اور واسطے خراب ہونے اہل فسق کے گھر کے پُرانے مقبرہ کی خاک کے اور اُس
کی ایک مہمت بنائے اُس کے ایک طرف شَہَاتِی الْوُجُوْہُ دَفْنِ خَابٍ مِّنْ حَمَلٍ ظَلَمْنَا
اور دوسری طرف لَا تَسْلٰی تَطْمِئِنَّا لَفْظ یُوجِیْوْنَ تک نکھے اور اُس گھر میں ڈالے اور واسطے
دشمنوں کی شکست کے اسی آیت کو نشان کے دونوں طرف لکھے اور اُن کے سامنے کھولے اور

اس طور رعیت کے دل میں ہیئت ڈالنے کو مَعْنٰی کَالِیْہِ حَمْرٍ لَمْ یَلْیَیْصُورُوْنَ تک
اسی ساعت میں کھکرا پنے باز پر یا ندھے اور روزے کی واسطے سات مرتبہ دَعْبُ لَنَا بعد اس کے
اَلْاَسْمَاءُ مَلَّ الشَّقَّ وَ اَدْنٰتُ لَوْ یَقَادُ حَقُّکَ اِذَا الدَّیْھُ مَدَّتْ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْہِ لَوْ عَکَلَتْ
سین ہار اور اُس عورت پر دم کرے اور واسطے نامرد کے سات بار دَعْبُ لَنَا اور سوم مرتبہ یَا قَوُّی
اور یہ بحث بہت دراز ہے تھوڑی بات اُس میں کی ذہن میں چھوڑا ہوں۔ اور میں تعجب کرتا ہوں
اس شخص سے جو اولیٰ آخر حزب البحر کے اعتصام اور اختتام پر طغیانیہ اور واسطے قوت یعنی جلالیہ
روح کے دعائے جمالیہ پر طغیانیہ وہ یہ نہیں جانتا کہ شیخ نے اپنے علم وسیع کے سبب خود
آپ سب مراتب کی رعایت رکھی ہے کہ ابتدا کرتا ہے۔ یَا عَلٰی یَا عَظِیْمُ اَہ سے اختتام کرتا ہے
سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور یُسْمِی اللہ الْاَلِیَّ لَا یَصِیْزُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور کچھ جلالی کی رعایت میں جمالی لاتب۔

بارہواں باب حزب البحر کی اسناد میں

ابو ہاشم ظاہر ہوتا ہے کہ سوا اسناد ظاہر کے ایک اور بھی اہل اللہ کا طریقہ ہے ایسے امروں میں اسناد
مکملہ بالمشافہ اپنی زبان سے حزب البحر کی اجازت دی ہمارے شیخ ابو ظاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی نے
فرمایا میں نے پر بھی ہے حزب البحر شیخ احمد بن علی سے انہوں نے مجھ کو اس کی اجازت دی روایت اور
اجازت کی رو سے جو انکو شیخ عیسیٰ مغربی نے دیئے تھے اور ان شیخ عیسیٰ مغربی کو اجازت اور
روایت ہے ابو الصلاح علی بن عبد الوہاب لا نصاری سے انکو ابو الیاس احمد مقری سے انکو اپنے
چچا سید بن احمد مقری سے انکو ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الجلیل تیزی سے انکو اپنے باپ سے
انکو ابو الفضل محمد بن محمد بن محمد بن مرزوق حنفی سے انکو ابو طیب بن غلوان تیزی سے ان کو
ابو الحسن محمد بن محمد بن احمد بطرینی سے انکو اپنے باپ سے ابو الفریح قاضی بن سلطان جامی طبرستانی
شاذلی سے اور ابیضا شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار شاذلی سے اور ابیضا شیخ احمد بن علی کو فضل
ہوئی شیخ محمد باجلی سے انکو شیخ سالم سنہوری سے انکو نجم غیبی سے انکو شیخ الاسلام زکریا سے
انکو عبد الرحیم بن فرات سے انکو تاج عبد الوہاب بن علی کی سے انکو شیخ ابن عطاء اللہ سے انکو امام
شیخ احمد بن عمر مری سے انکو ابو الحسن شیخ علی شاذلی سے اللہ تعالیٰ انکو ان کے طفیل نفع دے آمین
اسی اسناد صحیح دنیا میں بہت کم پائی جاتی ہے لیکن اس فقیر کو حزب البحر کے ایک در اسناد صحیح
دہ بیچ کہ اس فقیر کو قدامت کیا ہے مقام میں شیخ ابو الحسن شاذلی کے اور منوجہ کیا ہے اُس بخلی

بارہواں باب اسناد

ہامعہ جو تھا شیخ کی مہربانی طلب کرنے کے محل میں اور سوال کی تہہ میں اسم رب کو لایا اس واسطے کہ رب تعالیٰ ہی ہے مہربوب کی تربیت اور کمال کے درجے کو پہنچانے کا اور قبول کرنے کا دعائے حالی اور دعائے قالی کا کہ وہ دعائے حالی کا سایہ ہے اُس میں سے پیدا ہوتا ہے اُس کی اسی مثال ہے جیسے درخت کا ہر پتہ طبیعت شجرہ سے راہ رکھتا ہے اور اُسی راہ سے جسم برگ کو وہ پہنچا ہے تو اُس راہ کا نام باعتبار طبیعت شجرہ کے ربوبیت ہے اور باعتبار برگ کے التجا سوال اس برگ کی استعداد ہمیشہ بچہ کی طرح پستان تربیت کو چوستی ہے اور پستان تربیت خالص دودھ دیتی ہے اگر اس برگ کو قوت میزہ ہوئی تو وہ راہ اُس کی قوت عمیہ میں سایہ بھیجتی وہ سوال قالی ہوتا صاحبان اختیار کے نفوس میں وہ عزیمت و ہمت کہ فی الحقیقت ترشح اور رساؤ جلی سے بہت تاثیر رکھتا ہے اور وہ ہزارواں حصہ ہے جو دمدادات کے پورے غلبہ کا۔

یہ ہے ایک ایسا شخص جو ہر روز اپنے نفس کو مقام توکل اور تفویض یاد دلانا
 یا معہ یا بچواں شیخ اس کلمہ سے کلک کلک جیسی اپنے نفس کو مقام توکل اور تفویض یاد دلانا
 ہے جی آدم سے مراد مانگتے ہیں مکان توکل کے بٹھولنے کا ہے اسی لئے شارع نے حاجت مانگنے
 سے پہلے نماز اور دعا شروع کی ہے تاکہ اس زہر قاتل کے واسطے وہ تریاق ہو اسی طرح ہر
 عارف جمیع الجمع کے رتبہ کو پہنچا ہوا ہے اور سبب توکل کے ساتھ اُس کے حق میں بڑا جیس
 ہے اور سوال تفصیل مراد سے اُس کے واسطے نقد یر کا حجاب نہیں ہوتا پہلے سلسلہ توکل
 کو اپنے میں جلیش دیتا ہے اور نفس کو اُس کے واسطے سے ہشیار کرتا ہے اس واسطے کہ ایسا ز
 ہو کہ تفصیل سوالات میں اپنے مقام کے صدق سے گرجائے تو یہ نفس کو جلیش دینا اس کو
 گو مصلوۃ الحاجت ہے اور تریاق کے مانند ہے۔

یہاں پہلے اس مقام میں خاص اُس کلمہ کو یاد کرتا ہے جو بوقتِ اُگ میں ڈالنے کے
حضرت غیبی اللہ علیہ السلام کی زبان سے نکلا تھا کہ حَبِیْبُیْ مِنْ سُوْرَتِیْ عَلَیْہِ بَحَائِیْ یعنی اُس کا اَلْم
میرے حال پر میرے سوال سے کافی ہے اور یہاں ستر یہ ہے کہ جب کوئی کامل کسی کلمے
التَّجَازُیْ ہے حضرت غیب میں اور وہ کلمہ مقبول ہو جاتا ہے اور ملا اعلیٰ کی ہمتیں اُمر
کی حاجت روائی کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو ملا ساغَل میں اُس کلمہ کی عظمت ظاہر
ہوتی ہے اور پہلے اس کے اعمال نامہ میں خوب چمک رکھا ہے لکھتے ہیں اور وہاں
سے اس طور جیسے شہد برتن میں سے رستا ہے اُس کی تری جماعت ملائکہ کے نفوس
میں کچھ سہا ریت کرتی ہے اور سب اُس کلمہ کے عظمت سے واقف ہو جاتے ہیں

اہل زمین کو التجا کے واسطے اس سے بہتر کوئی وسیلہ آسان نہیں اور یہاں اس
آیت کریمہ کا سرکہ جہد اھم اقتدا کا روشن ہوتا ہے اور انبیاء کی التجاؤں کے ذکر کی
فضیلت خصوصاً اس نظم سے جو قرآن عظیم میں حکایت کی گئی ہے عبرانی و فارسی میں نہیں
یہاں سے واضح ہوتی ہے اہل دعوت کو اس کا بہت اعتبار کرنا چاہیے جیسے ذوالنون کی
دعا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور ابوب کی دعا اِنِّیْ نَسِیْتُ الصُّوْرَ
وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اور دعا ذکر یا رَبِّ لَا تَنْزِلْ عَلَیْ فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ خَبِیْرٌ لَّا یَرْحَمُ
اَنْصَرَفَتْ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَ کَلَّوْا لَیْسَ لَکُمُ الْعِزَّ الْعَظِیْمُ
اور حضرت موسیٰ کی دعا اِنَّ مَعِیْ رَبِّیْ سَیِّدٌ مِّنْ مَّقَامِہِا ل میں اور رَبَّنَا طَهِّرْ عَلَیْ
اَمْوَالِہُمْ وَ اَشْدُدْ عَلَیْہِا قُلُوْبَہُمْ جلال کے مقام میں اور حضرت عیسیٰ کی دعا رَبَّنَا اَنْزِلْ
 عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ لَنُکُوْنُ لِنَاجِیْنَا اور حضرت نوح کی دعا اِنِّیْ مَعْلُوْبٌ فَانصُرْ
مقام جمالی میں اور رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا اَنْ اَكْفُرَ فَرِحَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دیکھا اقامت جلال میں
نور حضرت آدم کی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ اَمْ نَعْفُ عَنْہَا وَ تَرَحُّمًا لَّنَا کُنُوْا مِّنَ الرَّحِیْمِیْنَ

ہا ممتہ ساقی! جنور ہرہ میں جو نصرت مقصور ہے اور طلب استعدادی اور سوال
سانی کا اس مزاج کے لوگوں کو تقاضا کرتی ہے خلقت سے کمال شغاف ہے اور اپنے رب کے سوا سب
سے بے نیاز ہونا اور یہ کہ دوستی و مہربانی خلقت کے نفوس میں پڑے سوا کسی تخصیص کے کہ
اُس کے ساتھ تعظیم سے پیش آئیں نہ قہر اور اُن کا فکا کرنا اور نہ اُن پر نصرت مانکا نہ کرنا اور قصد
اصلی المراد بشر کی طرف انکی خصوصیات کے ساتھ چونکہ لحاظ ایک گروہ کا بن پر نصرت ہو یہاں
طیقت یہ اسلئے شیخ نے یوں نہ کہا تَنْصُرُوْهُ عَلٰی ذٰلٰکَ اِنْ اَوْفَدَیْنِیَا عَلٰی اَعْدَآءِیَا عَلٰی
توضیح کی کہ یہاں مقصود حسن و کمال شخص کا ہے کہ بسبب بعض افراد بشر کے روشن ہو جائے
خیر اب کرنا اسکا جس کا تصور کیا گیا ہے اور نہ اُس کا اُلٹا حال اور قہور ہونا۔

اکنون با معتمد شخص بنود زیر می رسد پس اس کا خبر بهت اگر آسمان سے کشادہ ہوتا ہے
لفظ عزیز و رحیم یا عزیز و غفار سے خدا کو یاد کرتا ہے نہ ساتھ عزیز و قهار سے اور نہ لفظ عزیز و حکیم
اس واسطے کہ جو عزت زہرہ سے منسوب ہے وہ رحم و لطف و دوستی سے پیدا ہوتی ہے نہ جہت قہر
و شکست اعدائے کہ وہ میرے کے منوبات سے ہے اور عزت موصوف حکم و سلطنت و فرمان
و اس کے منوبات آفتاب سے ہے لیکن رحیم بہت عام ہے غفار سے اس واسطے کہ رحم جب

پہنچنے کے گناہوں کے مولفہ کرنے پر ہم گناہوں کے دور کرنے کو مغفرت کہتے ہیں شیخ نے عام کو خاص پر اختیار کیا اور ترجیح دی یہاں جان لینا چاہیے کہ قرآن عظیم کا قہر کمال تمام کونوں کے افراد پر ہے اسی سبب سے ایک جملے عزیز قہار لکھا ہے اور ایک جامع و عظیم اور کہیں عزیز و غفار اور ہر کامل اپنے مقام کے موافق ایک آیت سے تمسک کرتا ہے اور وہ آیت اُس کی تائید ہوتی ہے اور اُس آیت کے اقطاب سے ہوتا ہے۔

اول ہا معہ جاننا چاہیے کہ یہ فقرہ جمالی ہے اس معنی سے کہ صورت ثالیہ جو اس فقرہ سے نکلتی ہے مناسب رکھتی ہے نفوس کی اصلاح و تربیت سے پس تو اس امر کی صلاحیت رکھتا ہے کہ جو بادشاہ یا رئیس یہ چاہے کہ اُسکی رعیت اُس سے موافق ہو اور مخالفت نہ کرے اور اُس سے محبت رکھیں اور موافق شرع اور عقل کے اُس کی تربیت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ غیب سے اُس کے کام بناوے چاہے کہ اس فقرہ کی موافقت کرے اور اس پر بھروسہ کرے **ثُمَّ لَنُكَلِّفَ الْعَصَمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْاِمَادَاتِ وَالْخَطَلَاتِ مِنَ الظُّنُونِ وَالشُّكُوكِ وَالْاَوْهَامِ اَسْأَلَةَ لِقُلُوبٍ عَنْ مَطَالَعَةِ الْغُيُوبِ تَرْجُمِهِ** ہم طلب کرتے ہیں تجھے اپنے نفسوں کی نگہ مبانی سب حرکات و سکانات میں جو ہمارے اعصاب سے پیدا ہوتی ہے اور سب باتوں میں جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں اور سب دایعوں اور خطروں سے جو ہمارے دل میں پیدا ہوتے ہیں جیسے بُرے بُرے عقیدے اور تردد اور حیرتیں اور شر سے اُن اعتقادوں اور تردد کے وہموں سے اور اُن وہموں سے جو دلوں کو ڈھانک لیتے ہیں۔ اور باز رکھتے ہیں مطالعہ سے حق علموں کے اور تدبیر یا حکمت کے جو غیب میں مستقر ہے اور عوام اُس کو نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے۔

پہلا ہا معہ سچے عقیدے اور جھوٹے عقیدے اور خطرے اور وسوسے اچھے راستے کے یا بری راہ کے ایک بڑا لشکر ہے اللہ کے لشکروں میں سے کہ نبی آدم کے نفسوں پر اللہ تعالیٰ مقرر کیا ہے تاکہ ان کو درجات قربت و ہدایت میں پہنچائے یا عذاب و دوری و گمراہی میں تو پہلی صورت عقلیہ تو اے باطن میں متفقد ہوتی ہے اور قوت قلب اُس کی یار ہوتی ہے دونوں سے ملکر مگر چیز کی رغبت یا کسی سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور وہ رغبت و نفرت پھر مزاج قلب و طبع اور مدد کے سے ملتی ہے اور اُسے تا کثیر ہوتی ہے اور وہ روانی ہوتی ہے دل کی طرف پس داعیہ جیکو ارادے کہتے ہیں اور حدیث نفس جیکو خطرے کہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں اگر یہ نفس اعتقادات

مباح

جہان

نکھتا ہے اور تنگ اور تردد اور حیرت اُسے کچھ نہیں اور اُسے دیم پریشان کر نیوالے نہیں اور سب امور راہ صواب پر ہوتے ہیں اور انجام کو قرب اور نجات پیش آتی ہے اور جو نفس میں سے اعتقاد سچے ہوئے ہیں اور حیرت اور تردد اور غم و دیم اُس کے پریشان کر نیوالے ہیں اُس کے دل شوق و گمراہی اور خدا سے دوری سے سہل و خیلے فخر شان و تنگ شان و دنیا والے صلح شان و جنگ و شان و بہادری اور نامردی اور سخاوت و کحل اور ظلم و عدل اسی لشکر کے سب نیزنگ ہیں اور درمیان خیر کے لشکر کے مقابلہ اور مقابلہ واقع ہے ایک غالب ہوتا ہے دوسرے کو شکست ہوتی ہے اس واسطے شیخ نے پہلے جو سوال کیا اصلاح حرکات اور سکانات اور وداعی خطرات کا کیا۔

دوسرا ہا معہ اعتقادات فاسد کی حقیقت یہ ہے کہ فہمیں کہے کسی امر کا جو خلاف واقع ہو اور تجربہ و طلب کی حقیقت یہ ہے کہ حقیقت کے اور اس سے عاجز نہ ہو یا قوت خیالیہ اور وہم سے اُس کی قوت مجرہ کو روک لیا اور اُس کو حق امور کے اطمینان کی فرصت نہ دی اور حقیقت یہ ہے کہ تخیل اور وہم میں احتمال ضعیفہ پیدا ہو اور نفس کو اطمینان اور رغبت کلی سے روکے اور انکی مزاحمت حرکات و سکانات کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص چاہتا تھا کہ جہاد کروں کافروں پر یا اپنی منکر کروں اُس کے خیالی میں آیا کہ کافر اور گناہگار جو کچھ کرتے ہیں سب میری ہی سے ہے میں کیوں منع کروں تو یہ مزاحمت ہوئی اللہ کے دعویداروں کی جو جہاد اور منکر کے باب میں وارد ہیں یا وہم کافروں اور گناہگاروں کے غلبہ کا پریشان کرے اور اسی طرح حق کہنے سے یہ باتیں مزاحمت کرتے ہیں اور اسی طرح ارادے اور خطروں کو ٹھنکے دیکھنا وہ کہ آدمی تمام شب ایک قبر کی مقدار کے میں سوتا رہتا ہے اور اُس کو کچھ اذیت نہیں ہوتی۔

پس جو اُس کے ذہن پر وہم غالب ہو جائے کہ میں اس جائے سے نہیں نکل سکوں گا تو محنت میں ہوتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ مر جائے اور آدمی ایک تند درخت کی مقدار جو زمین پر پڑا ہو آدمی فوت ہو گیا اور اسی تند درخت کو دو دیواروں پر رکھیں پل کی طرح تو وہم ہوتا ہے کہ پڑنے کا ہرگز اس پر نہیں چل سکتا اور جو چلے تو بے اختیار گر پڑے۔

تیسرا ہا معہ اعتقادات فاسد اور تغیر و دوام باطلہ کی وہ خاصیتیں ہیں ایک تو باعتبار

دوسرا

جہان

یہاں نازل ہوئی ہو۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَلِمَةً تَخْيِيضًا لِّلْجَنَّةِ وَتَكْثِيرًا لِّلْعَذَابِ فَوَقَى الْاَكْثَرُ مِنْهَا
 لَقَاحًا وَفَرَادِشًا بڑی بات کی جیسے ایک گنداد رخت ہے اوکھاڑ لیا اوپر سے زمین کے
 اُس کو پھراؤ نہیں ہے بخلاف اعتقادات حقہ کے اور اطمینان کے کہ اُن کا نفس ناطقہ نقص ہے
 موافق جبلت کے اور زمین ہونا جبروت و ملکوت کے زرگ سے اس کا نتیجہ ہے۔ موافق
 کسب کے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَمْلِكُ كَلِمَةً تَخْيِيضًا لِّلْجَنَّةِ وَتَكْثِيرًا لِّلْعَذَابِ وَفَرَادِشًا
 فِي السَّمَاءِ تَوَفَّى اَكْثَرُهَا كُلَّ حَيٍّ بِأَرْزَاقِهَا یعنی مثال ہی بات کی جیسے ایک اچھا درخت
 ہے اُسکی جڑ مضبوط ہے اور پنی آسمان میں پھل لاتا ہے اپنا ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اور
 دوسری خاصیت باعتبار تاثیر کے ہے اس شخص کے حال میں کہ اُنکے وجود کی فرع ہے سو وہ ستر
 قلوب ہے مطالعہ سے غیبوں کے اور دوڑ پڑنا شخص کا ہے مقام کشف دانش سے کہ جو نفس
 کی تاثیر قبول کرنے سے جبروت و ملکوت کے حاصل ہوتا ہے اسی اخیر خلصت کو شیخ نے
 ذکر کیا اس واسطے کہ اُس کو انہیں امور کی شکایت ہے کہ بیجا امت کرتے ہیں افعال جو ارج
 اور قسب اور زبان کو یہ علت ہے اُسکی تخصیص ذکر کے سبب ظاہر کلام کے اور علت اُسکی بسبب
 باطن کلام کے یہ ہے کہ شیخ اُس جماعت میں سے ہیں جو تہذیبی اعظم سے انکھیں لگائے
 ہوئے ہیں اور مبادی و اسباب کی طرف تشریح کے نسبت کا مقصد نہیں ہے۔

معاذ اللہ

چوتھا باب معصیت کا سوال سب بنی آدم کو ایک اصول میں سے ہے خصیصہ ان لوگوں کے جو
 سلوک راہ لُصوف میں آئیں یہ لُصوف کی راہ چلنے کی توقع رکھتے ہوں اُنکو معصیت کا سوال بہت
 ضرور ہے خواہ عارف متقا کہ شیخ کامل اور دوسری کو کامل کرنے والا ہو خواہ مبتدی ہو جو راہ
 مستقیم میں چلنا چاہے اور خواہ عوام قوم اسی لئے کہ عارف متقا راہ چاہتا ہے کہ اُن کو اپنے
 خدا واد تصرف سے مستقیم راہ میں داخل کرے تینوں فریق کو معصیت کے سوال کی بہت بڑی
 حاجت ہے ایسا واسطے شیخ نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ سے حرکات سکناات واردات و کلمات
 میں معصیت کا سوال کیا کہ ان امور میں اکثر مبتلا ہوتا ہے۔

پانچواں باب معصیت عارف متقا پر چند کہ صفت اللہ کے نور کے لطیفوں سے مہذب ہے اور اللہ
 کے توفیق میں ہے اور فیض خاص کی پناہ میں ہے لیکن اس کو کتنے ہی حادثے کثیر اور وقوع پیش
 آتے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے اُس کے سر میں قوت یقین تو مستقر ہے مگر خیال و وہم اُسکے
 ستر کی اطاعت نہیں کرتے اور انفصال کی حالت نہیں حاصل ہوتی اور اس کو تفرقہ کہتے ہیں اور

معاذ اللہ

توفیق میں ہے جو صریح شریف میں حکو حضرت خلیل اللہ سے منسوب کیا وہی ہے قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالسَّكَنِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ ہم بہت سزاوار ہیں شک کے ابراہیم علیہ السلام سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف
 اِذِیْ کَذَبَ یَحْیٰی الْمَوْتٰی قَالَ اَدُلُّکُمْ نَوْمَیْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ کَیْطُمُکُمْ عَلٰی عِلْمِیْ یعنی حضرت ابراہیم
 علیہ السلام نے جناب الہی سے عرض کیا کہ کیونکر زندہ کرنا ہے مردوں کو اللہ نے فرمایا کیا تو ایمان
 میں لایا تو انہوں نے کہا کیوں نہیں لایا لیکن اس نے عرض کرتا ہوں کہ میرے قلب کو
 ایمان ہو جائے تو پس جب ستر میں یقین جاتا تو ایمان تو پورا ہو گیا لیکن جب تک اُس سر کی وہم
 و خیال اطاعت نہ کرے اور موافق نہیں دل کی تسلی میسر نہیں ہوتی اور اُن میں سے ایک یہ
 ہے کہ سخت درد کے وقت یا بہت سنگین سستی کے وقت سر تو اپنے یقین پر جما ہوا ہے اور
 قلب اُس کی موافقت نہیں کرتا اور مقام صبر کا میسر نہیں ہوتا اور کبھی حدیث نفس کا غلبہ
 ہو جاتا ہے اور مذاہات کی حلاوت نہیں حاصل ہوتی اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کو بشارت
 حاصل ہوتی ہے ابھی مطلوبات کی اور طبیعت بشریہ اس سے ممتزج ہو جاتی ہے اور اس
 مطلوبات خیر کا برا تا بہت طرح سے خیال میں آتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جواب میں دیکھا کہ دین کا ظہور ہجرت میں ہے ایسے قریب میں تھیں بہت کھجوریں ہیں اور
 کسی کو نہ کو گئے اور کبھی ہجر اور حقیقت میں وہ قریب مدینہ مطہرہ تھا اور اسباب میں یہ آیت نازل
 ہوئی کہ وَمَا اَدْبَلْنَا مِنْ قَبْلُکَ یَوْمَکَ رَسُوْلًا وَّلٰی یَقُوْلُ اِلَّا اَدْبَلْتُ اَلْقٰی الشَّیْطٰنُ فِیْ اَمْرِیْ
 اس وحی کے ذیل میں یہ جان لینا چاہیے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عزمیت پر عمل
 کرنے سے نزول فرماتے تھے کبھی مباحات اور مکروہ پر عمل فرماتے تھے اس لئے کہ بیان
 شریعت کا بہت اچھی وجہ پر واقع ہو جائے اور وہ مباح و مکروہ آپ کے حق میں عزیمت کی
 قسم سے ہوتا تھا واسطے مقرر ہونے بیان شریعت کے اسی طرح احوال و مقامات میں خود بھی
 خدا تعالیٰ منزل میں لاتا تھا بعضی بہت موضوعوں میں اور اُس کی پستی سے آگاہ کرتا تھا اس
 لئے کہ وہ صورت یا دگر ہو جائے اور امت میں جو اہل ارشاد و لوگ ہوں اُن کو عبرت ہو
 اور حقیقت میں وہ پستی کمال بلند تھی کہ اُس سے تمام لطائف کا حق ادا کیا جاتا ہے اور اُس کے
 حدیث صحت کلیدی پوری کی جاتی ہے امام قائم ہونے میں کاملوں کے موافق اختلاف
 اُن کے طبقوں کے اور اس اسباب میں یہ آیت ہے۔ وَلَوْ اَنَّ ثَبِتَتْ لَکَ لَقَدْ کُنْتَ

卷一

不

॥ ॐ ॥

五

نواں ہا معلم جو شخص اچھے حال سے بُرے حال میں پرگیا ہو جیسے اسراف اور فحش اور دنیا نامہ
یا صریح نفس نے اُسے پریشان کیا ہو یہ فقرہ نہایت اُس کے مناسب ہے اس کا بہت
کرنا اُسے اُن باتوں سے نجات دے گا۔ فَقَدْ ابْتَلَى الْمُؤْمِنُونَ وَذُرِّيَّوْا زُلْزَلًا شَدِيدًا
اَلَّذِيْنَ اَلْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّوْحٰی مَا رَعَدَ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَلَّا تَخۡوَفُوْا

توضیح

اور اس کے

توضیح

ترجمہ اس سبب عصمت کا سوال کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو بڑا امتحان عظیم پیش آیا ہے اور بلائے گئے ہیں سخت ہلایا جانا اور عصمت کا سوال کرتا ہوں میں اس وقت کہ منافق کہتے ہیں اور جن کے دل میں بیماری ہے کہ ہم سے خدا اور اس کے رسول نے غریب دینے کو وعدہ کیا تھا۔

پہلا باب معہ لفظ فقر میں ذوا سطرہ بیت کے بہ اور لوگوں کا بلا میں واقع ہونا اور اس بلا کا ظاہر ہونا عصمت کے سوال کا سبب ہو سکتا ہے اور لفظ آذ کا عطف کلام مقدم کے معنی پر ہے اس واسطے کہ سوال عصمت کا وقت کونوں کے امتحان کے وقت بھی ہے اور منافقوں کے انکار کا وقت بھی اور ابتلا سبب ہوا مگر بوصف اقرار ان وقت کے اس واسطے ایسے لیے مقام پر وقت کو سبب کی بجائے ذکر کرتے ہیں جیسے تھے لما اور اذا میں چاہا ہوگا اس واسطے ایک کا عطف دوسرے پر باعتبار معنی کے ان دو وجہوں سے صحیح ہے اور یہاں شیخ نے موافق کتاب اللہ کی نظم کے قصد کیا ہے سو ان کے کہ بجائے لفظ لک کے لفظ قفا لایا کہ اس کا ربط پہلے کلام کے ساتھ ظاہر ہو۔

دوسرا باب معہ یہ آیت قصہ احزاب میں نازل ہوئی تھی جس وقت کافروں نے مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کو قلعہ بنایا تھا اور رسد بند ہو گئی تھی اور ایک سخت حالت پیش آئی تھی مومن وعدہ کی نصیب ہر چند مضبوط رکھتے تھے مگر وہم و خیال ان کی اطاعت نہ کرتے تھے اور مغلوبیت کے سببوں کی بہت سے غلبہ کے وعدہ کا اطمینان بیشتر نہ ہوا تھا اور منافق طعنے دیتے تھے اور جو کہنا تھا کہتے تھے فوراً اللہ تعالیٰ کی مدد نہ آئی اور ایسی ہوا چلنے لگی کہ کافروں کا حال پریشان ہوا اور مسلمانوں کے امر کو تقویت ہوئی اور سبب اس ہوا کہ وہ بنا دور ہو گئی اور وہ مصیبت جاتی رہی شیخ اسی آیت کو یہاں یاد کرتا ہے۔

تیسرا باب معہ غرض اس آیت کے یاد کرنے سے اور اس قصہ سے دو چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ سوال کرنے والے اور پناہ طلب کرنے والے کو یہ ادب چاہئے کہ جو حالت مطلوب ہو یا جس سے نفرت ہو یا اپنی پیش نظر کر کے اسے یاد کرے اپنے سوال یا پناہ کے وقت تاکہ بہت اس حالت کو پہنچے اور دعا کی تاثیر کو بہت اصل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اذا کو باللسان و سداد اللہم و بالقلوب و هذا آیتك الطريق تو شیخ اس قصہ کے ذکر سے یاد مستحضر کرتا ہے اپنے اصحاب کے دل کی پریشانی اور اپنے طریقہ کے منافقوں کا اذیت اور اس حالت نفرت سے بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے انکار کرتا ہے جیسا کہ پہلے میں کہ انبیاء کی سرگردشت ان کی قوم کیساتھ اہل ارشاد کے احوال کو یاد دلاتی ہے دوسرے یہ کہ غرض ہے کہ اس قصہ کے ضمن میں رہا کے اسباب

توضیح

توضیح

وقت دیتا ہے اور حسن ظن کے ناروں کی رسی جتنے گویا یوں کہتا ہے کہ جو حالت مجھے پیش آئی ہے بہترین انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئی تھی اور کریم مطلق کے کرم نے اس کا تذکرہ کر دیا تھا مجھے امید قوی ہے کہ اسی طرح میری دشگیری کرے حدیث شریف میں آیا ہے حُسْنُ الظَّنِّ لِلَّهِ الْفَضْلُ الْاَعْمَالُ یعنی اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا سب عملوں سے افضل عمل ہے۔

چوتھا باب معہ باعتبار اعمال نصریف یہ فقرہ دو باتوں کی صلاحیت رکھتا ہے ایک یہ کہ کوئی شخص آزرہ و پریشان ہو یا حدیث نفس نے اور جو ہم خطرات سے گھبر رکھا ہو اور اس کا علاج چاہے تو اس فقرہ کو پڑھے ملا کر نسا کہ کے فقرہ سے بہت کثرت سے پڑھے یا کوئی شیخ یا رئیس ہو کہ اسکو حد و تہ پیش آئے کہ اس کے دوست موافق یا دشمن منافق اس کی شان میں قبل و قال کر س اور اس کا تذکرہ چاہے اس فقرہ کو پڑھے ملا کر فتنہ نما و اذھمونا و یخبر لنا هذا البحر کے فقرہ کو اور ہر مذہب کے اس کے پڑھنے میں لفظ شدید میں صورت و دشمنوں کی اور ان کی گفتگو کی یاد کرے اور ہر تہ سے اشارہ دو ابطال کا کرے اور جب **وَاذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ غُرُورًا** پڑھے دشمنوں کی صورت اور ان کے مجاہد کا خیال کرے اور رد و ابطال کرے۔ **فَتَنَّتْنَا وَاذْهَمْنَا** و یخبر لنا هذا البحر کما یخبر البحر المولس و یخبر التارک لبر اھم و یخبر الجبال والحدید لئلا اذ و یخبر التریح و الشیاطین و الیمن لیسلمان و یخبرون کل شیء و یخبرونک فی الارض و السماء و الملک و الملوک و یخبرونک کل شیء یا من یتد بہم کما یتد کل شیء۔

ترجمہ پس ہر شائبہ رکھ اور مدد کر ہماری اور ہماری مطیع کر دی اس ہر ایک کو جیسے تو نے مطیع کیا اور یا کو حضرت موسیٰ کا اور صیا تو نے مطیع کیا آگ کو حضرت ابراہیم کا اور صیا تو نے مطیع کیا ہوا کو اور یو اور پر یوں کو واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اور طبع کرے ہمارے جو دریا کی ٹکیں ہیں اور تیرے تصرف میں آ زمین آسمان میں اور عالم ملک و عالم ملکوت میں اور دیا دلیا اور آخرت کا اور طبع کرے ہمارا ہر چیز کو اسے وہ ذات جس کے دست قدرت میں ہے فرمان روائی سب چیزوں کی۔

پہلا باب معہ ہر چند اس دعا کے ابہام ہونے کا سبب دریا کا قصہ ہے لیکن جائز ہے کہ دریا سے مراد کریں نشاۃ کلیہ کا جو افراد فتنہ الامار پر مشتمل ہے یا ارادہ کریں اس کام کا کہ بہت فعلوں پر متوقف ہوا اس واسطے شیخ دعا کے آخر میں کہتا ہے **و یخبر لنا کل شیء و یخبرونک فی الارض و السماء و الملک و الملوک و یخبرونک کل شیء یا من یتد بہم کما یتد کل شیء**۔

دوسرا باب تفسیر نشاء کے نشأت میں سے یہ معنی ہیں کہ ملا، اعلیٰ سے الہام و حالات جاری ہوں اس شخص کی اسودگی اور اس کی مراد برلا نے کو اس نشاء میں نہ کہ طبیعتیں اور خواص اس نشاء کے دھارے دھنے والے کے نفس سے اور اس کی مراد طے خلاف نکریں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ تھا کہ فرعون کی قوم سے رہائی پائیں ملا، اعلیٰ کی ہمتوں کے احالہ نے دریا کے اجزائیں ہوائیں مخالفت ڈالیں کہ ہر طرف دریا کے ایک بڑا پہاڑ قائم ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا ملا، اعلیٰ کی ہمتوں کے احالہ نے دریا کے سحر کر دیا کہ پہاڑ ان کی تسبیح کا جواب کہتے تھے اور لوہا نرم ہو گیا کہ لڑائی میں پناہ بھی ہو اور اہل واولاد کی معیشت کی وجہ بہت آسانی سے اور ہوا اور شیا طین کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا سحر کر دیا جہاں چاہتے تھے ہوائے جاتی تھی اور جو کام چاہتے تھے دیو اس کا سر انجام کرتے تھے۔

تیسرا باب ان پیغمبروں کا ذکر اور جو اللہ نے ان کے لئے سحر کیا اور سب سے ایک یہ ہے کہ مراد کو مختصر کرے اور اپنی آنکھوں کے سامنے موجود جانے دوسرا یہ کہ مراد برانے کی امید تو یہ ہو جیسے ہنر فقدا تہل المؤمنون کے فقرہ میں تقریر کی ہے پھر ان خاص چار پیغمبروں کا ذکر اس سب سے ہے کہ ان کا قصہ چاروں عنصر کی تسخیر پر مشتمل ہے دریا اور آگ اور ہوا اور نور خود ظاہر ہے اور بہا اور لوہے میں خاک اکثر ہے اور تمام خاک سے ہے شیا طین کی ترکیب میں ہوا غالب ہے اور بعد اس کے آگ ہے جب آسمان کے نیچے چار عنصر کے سوا یا جو ان سے مرکب ہو کوئی موجود نہیں ہے چاروں کا ذکر کیا اور بعضے مرکبات کو بھی گویا شرح کہتا ہے کہ چاروں عنصر اور مرکب کو اپنے خاص بندوں کا سحر کیا۔

چوتھا باب حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کو روئی جب نصیب ہوتی ہے کہ تین سو ساٹھ آدمیوں کی کوشش ہو لیتی ہے جب اس کے مونہ تک پہنچتی ہے ان میں پہلے تو میکائیل علیہ السلام ہے جو رزق تقسیم کرتا ہے اور میکائیل کی تیاری کرتا ہے اور آخر کو روئی پکڑنے والا ہے۔ اور بیش اس واسطے بیان کی ہے کہ خدا کے بندوں میں سے ایک بندے کو واسطے ایک نشاء کی تسخیر کو بہت سے نشأت کی تسخیر چاہئے ان میں سے بعضوں کو بنی آدم جانتے ہیں۔ بعضے نشأت بمنزلہ مادے کے ہیں اور بعضے متلازم اور متجاوز اور بعضے اس کے آثار پورا کرنے والے مثلاً خدا تعالیٰ نے کسی تو نگر کو کسی فقیر کا سحر کیا کہ وہ اسے کچھ تحفہ بھیجے تو یہاں ہزار نشأت

سحر ہوئے ہیں جب فقیر کے ہاتھ میں وہ تحفہ پہنچا ہے اس واسطے کہ پہلے تو قوت علیہ اس تو نگر کے چاہئے کہ وہ اس کے فقر کو اور اس کی حاجت کو اور ثواب اس کے دینے کا سمجھے پھر اس قوت علیہ سے قوت عازمہ یار ہو اور اس خطرے کی تقویت کرے بعد اس کے اس کے پاس مال ہر جہت سے جمع ہوا ہو کہ اسے تحفہ بھیجنا آسان ہو بعد اس کے خزانہ کی مطیع ہو کہ وہ دیر نہ کرے اور زعفرانی نہ کرے پھر اس کو جس کے ہاتھ بھیجے سحر کرے کہ وہ غلطی نہ کرے اور دیر نہ لگائے علی ہذا تفسیر باقی نشأت ہیں کہ ان کا ذکر بہت طول طویل ہے شیخ جو یہ سب امر علی لہری سے پہچا کتاب سے اپنے سوال میں تعلیم کرتا ہے کہ سحر لٹا کل بحر و سحر لٹا کل شئی۔ اور دوسرا کلہ پہلے سے بھی زیادہ عام ہے کیونکہ سحر تو ایک نشاء کلیہ اور مجموعہ کل کو کہتے ہیں اور شے فرد اور جزو پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔

پانچواں باب شیخ کل بحر و ملک و یا من بید ملکوت کل شیء کے لفظ میں اس سحر ذکر کرتا ہے اللہ کی قدرت و جو یہ کو ہر چیز پر قادر ہے اور اس مختصر میں یہ فائدہ ہے کہ التجا کا صدق ہو زائدا بھی تحقق ہوتی ہے یہاں یہ جان لینا چاہئے کہ ہر ایک شے کے واسطے ایک خاص ملکوت ہے اور خاص شریعت ہے اس واسطے کہ صورت نوعیہ اور صورت تخصیص ہر ایک کا الگ الگ مقتضائے اور قبض و بط پر نشاء کے صفات کا موافق اس نشاء کی طبیعت کے ہو گا۔ اور کلی غنم کو جب نفس کلیہ نے ذات بحت سے قبول کیا جیسے آئینہ میں آفتاب کی صورت تو ضرور ظاہر ہوا اس کا قہر ان سب میں جو نفس کلیہ میں پیدا ہو گا اور ہر چیز میں اسی چیز کی راہ سے آیا اور اس کا خاص فعل جو قہر ہے ہر جائے اسے جلنے کے رنگ سے رنگین ہو گیا قہر اس ہر چیز کا اس چیز کا ملکوت ہے۔

چھٹا باب کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ملکوت مثال کو ایک شخص کے واسطے سحر کرتے ہیں اور ملک شہادت کو نہیں کرتے اس کے وجود غنائی یا ریاست کسی مرتبہ میں مراتب میں سے اور تو اسے ملک جو اس شخص کے طالع میں پیدا کیں ہیں اسے کوتاہ کرتی ہے خارج میں ظاہر نہیں ہوتا مگر ساقی یا تہائی اس کا اور ملکوت مثال اس کا سحر ہوا ہے ملک شہادت نہیں ہوا اور ایسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ساوی تدبیر کو اس شخص کی مراد کے موافق بسط کرتے ہیں اور تدبیر اس سے تنگی کرتی ہے تو تدبیر السموات والارض کا حکم عدلی یہ ہوتا ہے کہ تدبیر ساوی کو تدبیر غرض کرتے ہیں کہ تدبیر ارضی سے منافقہ ذکر سے جیسے خواہے فلکیہ ایک شخص کے

کے سفید ہونے کا تقاضا کرے حالانکہ وہ شخص حبش میں پیدا ہوا ہے بعض اہل تشیع جتنے ہیں کہ صورت ثناییہ کو دریاخت کر لیتے ہیں تمام وسعت سے اور گمان کرتے ہیں کہ بقدر وسعت اس صورت ثناییہ کی خارج میں حادث ہوگا اور اس کی غیریت سے اس حادث مقدار مقرر کرتے ہیں اور وہ غلط کتاب ہے شیخ بسبب وسعت اپنے علم لدنی کے جو خدائے اُسے دیا ہے اس امور کو پہچانتا ہے اس واسطے کہ کتاب ہے وغیر ذلک بجز ہونے الارض والسماء والملك والملكوت۔

سوالنامہ تفسیر محمد دنیا کہتے ہیں دنیا کے نشاۃ کے اثر قبول کر نیکی ملازمت کی ہوتی کہ دنیا کی سعادت جیسے مال زیادہ ہونا اور اولاد اور یار دولت اور عمر اور اطمینان نفس اور آسانی سے امور معاش وجود میں آئے اور آخرت کی تسخیر سے یہ مراد ہے کہ شخص کی عبادت اس کے اعمال میں بہت اچھی طرح لکھی جائے اور اس کے اترنے کی جگہ کو ناقص نہ کرے اور روح طیبہ طیبین سے اس عمل کی صورت میں آئیں اور کچھ اور ہے اس کو متودی کہ ہر ساعت بڑھے اور زیادہ ہو حدیث شریف میں آیا ہے یہ رہا کیا بڑی احد کم غلوہ یعنی اس کی ایسی پرورش کرتے ہیں جیسے کوئی تم میں سے اپنے فرزند کو پرورش کرے اور قیامت کے دن قوت ثناییہ ہو جب اس کی طبیعت کے شرح کرے۔

آٹھواں سوالنامہ اگر کچھ لوگوں کو اپنے دشمنوں سے لڑائی واقع ہو اور ہر ایک اپنی طاعت کے موافق عداوت اور دشمنی کرے اور بہت کی کوشش سے ایک دوسرے پر غلبہ چاہیں تو یہ فقرہ اس کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اس کے بہت تلاوت کرنے سے عین لڑائی میں لطیف غیبیہ پیش آتی اور دشمن پر فتح متحقق ہو جائے۔ اور اسی طرح کوئی کام ایسا اٹک جائے کہ اس کی تدبیر سے عاجز ہوں یا کوئی ایسی سخت بیماری ہو جس کے علاج سے طیب عاجز ہوں اس فقرے کی بہت تلاوت کرنے سے ایسا لطیف غیبیہ ظہور میں آئے وہ کام بخائے اور اس مرض کو شفا ہو جائے خواہ وہ اسکو جائے خواہ اس کے ظہور میں آجائے کھلیقہ قص انصونا فانک خیر الناس من وانج لنا فانک خیر انفا فون وارحمنا فانک خیر الراحمین وحفظنا فانک خیر الحافظین وارزقنا فانک خیر الرازقین واهلنا وانجنا فانک خیر الناجین ترجمہ عالم شہادت میں آتی ہے صورت غیبیہ جو ملکوت میں تصور پہلے ہو چکی ہے اور وہاں سرایت کرتی ہے چلنے اور کمال غمیر سے ظہور کرتے ہیں

کمال نفوس بنی آدم کے جب یہ قدس کی طرف لوٹ کر جاتے ہیں اور یہ شرح ہے تفسیر کی اور بیان ہے اس کے بعض صورتوں کے وقوع کا مدد کر ہماری اس لئے کہ تو فی بہت اچھا مدد کرنے والا ہے اور رو کر دے ہمارے کام اٹکے ہوئے کہ تو فی بہت اچھا کام نکال دینے والا ہے اور بخشدے ہو کہ تو فی بہت اچھا بخشنے والا ہے اور ہم کر ہم پر کہ تو فی بہت اچھا ہم کرنے والا ہے اور روزی دے ہم کو کہ تو فی بہت اچھا روزی دینے والا ہے اور حفاظت کر ہماری کہ تو فی بہت اچھا حفاظت کرنے والا ہے اور راہ دکھا ہو کہ تو فی بہت اچھا راہ دکھانے والا ہے اور خلاصی دے ہم کو ظالموں کے ہاتھ سے۔

پہلا سوالنامہ جب اول کلام میں ذکر کیا گیا ہے فَتَنَّا وَانصُرْنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْغِيْثِ شَيْخ نے چاہا کہ اس کی شرح اور بیان کرے تو تین فقرے بیان کرے انصونا وھبنا آہ اللہ ویرسلنا آہ اس واسطے کہ غم روزاری و انکساری کے مقام میں جعفر و عجز و الحاح زیادہ کرے اسی قدر قبول کے نزدیک ہے۔

دوسرا سوالنامہ یہ فقرہ گویا صورت سعادت زہرہ کی ہے اور اس پر آمادہ کر نیوالے کوئی شے نہیں سوائے طبیعت زہرہ کی جو شیخ کے مزاج میں مستتر یعنی چھپی ہوئی ہے اس مقام پر جان دینا چاہیے کہ الہامات عالیہ جو کامل افراد بشر پر نازل ہوتی ہیں اپنے ساتھ لاتے ہیں بعض کو اک کو اک کو انجیل میں ایک قصہ مذکور ہے کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت گاہوں میں جیسے آدمی کبوتر بچتے تھے بغیر الہی جوش میں آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نفس کو اپنا ہاتھ کیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے کوشش کر کے کہ حاضر کیا اور اس پر سوار ہوئے اور آپ کے حواری آپ کی رکاب میں تھے اور جو بڑھو کہتے ہوئے چلے اور ان عبادت گاہوں میں پہنچے اور ان کبوتر فوٹوں کو بہت جھڑکا اور ملاحت کی اس گروہ پر ہیبت الہی غالب ہوئی اور وہ اس کام سے باز آئے اور بعض بھاگ گئے اور یہ ایک بڑا واقعہ عظیم ہو گذر رہے کہ پہلے نبیوں نے انکی بشارت دی تھی اور رکب ہمارا اپنے حکام میں حضرت عیسیٰ کو کنا یا کہتے تھے سوس واقعہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا منگا نا اور اس پر سوار ہونا اور حواریوں کا جو بڑھو کہتے ہوئے ساتھ ہونا کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں متنازع شتری جو برج حوت میں ہے مستتر ہے پوشیدہ تھا اور یہ صورت اس شتری سے بہت مناسبت رکھتی ہے گویا کو اک کے قدس ملکوت و فوٹوں میں سے لکھا گیا تھا کہ منوبات شتری سے جو حوت میں ہے ایک شخص اہل الہی کا ٹھکانا اور

عزائت الہی کے ہاتوں میں سے ایک ہاتھ ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے داعیہ نازل
 ہوا تو اپنے ساتھ لیا اس مشتری کی تمام صورت کو اور یہ صدق کی تہایت ہے جیسے آئینہ کی
 صدق کی تہایت یہ ہے کہ دیکھنے والے کی تمام صورت یکم و کاست اس میں نظر آئے علی
 ہذا القیاس اس دعا میں کہ معراج روحانیہ سے بہ تمام سعادت زہرہ کی ظاہر ہوئی کہ آپ ہی
 آپ چمکنا اور محبت اور مہربانی میں لوگوں کا مرجع ہونا اور انکے ہوئے کام نکل آئے کہ
 انتظار کی کار خیز نہ اٹھا پڑے اور نگاہ دور مہوئے اور آنودگیاں اور ناپاکیاں زائل ہونے
 اور رحمت الہی اور رزق کی کشائش اور حفاظت اور ہدایت سب اس مقام کے
 شعبہ ہیں۔

تیسرا امام محمد جیسے یہ فقرہ زہرِ ہر کی سعادت سے مناسبت رکھتا ہے اسی طرح ٹھیک نمونہ ہے اس حالت کو جو علیین میں افراد بشر کو پیش آئے گی اُنکو رحمتِ الہی نے بغل میں لیا تو ایک خوشی مقدس جسکو نصرت کہہ لے خود بخود چمکنے لگے مانند شمع کا فوری سکے اور جو اس شخص سے کام متعلق ہیں وہ غیب سے درست ہو جاتے اور ہیبت تاریک سفلیہ سے بیزاری کہ اُس کو منفرت کہتے ہیں اور قدس کی طرف کشش انس کی رو سے اور جانبِ مقدس کی رغبت اُسکی طرف بوجہ پہچاننے بہتری کے کہ اُسے رحم کہتے ہیں اور جو ہیزیں اُسے درکار ہوں وہ پہچانیں کہ اُسے رزق کہتے ہیں اور سب نالایق بُری باتوں سے بچا نا کہ وہ حفظ ہے شیخ اس فقرے میں اسے ہیبتِ علیین کو ایسی وجہ سے حکایت کرتا ہے کہ اُس سے بہتر نہیں منسور ہوتے۔

جو تھا پامعہ یہاں جان لینا چاہیے کہ جب فیصیح پڑھنے والا ایک کلمہ کو کثرت سے پڑھتا ہے تو اُس کلمہ سے ایک حقیقت مثالیہ اُس کے موافق جوش زن ہوتی ہے اور ذکروں اور وردوں کی مراد کا کہ واسطے قرار پکڑنے مناجات کی حلاوت کی اُس کی ہمیشگی مطلوب ہے لہذا اس حالت کا چاہیے کہ ناجیبہ طیبہ حاذق غذا اور روائیس اس حالت کی رعایت کرتا ہے جو بعد کینوس و کیموس کے آدمی کے بدن میں پیدا کرتی ہے اخلاط کا تعفن دور کرنا اور اُس کا کم یا زیادہ کرنا البیض طرح عارف محقق اس صورت مثالیہ کے مزاج کا دعائے لفظوں میں لحاظ کرتا ہے تو اگر کوئی کلمہ صرف ذات الہیہ پر بغیر ملاحظہ کسی وصف کے احوال میں سے دلالت کرتا ہے تو صورت مثالیہ اُس کے نہایت تجربہ اور یاریگی کے ہوگی اور سب آدمیوں کی طاقت اُس کے اٹھانے

سوچنا ہو گئے اور اس کو کثرت سے پڑھنے سے احکام بشریت سے بچنے کا فائدہ ہوگا ایسا واسطے
 شریعت میں ذکر و رو کے باب میں کوئی کلمہ ایسا نہیں کہ فقط ذات پر دلالت کرے مثلاً اللہ اللہ
 یا ہو جو بلکہ ایمانی احس سے ذات الہی کی طرف التفات ایسی ہے کہ التفات بتقی ہے کہ فی الجملہ ایک
 ذات واقع ہوتی ہے جب غور سے نظر کریں سلب و ایجاب کی تحقیق کی طرف متلاً لا الہ الا اللہ اللہ اکبر
 الحمد للہ سبحان اللہ استغفر اللہ تو کلمات علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ان ذکر و رو کو تمام
 مقام ذکر ذات کے کیسے شریعت الہیہ نے خصوصاً اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ کہ نیابت میں ذکر ذات
 کے داخل ہے اسی واسطے اکثر جگہں بھی مطلوب ہوئے اور ذکر صفات کے شمار میں سوال اور
 بناہ و صفات تفصیل سے اور آیات قدرت کو مقرر کیا ہے جیسے آیت الکرسی میں شروع کیا ہے
 لَا تَأْخُذُكَ سَاعَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّكَ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ آہ اور سورہ مشرک کے آخر میں
 كَلِمَاتٌ اَلَا اِنَّ اِلٰهَ الْاَلٰهٖمُوْا عَالِمُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ آہ اور سورہ غافر میں تَبٰرَكَ الَّذِي مَعَ
 الْعِزِّ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰی رَسُوْلٍ قَاطِبًا توبہ اور سورہ اخلاص میں اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یصر
 لہ یت و یق ہے قرآن عظیم کے اسماء میں سے پس اس کو غور کرو اور اگر کلمہ دلالت کرے دشمنوں کے قہر
 اور اُن کے قاتل کرنے پر اور اُن پر غضب نازل ہونے پر تو صورت مثالیہ تہایت شہادت اور غلبہ میں
 ہوگی تو نہ ناظر اُس کو نہیں سمجھا سکتے کی مگر جب اس میں کلمہ جاریہ ملائیں ایسا واسطے قرآن
 عظیم میں وعید کیا تھ وعدہ اور عذاب کو ثواب کے ساتھ اور تہدید و توبیخ کو لعنہ و عذاب
 کے ساتھ ملا دیا ہے یاد رکھنا اضطراب کا اور اُن کی تسلی اور اللہ تعالیٰ کے اچھے بخششوں
 کی طرف التفات جیسے سورہ یس کی یا یحییٰ آیتیں جو دل کی تسلی پر دلالت کرتی ہیں
 اور اللہ کی نعمتوں کا شمار ہے اُن کو مفید م کیا بعد اُس کے فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْيُنِنَا غِلَظًا
 لِّمَنْ لَا یُؤْمِنُ فَاِذَا شَهِدَ لِّمَنْ یُّنْفِرُ مِنْهُمْ شَہِدْ اِنَّهُمْ عَلٰی فِتْنَةٍ مُّوَخَّوْنَ اَعْدَا اٰیٰتِہَا
 اَسْمٰتُہُمْ عَلٰی اَعْمٰقِہَا شَہَادَتِ الْوُجُوْہِ وَعَدَتِ الْوُجُوْہِ اَسْوَاہُ اُس کے کمال معرفت
 میں اسماء الہیہ نے اس پر آمادہ کیا کہ دو تین فقرے جاریہ ذکر کرے

پانچواں باب - یہاں جاننا چاہیے کہ عالم کی تعمیر رزق و نصرت کے ساتھ کسی بندہ کے
 گان و راسخ سے مقام ترقی میں مشابہ ہے ایک بادشاہ مختار کی سیاست کے اپنی رعیت
 واسطے جیسے حب پانی زمین پر گرائیں تو پانی کی طبیعت سیاست کرتی ہے اس فرد کے
 دل کے مصائب ان عوارض کے جو افسر ظاہر ہوں پھر اگر گہری اور بندہ ہی ہو کثرت پانی کے

اور شدت روانی سے موافق اس بلندی و پستی کے ہوگی اور کبھی پستی میں آئے گا اور بلندی کو
 چھوڑ دے گا اور کبھی بلندی و پستی سب کو گھیر لے گا اور اسی طرح اگر دیں کوئی روکنے والا ہوگا اگر پتھر سے
 یا سخت زمین سے یا خرابیوں سے یا اگر ایسی کثرت اور شدت کے ساتھ جاری ہو کہ زمین کو کھودنا
 اور پتھر کو جڑ سے اکھاڑنا اس کی نسبت آسان ہو جب نفس روحانی آفتاب احدیت کے
 مقابل نظر آتو وہاں عکس آفتاب ضرور پڑا اولیٰ بیت کلید کے رنگ میں رنگین ہوا اور نہ یہ کلی طبیعت کہ کم
 فصل ہے جو اوج طاریہ کے نزدیک سیاست طبیعت کے حکم سے ظاہر ہوتی شروع ہوتی اسلئے کہ ہون
 الماء لون انما لہ یعنی پانی کا رنگ اس کے جن کے رنگ کی موافقیت اور جب خاک اطمس کے نفس منطبع اس
 تجلی کی صورت شالیہ جلی کی صورت اس کے خادم ہوئے جیسے ایک غرقوی نے فرار و حیفہ میں صرف کرنا
 شروع کیا مگر اس کے الہام کا اور انکوں میں پرچھینے کا اور انوکھ کا اسی مقام میں ہے۔

یَحْشَا بَا مَعَهُ یہ فقرہ متصل ہے سعادت زیر پر ایچے نبات و درختوں اور کھیتی کے باب میں اس کے
 آٹھ غانہ نفس میں کبیر کریں توسعدت شتری بھی شامل ہو جائے اور کڑی کے تحتہ پر خط طبعی میں
 لکھنا چاہیے اور کھیت یا باغ کی اونچی جگہ میں کھیں اور جس درخت کے ٹہر کے واسطے چاہئے
 اس کے ٹہر کو چھو کر اس سے لکھیں اور واسطے جمال اور قبولیت اور خوشی کے واسطے کسی
 شخص کے چہرے کو ٹھک و گلاب سے کھنڈ پکھڑ اس کے سر پر لادھیں اور جو عورت ہو تو
 اس صفت سے اس کو ٹھک نفس میں کھیں انھیں سے روز قضا تک **وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ دِيْجًا**
مَكِيْنَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ **وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ** **وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ** **وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ**
وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ **وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ** **وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ** **وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ**
 اپنے پاس سے اچھی ہو اور جو ترسے علم میں ہے اور جھیل اس کو ہماری طرف اپنی رحمت کے خزانوں
 سے اور اٹھائیں تو اس خوش ہوا سے ایسا جس سے بزرگی ہو ساتھ سلامتی اور عافیت کے
 دین اور دنیا اور آخرت میں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یَحْشَا بَا مَعَهُ ہر چند اس جہاں سے ظاہر ہے کہ ہوائے مراد بھی مواضع عارف ہو لیکن ممکن ہے کہ
 اس دھوکے بطن سے ہوائے مراد عالم غیب کی تائید ہو اور آخر کرنے سے ہوا عالمی کے
 الہاموں سے عالم شہادت میں واسطے رفیق ہونے اس شخص کے اس کے دل میں یہ
 اور اس کے دل میں اس کے واسطے اور قوت مثال کے آئے سے عالم شہادت میں اور
 عالم روح کی برکتیں تسخیر میں علم اور علم کی رو سے تا اس کو لوگوں کے دلوں کا حال اور

یَحْشَا بَا مَعَهُ

یَحْشَا بَا مَعَهُ

یَحْشَا بَا مَعَهُ

یَحْشَا بَا مَعَهُ

قور کا حال اور آئندہ ہونے والی باتوں کا حال آسان ہو جائے اور شدت اعمال پر اس کو
 قدرت ہو جائے بہت جلد سے اور غیر محول غصہ پر اور زک کے لفظ کا استعمال اس معنی میں
 کہ یہ اس کے جو قرآن عظیم میں آتا ہے و تَنْزِيلُ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ عِلْمًا نَصْرًا مِنْ رَبِّهِ
 سبب ظاہر ہو اور بطریق اتفاق کے ہو جائے اور جاتی رہے اس کو ہونے لگے ہیں۔

وَقَالَ كُنْ **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ**
وَقَالَ كُنْ **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ** **وَقَالَ كُنْ**
 ہے جبلت کی رو سے اور جیسے قدرت تدریجی کی یہ نہایت ہے یہ قدرت کئی دینے نہایت
 ہے آدمی کے علم اس کی پختوں اور طریقوں کو احاطہ نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ اس مقام میں
 بعض اسباب فیض کرتا ہے اور بعض سبب بسط اور تقریب میں اور حالات کر کے جو چاہتا
 ہے سو کرتا ہے اگرچہ آدمی کے علوم میں وہ جبر اور محال معلوم ہو اور اسی معنی کا اشارہ
 ہے اس آیت میں کہ **قُلْ كُونُوا لِحَاجَةِ الْوَسِيْلِ الْاَوْخَلَا مِمَّا يَكُوْنُ فِي صُدُوْرِكُمْ**
فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يَعْبُدُ الْاَزْوَاجَ فَاَوْفَوْا لَهُمْ مَقْرَبَةً **فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يَعْبُدُ الْاَزْوَاجَ فَاَوْفَوْا لَهُمْ مَقْرَبَةً**
 مستعد کا مطلق اس واسطے کہ بقدر احوال وہ بھی زندہ ہونے کی استعداد پیدا رکھتا ہے کمالیہ لفظ اس
 واسطے شیعہ کہتا ہے اس مقام میں **وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ دِيْجًا طِيْبَةً لَفْظُ مَنْ لَدُنْكَ**
 سے اشارہ کرتا ہے خطیرۃ القدس اور تدریجی علم کی طرف۔

تَقِيْسُ بَا مَعَهُ شیخ کہتا ہے کما فی علمک اس کلمہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو برکتیں
 اس پر جو جو جیسے ترسے علم سے صورت پائی ہے یعنی طبیعتیں سببوں کی اس صورت علمیہ کی
 کریں اور زیادتی نہ کریں یہ معنی تاکہ اور تصویر عالم کی تسخیر کی ہے حقیقت تدریجی سے دوسرے
 معنی میں کہ ظہور اس مراد کا جس طرح تو جائے فیض و بسط سے ہر چند ہم اس کی حقیقت
 کہ بائیں یہاں یہ بات جان لینی چاہیے کہ عارف حقیق جب کوئی مراد طلب کرتا ہے اس کو
 سلامتی اور عافیت کے ساتھ طلب کرتا ہے سوال ایک میں اور مقررہ طریق کا نہیں کرتا مثلاً
 برق کو نہیں کہتا کہ اس بار سے دے یا اس تجارت سے دے خاص بلکہ یوں طلب کرتا ہے
 کہ مجھے برق دے جہاں سے تو چاہے اس واسطے کہ مراد کے طریقوں کا اس کو مانع نہیں ہے
 اور طریقوں میں بعض تو غیر مطلق سے مشابہ ہیں اور بعض نہیں ہیں نہ سبب تشبیہ غیر مطلق کے
 اسی امر کا اشارہ ہے حدیث شریف میں کہ دعا میں زیادتی سے منع فرمایا ہے۔

جو تھا امام جس ہوا کا ہم نے اشارہ کیا ہے ایک خزانہ کی نہیں ہے بلکہ بہت خزانوں کی ہے
 کسی خزانہ علم سے ہوتی ہے جسے دل کا حال معلوم کرنا اور کشف ہو جانا اور کبھی خزانہ قوت قدرت
 سے ہوتی ہے جسے خیر کی فتح اور اس کا دروازہ کھلا لینا اور کبھی خزانہ رزق سے ہوتی ہے جسے
 نفع الغیب پھر کبھی خزانہ سعادت کو کب سے ہوتی ہے اس وقت اور کبھی قوت مثال کی
 عالم شہادت میں داخل ہو جانے سے جسے پانی پر چلنا اور کبھی خزانہ تجدد اور ارجحیت ہوتی ہے
 جسے وہ عمدہ نسبتیں اور باطنی تعلیمات جو بڑے بڑے اولیاء کو ملتی ہیں پھر جب عطا خزانہ سے جتنی ہے
 کہ اس شخص کو پہنچے اس کا چنا پورا اور اس کا ظہور موقوف ہوتا ہے بہت سے اہروں پر کہ
 ان کا علم بشر کی قدرت سے باہر ہے اس لئے شیخ کہتا ہے من خزان من رحتک اور نہیں کہتا
 من خزانہ رحتک ۔

پانچواں امام چند قسم کی کرامت کسی ولی سے جدا نہیں ہوتی مگر انشاء اللہ ان میں سے ایک
 نفع الغیب ہے اور نفع الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تربیت اور کار سازی اس کی
 طرف متوجہ ہوتی ہے اور اس سے برکت اور رزق اور معاش کے اسباب ہوتے ہیں اور اس کی
 صورتیں مختلف ہوتی ہیں اس ولی کے مزاج کے موافق اور اس انداز سے جو اس میں قوا سے
 افلاک متدرج ہوں جس سے وہی اگر اسباب طمانت میں سے ہے تو یہ بیان لیتا ہے کہ کس را د
 سے دیتے ہیں اور کس قدر دیتے ہیں اور نہیں تو نہیں پہچانتا تو کبھی ملائکہ سفلیہ اور نیک بخت
 جن کو سفر کرتے ہیں کہ اس ولی کو جس شے کی حاجت ہو وہ پہنچا دیں اور یہ تو بہت ہی کم
 ہوتا ہے اور کبھی بنی آدم کے دل میں ڈال دیتے ہیں کہ اس کو پہنچائے اس دینے والے کو حاجت
 پڑتی ہے کہ اس کو یہ پہنچا دے مثلاً اس نے نذر مانی تھی اور منصرف نہ رہی شمس نظر آتا ہے
 یا اس دینے والے کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ اس کو روکے گا تو مجھے بڑا فائدہ دین کا یا
 دنیا کا حاصل ہوگا اور اس دینے والے کو بچسب کر دیتے ہیں کہ جب تک دے دے بچسب نہ آئے
 اور بعض وقت خلقت کی عطا کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں بلکہ اس شخص کے دل ہی کو
 کر دیتے ہیں یہ کہ میں نے فلاں شخص کو دیدیا اور کبھی اس ولی کا کوئی سبب معاش کے
 اسباب میں سے ہوتا ہے تو اس میں برکت ہوتی ہے ایسی کہ اس کو کفایت کیے اور ان
 کرامتوں میں سے یہ ہے کہ فرست صادقہ اور کشف اور دل کا حال معلوم کر لینا ہے کوئی
 ولی اللہ میں سے ان معانی کی اصل سے خالی نہیں ہوتا مگر کبھی بیشی میں مختلف ہوتے

جو تھا امام اور کسی کا وہم مقدم ہوتا ہے اور کسی کو عقل بہت اور کسی کا قلب
 بہت اور ان لوگوں کا کشف مانند ان کے داعیہ اور ارادہ اور آرزو اور حسب
 ان میں سے یہ کہ اس کے کلام کو مطابق واقعہ کے کرتے ہیں اسے دریافت ہو
 کہ اس کے کلام سے خال لیتے ہیں اور جو ہونے والا ہے اس سے معلوم
 کر لیتے ہیں یا دے جاتے اور ان میں سے یہ ہے کہ اس کی دعا اور اس کے رقبہ
 کے اثر دیتے ہیں تاکہ اس کے نفس عالم کو فیض ہو اگر اس ولی کا ظہور فیض
 کے اثرات ظاہر کر دیتے ہیں کہ عوام اس کو دیکھیں اور اس کے
 اثرات کریں اور اس سے محبت کریں اور اس کا ظہور فیض پہنچانے والا نہیں
 ہے لیکن عوام کو اس سے آشنا نہیں کرتے ۔

اور اگرچہ اور پندرہ تہ اللہ کی نعمتوں میں سے ہے جسے مال اور اولاد
 میں سے یہ بے تصور کی استعداد کے وہ نعمت عذاب ہو جاتی ہے جیسا
 کہ سلم نے اس شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا جس نے پوچھا تھا ایا کاف
 سے اس کے بیان شیخ نے کہا **وَأَحْبَبُنَا إِلَہَا حَمَلُ الْکَرَامَةِ** اور کرامت کے
 عطا اور بزرگی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عادت ایسی جاری ہوئی ہے کہ جب کوئی
 کرامت اور عزت والا ہوتا ہے تو وہ حرمت اور عزت بنی آدم اور ملا سافل
 کے لیے جیسا کہ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں نزول قبول کے فرمایا ہے ۔
 جب عزت و جاہ و قبول کو لیکن ایسی عزت کو جو غیب کے قبول کے سبب

جو تھا امام اور اللہ عزت و جاہ و قبول خلق شہر ہو جاتا ہے اس سبب سے بعض خواہشیں
 لوگ حسد کریں اور کینہ حبش شیخ اپنے و معیت علم کے سبب اس
 کے متوجہ کرتے کہ فرج السلامتی الدین والدینا و آخرتہ تو دین کی سلامتی ہے
 کے کام ہے اس کا قرب الہی میں مرقبہ گئے مگر سے اور دنیا کی سلامتی ہے
 میں اور نفس میں یا کسی سے جھگڑا نہ ہو اور آخرت کی سلامتی یہ ہے کہ
 قیامت کے روز ان افعال اور افعال سے ۔
 امام اس کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اس کی کثرت تلاوت سے لطیف بھی

جائے سے دوسری جائے ہو جائے اور یہاں ہر اس شخص کی طرف سے دوسری طرف ہے والہی

البتہ کے قریب سے۔
پوچھا ہا معہ یہ دو آیتیں کہ لَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى عَيْنِهِمْ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُمْ حُلَّامًا سَلِيمًا۔ دلائل کرتی ہیں اللہ کی قدرتوں میں سے ایک صفت پر تو شیخ نے یہ دو آیتیں یہاں سلے تلاوت کیں کہ اس صفت سے تمک کرتاہے اور بالکل اپنے دل کو مضمون کرتاہے اس صفت سے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتِقْدَارِكَ بِقُدْرَتِكَ وَاسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ** اور اس کا استفادہ کرنا اور بالکل اس طرف متوجہ ہونا قبول کی امید کو قوی کرتاہے۔

پانچواں ہا معہ اس آیت باطن ایک نکتہ ہے بہت باریک بات چونکہ شیخ اخلاق اللہ سے متعلق ہے یہ دو آیتیں اُسے یاد دلاتی ہیں دشمن کے دفع کرنے کو ہمت باندھنے کو اور اپنے مخالفوں پر قہر کرنے کو اور اُس کے نفس کو اُس کیفیت کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس سے تاثیر پیدا ہو اور اُس کو گاہ کرتے ہیں اور ہر بار کرتے ہیں جس طرح شیخوں کے ذکر کرنے سے سخاوت معلوم ہوتی ہے اور طبیعت میں سے سخاوت جو چمپن ہوئی ہے وہ حرکت کرتی ہے اور بہادری کی شجاعت کی رہنمائی کرتاہے اور خلق سخاوت کو حرکت دیتاہے۔

چھٹا ہا معہ یہ فقرہ ایسا ہے کہ جو اس کو پڑھے وہ جس امر کی طرف متوجہ ہو وہ غیب سے آسمان ہو جائے اور جب کسی کام کو شروع کرے اُس سے پہلے ختم ایک ہزار اور ایک بار پڑھے اور اگر کسی مجلس میں مسائل میں سے کسی مسئلہ میں یا دنیا کے قیضوں میں سے کسی قیض میں مصومت واقع ہو اور حق اس پڑھنے والے کی جانب ہو اور مقابلہ والا پر رب زبانی اور دلیری سے غلبہ کرے تو تین بار پڑھے واطمس علی وجہہ احد اُن کو دلائر جہنم تک اور اُس کی طرف پھونک دے اسکو حیرت اور خاموشی ہو جائے گی اور اُس کی زبان بند ہو جائے گی **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ الْاَقْلَامَ اَتَتْكُمْ مِنَ الْمَوْسِلَيْنِ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تَاْوِيْلُ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ لِيُشْنِمَ قَوْمًا مَّا اَنْذَرْنَا يٰۤاُدْهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اِنَّمَا جَعَلْنٰ فِیْ اَعْيُنِهِمْ اَغْلًا فَاِذَا نَزَّلْنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی الْاَقْلَامِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنٰ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سِدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سِدًّا اَلَا غَشِيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ سَآهَتْ لَّهُمْ اَبْصَارُهُمْ فَاَوْجُوْهُ لَحٰجِي الْقَبُوْمِ وَكَذٰلِكَ نَجْاَبُ مَنْ حَلَّ ظُلْمًا نَزَّحِمُ لَطِيْفٌ غَيْبٌ كَظْهَرٍ جَبِيْءٌ خُوشِ بَوَاكُ ظُهُورِ**

پوچھا ہا معہ

پانچواں ہا معہ

چھٹا ہا معہ

جس کا حال مقرر ہو کہ کہاں سے چلی اور طبیعت غیبی کا داخل ہو جائے عالم شہادت میں سوا سے کہ انکی شہادت دیکھی جائیں اور حل کے جائیں اور اس لئے کہ اُن کی سخت دلی میں نظر کی جائے اور قسم قسم کی تذکرہ وضاحت سے اُس کا علاج کیا جائے ترجمہ قسم ہے قرآن حکمت سے بھرے کی کہ بیشک تو بیغیروں میں سے ہے سیدھی راہ پر قرآن نازل ہوا ہے خدا کے غالب مہربان کی طرف سے اس لئے کہ تو ڈرائے اُن لوگوں کو جن کے باپ ڈرائے نہیں گئے تو یہ غافل ہیں یعنی قریش کو ڈرائے تو کہ انہیں کوئی رسول نہیں بھیجا گیا بیشک ضرور ہوا ان کے اکثر پر عذاب کا وعدہ تو یہ ایمان نہیں لاتے بیشک مئے اُنکے گلوں میں طوق ڈال دیا ہے ہیں ایسے کہ انکی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں تو یہ قوم سراونچا کئے ہوئے ہیں اور ہم نے اُنکے مونہ کے سامنے پردہ ڈال دیا ہے اور ان کے پیچھے پردہ پس پردہ ڈال دیا ہے ان پر تو انہیں کچھ نہیں دکھائی دیتا ناخوش اور بُری صورت ہو گئے ہیں اُنکے مونہ سیاہی میں اور ذلیل و خوار ہوئے اُنکے مونہ سامنے ترے زندہ عالم کی تدبیر کرنے والے کے اور طلب کو نہ پہنچا وہ جس نے ظلم پر کمر باندھی۔

ہا معہ اول شیخ اس فقرہ میں چاہتا ہے کہ تصرف قہری کرے اُن لوگوں پر جو نا حق بیشخ سے جاوہ اور مبارکہ کرتے ہیں خصوصاً وہ لوگ جو دین کے پھیلائے میں اور یقین کے رواج دینے میں مزاحمت کرتے ہیں پہلی آیت کے نزول کا ذکر کرتاہے کہ بہترین پیغمبر نازل ہوئی تاکہ دل آگاہ ہو جائے اُس نسبت سے جو رحمت الہی کی تقسیم میں شیخ کو تھیب ہوئی ہے اس واسطے کہ قرآن شریف کا دل وارثوں کا نمونہ ہے اور وہ ایک نسبت جامع ہے تذلّی اعظم کی توجہ اور اسما کا جامع کے خلق کے باب میں اور قرآن مجید کے ذکر سے اُس نمونہ سے استفادہ کر سکتے ہیں اور اُس آیت کے بعد آیت انکلسن المرسلین یاد کرتاہے کہ اُس کا مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اثبات ہے بطریق اشارہ کے اُس میں رمز ہے شیخ کے حال کی طرف کہ پیغمبروں کے وارثوں میں سے ہے اور خلقت کے ارشاد کی توفیق میں اصحاب ارشاد کو نمونہ ہے پیغمبروں کے پیچھے کا اُس کے بعد تشریف الی العزیز الرحیم کو تلاوت کیا تاکہ یہاں سے معلوم کرے کہ اہل ارشاد کا ارشاد رحمت الہی کے خزانوں میں سے ہے گردہ خلاق پر اور اسم عزیز جو غلبہ پر ولادت کرتاہے اور اسم رحیم رحمت کاملہ پر مقتضی اہل ارشاد کا ہوتا ہے بعد اُس کے شروع کیا **لَتَنْذَرُنَّ قَوْمًا مَّا اَنْذَرْنَا وَاُولٰٓئِكَ اَكْثَرُهُمْ غَافِلُوْنَ** اس لئے کہ جیسے توفیق اہل ارشاد اور اہل ارشاد کے پاس خلقت کا جمع ہونا پیش نظر حاضر ہو یعنی غافلوں کا ڈرنا اور جاہلوں کا تعلیم کرنا

پانچواں ہا معہ

اور خدا کی طرف بلانا گمراہیوں کا اس کے بعد آیات قہریہ لایا تاکہ اُن آیات کے نقصان میں ہمت کا
بوسہ دے اور اس کے جوش میں آئے۔

دوسرا پامعہ اس مسئلہ میں دو چیزیں تھیں ایک تو یہ کہ عارف متحقق جب دشمن کے دفع
کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو پہلے اُس نسبت کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے اُس کے
دل میں امانت رکھی ہے اور اُس کو جوش میں لاتا ہے اور اپنے دل کو ہشیار کرتا ہے اُس کے بعد
تصرف قہری کرتا ہے اس لئے کہ اصل پوچنی وہی نسبت ہے سب تصرفات میں سے فان جاء
الشتاء فانك كربت وان وروا نصف غانت ظل یعنی اگر جاڑ آیا تو تو پناہ ہے اور جو گرمی
آئے تو تو سایہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ اسرار و آیات کے خواص کا جاننے والا جب چاہتا ہے کہ
کلمات جلالینہ تلاوت کرے اور اُن کلمات کی صورت مثالیہ متحضر کرے تو اُسے ضرور ہے کہ اُن کے
ساتھ کلمات چالیہ تلاوت کرے اُس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ پڑھنے والے کے نفس کو اُن کا اثر ہو جائے۔
یعنی اُس کے نفس کی تاثیر سے پہلے جیسا حضرت صلح علیہ السلام کے قصہ میں مذکور ہے۔

تیسرا پامعہ علامہ تفسیر نے ذکر کیا ہے کہ انا جنتانی اعانکم افلااد جعلنا من بین ینہم سداً مثیل
ہے انکی تاثیر کی کہ آیات قرآن علیہ سے انکو کچھ فہم نہیں اور نہایت کے اسرار پر نہیں کچھ سکتے
جیسے اور جملے عظمیٰ علی غلوبہ و طبع علی فہمہ آیا ہے لیکن باعتبار اُس دلائل کے جو قال اور
اسماں تفسیر میں کام میں لاتا ہے زمین انتقال کرتا ہے طرف تصرف قہری کے حضرت فیاض
کے منکر اور مخالفوں پر اور اُن کے ہاتھ پاؤں باندھنے اور مہطل کرنے پر استیلاء کے
دیکھنے سے اور اُن کا قہر کرنا اور رفت و کوشش کرنے سے اپنی مصلحتوں میں اور ترانہ بجانا
اپنی بیگنی کے طلب سے اس موافقت سے قہر الہی کا سلسلہ بنایا ہو سکتا ہے اور شیخ کے نفس کو آگاہ
کرتا ہے واسطے ہمت باندھنے اور متحضر کرنے کہ اُن کی صورت بیکار پڑی رہنے سے۔

چوتھا پامعہ شوق و محو اور عطاء و جود کتبہ ہے بد حالی اور آدمی کی ہر ایک برعکس ہونے سے
اور اُس کی کوشش کے بیکار ہونے سے اور شیخ کا ارادہ یہاں گذشتہ کی ضرورتی نہیں نہ قیامت کا
وعدہ ہے نہ انکو پیش آئے گا بلکہ تصرف قہری کے لئے کہنے کا ہے اور اس وقت اس امر کی طلب کیا
ایسا ہے جیسا یہ سادہ آدمی اپنی طلب کرتا ہے اور غلوب اپنی مراد طلب کرتا ہے اس سے کہ اُن
کامل کی ہمت تاثیر کرنے میں اہم اعظم ہے۔

پانچواں پامعہ اگر کسی شخص کو کچھ رنج ہو یا جو کوفیت نفس کی استقامت کے مناسب

دوسرا پامعہ
تیسرا پامعہ
چوتھا پامعہ
پانچواں پامعہ

نویں خوف و غصہ و کثرت و بریشانی دنیا کے امور وغیرہ کے حال مبتلا ہو تو چاہیے کہ اُن پا
آئینوں کو تلاوت کرے غافل تک اور اپنے دل پر دم کرے اور اگر کوئی عالم باقہ حق یا معنی چاہے
کہ اُس کا درس اور قصداً مستقیم رستہ پر جو تو اُن آیات کو ٹھن یعنی آٹھ سے آٹھ خانوں کے نقش میں
لکھے اور اپنے پاس رکھے اور بعد ہر نماز کے تلاوت اُن آیات کی اپنے ذمہ کرے اور اگر کوئی چاہے
کہ دشمنوں کے درمیان سے بچا جائے ایسی طرح کہ دشمنوں کو دکھائی دے اور وہ اُس کے حال کے
معرض نہ ہوں تو لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ سے لے کر حُجُوت تک پڑھے اور مکرر دہرے اور اُن کے اور انکی
طرف پھینکے یا اُن کی طرف پھینک کر دے اور جو کسی کا غلام بھاگ گیا ہو اور چاہے کہ اسے
متغیر کرے اُن آیات کو پڑھے یا غلام کا نام کاغذ پر لکھے یا اُس کے پڑنے کے پڑے پر اور اس
کے گیران آیتوں کو دائرہ کی طرح لکھے اور جس جائے وہ شب کو رہتا ہو وہاں لٹکا دے یا
ایک ہاتھ میں رکھے اور اُس کے منہ کو موم سے بند کرے اور چہاں کسی کی آمد و رفت نہ ہو
یا مقبرہ پر لے جے میں دفن کرے اور اگر کوئی شخص ناخوش و مت کرے اُن آیتوں کو ساتھ شہادت الوجہ
سے ختم ایک سات مرتبہ پڑھ کر اُس کی طرف پھونکے یا اُس کے کپڑے میں لٹھک پڑاے مقبرہ میں یا ویران
حاکم میں دفن کرے یا ایک پڑاے ٹھیکرے پر جو تیرہ گئے ہو پڑھے اور اُس کے گھرمیں ڈال دے غرض
اول آیات غافلوں تک صورت مثالیہ اس کی سعادت مشتری کے مناسب ہے اور اُن کے
آخر ظاہر ایک رطل کی نحورت سے مناسب ہے مشتری اور زحل کے سب اعمال میں یہ فقرہ
مہم و دینا ہے طس حمر عسی موج الخیرین یلقیان بینہما یوزخ الخیرین تقریر سے
علی نہایت بزرگ نے مسریت کی سر تھیں کے عالم میں غیب میں جو مستند چور تھا ظاہر موعالم
حاکم میں ایک چمکتا ہوا روشن لطیفہ اُس نے مسریت کے عالم تھیر میں اور یہ سب اشارہ ہی ملا
اُن کے اہل اموال کے فیضان کا طرف اہل زمین کے جاری کئے دو دنیا کہ باہم ملاقات کرتے ہیں اور
ان دونوں کے درمیان پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر نہ بونی نہیں کر سکتا۔

یہاں پامعہ ایک مشکل مقاموں میں سے ہے کہ بادشاہ کے اُمراء یا قاضی کے مددگار یا مدرس کے
شاگرد یا کسی رئیس کے خدمت گزار ہیں خصوصیت کریں اور ہر ایک اپنا فہم چاہیں اور لینے سے
مکرر کو دفع کریں اور وہ دوسرا اُس کی حاجت کرے اور اس میں محبت کی ترکیب لگائے اور صاحبِ علم
کے کام کی رونق میں خلل نہ آئے شیخ نسبت محم خدا دوسرے سبب جانتا ہے کہ یہ عاوشہ عالم میں بہت
ہم آکر تھے اللہ تعالیٰ سے اس کے دفع کے لئے عجز کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ اُس کے کام

یہاں پامعہ

یہاں پامعہ

کی صفیں بیان ہیں اور ان صفوں کی جامع ہے اور ان کی باتوں کی مثال طرز آیت قرآن
کی ہے اور اس آیت کریمہ میں گیارہ اسم ہیں اللہ کے اسمائیں سے اور یہ اللہ کے نام امیات اسماء
ہیں اور ان اسماء کے شقوق اولیہ کامل ہوتے ہیں۔

دوسرا جامع ان اسماء کا اول باعتبار مرتبہ کے ہوئے اور ہوا اشارہ ہے حقیقت بیط کی
طرف ہمیں گنجائش قدرت کی ہرگز نہیں نہ علما اور نہ علماء اور انکے اشارہ ہے اس حقیقت بیط کی
طرف مجمع صفات کمال کی حیثیت سے اور ایک طرح کی تفصیل اور تعین کے ملحوظ سے اور سنت
انہی یوں ہے کہ شرع میں اس اسم کو بوجہ تعین مذکور کرتے ہیں جو نسبت کے مقابل واقع
ہوا اور قصد ثانی میں ملحوظ ہو قصد اول میں ملحوظ نہ ہوا سوائے کہ کثرت تلاوت قرآن اور اس
مراد ہے اور نوع بشر کی برایت مقصود ہے اور جب کثرت تلاوت کرتے ہیں تو اس کلمہ سے
صورت مثالیہ جو ش کرتی ہے جس کے اکثر افراد بشر کو قدرت نہیں کہ اس کے مقابل پھر سکے
اس لئے کہ نفس ناظر اس رنگ سے اپنی خودی سے جاتا رہتا ہے۔

تیسرا جامع دوسرا اسم باعتبار مرتبہ کے اللہ ہے اور تیسرا اسم غریب اور چوتھا اسم علیہم یہاں جاننا
چاہیے کہ مقام تدبیر میں امیات اسمائیں اسم ہیں قادر اور عظیم اور اللہ سے قادر کے یہ ہیں کہ صورت
الہیہ جب نفس رحمانی میں شلیج ہوئی تو اس کا ہر سب انواع اور افراد پر ظاہر ہوا اور ہر نوع و فرد
کو اور ہی ملکوت ظاہر ہوا پس قادر اور عظیم کو دیکھو دیکھو اس راہ کو جو اس جلی کو حقائق
مکانیہ کی طرف تین اور بھی مزید گور خانہ و جیم بھی کہتے ہیں اور معنی اللہ کے تعین و تفصیل حقیقت
نہو کا ہے تو اللہ کو دیکھو دیکھو اس راہ کو جو اس جلی کو حقائق ہو کی طرف ہے اور جو نفس کے
مرتبہ میں نفس رحمانی سے پہلے سب حقیقتیں ظاہر ہوئیں تو اس جلی اعظم کو ایک راہ ہے علم و عقل
کے مرتبہ میں اور اس کے مقابل اس کا نام عظیم ہے اور خیر بھی اسی حیثیت سے۔

چوتھا جامع پانچواں اسم منزل کتابت اور وہ حکم بیسلط اشارہ کتابت کلام نفس کی
طرت اور کلام نفسی کی صفت کی حقیقت ہے کہ تدری اعظم نے انسان کی صورت نوعیہ اپنے
سلطنتی صفت کی اور اس کو خوب دیکھا اور اس کی کمال فطرت کے مقتضا میں غور کی اور جو قوت
کہ فطرت کے حکم کے بخار دے سکے، مانع ہوئی سب اس مقام کی مثل ہوئی اور رحمت الہی ہو
تدبیر خداوندی ہے درکار ہوئی جیسے کہ مقام خلق میں بقدر سوال دیکھو جو ہر
اور انہو کی صورتوں کو ایک جہاز کرتے تھے۔ یہاں افعال اور اخلاق اور اعتقاد کی تکلیف و تہجد

اور اس

اور اس

اور اس

استعداد نوع کے شخص ہوئی اور اس کے کہ رحمت ششم ہوئی اور اور انہماں پر دوسری تدبیر
درکار ہوئی اور نقطہ حمید منتقل ہوا انسان کے ایک فردہ احد پر کہ اس کو رسول بنائیں ساتھ
لیکھ کلمات کے جو حکم کو اجازت کریں تو وہ سب ایک نظم ہو گئی معین و مشفق یہاں جانا گیا کہ
کلام اللہ غیر مخلوق ہے سوال تو اس اعتبار سے زید و عمرو اور شجر و حجر غیر مخلوق ہیں کیونکہ یہ
ہی علم الہی میں ثابت اور واضح خاک و فلان وقت موجود ہوں گے جو اس سب ان دونوں امور
میں تو نہایت فرق ہے کہ اول جو بدو حقائق تاثیر یہ تعلیم سے ہے جو خلق نسلات گاہ کے ہے تو
اسما و الہیہ میں شمار ہے اور دوسرے جنود حقائق تاثیر یہ تعلیم سے جو مخلوق خاص فردوں سے ہے وہ
ملکات کی شمار میں ہے اول زمانہ سے پہلے خلق اور شخص نہ تھے انسان کے مادہ و شمس شرع و تعلیم چاہتا
اور دوسرا مادہ و تدبیر خلق اور شخص ہوا استعداد کہ پہلے مادہ و تدبیر کے ایک دستور رکھنا تھا کہ اسی قواعد پر ظاہر ہوا
پانچواں جامع چھٹا اسم غفر الذنب اور ستواں قابل التوب اور آٹھواں شہید العقاب ہے اور
تین اسم اسماء فعلیہ میں سے ہیں کہ تفصیل قادر کی ہیں یعنی جب قدرت نفس رحمانی سے خلق ہوئی
اور سب نشأت میں پہلی اور ہر نشاء میں ایک ملکوت پیدا کیا اس نشاء کے استعداد کے
موافق تو باعتبار ہر قسم کی تاثیر کے جو عالم میں ہے ایک دوسرا نام مجسم ہوا اور یہ نام شہادت
ان تین اسموں پر اکٹھا کیا اور نہیں تو بھی اور میت اور باسط و فانی اور خدا و رافع اور ہادی
و حقائق اور رافع و خالص و شافی سب اسماء باب ہے ہیں اور ان اسموں کے تعین کی حقیقت یہ
ہے کہ بندہ نے گناہ کیا اور اس کے نفس ماطف نے اس گناہ کی روح کو اپنے خلق میں
آکر دیا اور اس میں کیفیت نمیشہ پیدا ہوئی جیسے آدمی کو بیت گرم غذا اور سرد سے تپ
آجاتی ہے اور بعد اس کے ان میں حال سے خالی نہیں کہ یا تو ایسی کیفیت پیدا ہوئی
کہ پہلی کیفیت کی ضد ہے کہ پہلی کیفیت کو زائل کر دیا تو بندہ بعد گناہ کرنے کے رجوع ہوتا
ہے نفس کی طرف اور اپنے قصد سے اوار ملکیت کو اوار لیا اور گذرے گناہوں سے پیشانی
کی اور ان کا دور کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ ایک کیفیت جو گناہ کی ضد ہے اضافہ فرماتا ہے
اور یہ ایسا ہے جیسے شربت بار دیا تب واسطہ کو یہ وقت پریشانی روحانیہ کے ملا، اعلیٰ سے
ایک فیض نازل کیا کہ اس نے نفس ماطفہ سے گناہ اڑ دیا اور شوکر میتے اور یہ ایسا ہے جیسے
آفتاب بر دین شتویہ میں آیا اور اس کے سبب ہوا بدل گئی اور تپ واسطہ کو بغیر اپنے فعل
قدر کے شفا ہو گئی یہاں سے کہ باقی آیت نمیشہ ہمیشہ ہر جب تک کہ جان بدن سے نکلے

اور اس

اور اس

اور اس

خدا کی مدد سے کوئی بچہ قدرت نیا لنگا اس کے بعد شیخ تلاوت کرتا ہے آیہ واللہ من وراہم محیط پیچھے اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے کی طرف سے ان کو احاطہ کرنے والا ہے بلکہ یہ قرآن با عظمت ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔

پہلا باب ہمارے نور عرش جس کا بیان ہوا ندیان کی ندیان ملا اعلیٰ کے الہاموں سے اہل زمین پر جاری ہیں اور انہی نور کے حلول سے ان کے دین و دنیا کی اصلاح ہے شیخ نے اُس نور کو پردہ تخیل کیا ہے اور اُس پردہ میں چھپتا ہے حاسدوں اور بغیوں کی آنکھوں سے اور تخیل میں یہ لگتا ہے کہ قوائے خیرانیہ اور دہمبہ سب عقل کے تاج مہوں اور طلب عزیمت قویہ کے ساتھ واقع ہو یہاں مقصد پناہ میں موتا ہے اور پناہ میں ہونا پردہ کے تخیل میں اتم اور ابلط ہے اسی واسطے کہتا ہے۔ سدا العرش صلیو علیہا

دوسرا باب اللہ تعالیٰ کی حفاظت عرش سے گذر کر ملا اعلیٰ سے عبور کر کے اس بندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور الہاموں اور حالوں سے اس بندہ کے ملاسات میں تصرف کر کے اپنی مراد پوری کرتی ہے شیخ اس حفاظت کو نگہبان کے طور سے تخیل کرتا ہے کہ بالکل اس طرف متوجہ ہوا نہیں دو وہیوں سے جو نور عرش میں بیان ہو چکے ہیں اس واسطے کہتا ہے عین اللہ ناظرۃ الینا۔

تیسرا باب ہمارے شیخ تیسری بار اُسے آشکار کرتا ہے جو لفظ ستر و عین میں مخفی ہے اور مقصد کو خوب روشن کرتا ہے کہ بحول اللہ لا تقدر علیہا اس واسطے کہ دعائیں بارستہ ہے اور بار بار طلب کرنا عزیمت کی قوت کو برائے گفہ کرتا ہے اور قوت عزیمت ہی دعا کی روح و ستر ہے۔

چوتھا باب ہمارے کلمے دو احتمال رکھتے ہیں ایک تو یہ کہ شیخ پر مشکف کر دیا ہو گا کہ تولی عظیم اس مقام سے اس کی متوجہ ہوئی ہے اور وہ تولی عظیم مانند شجاع آفتاب کے اس کے دل کی تہ میں سما گئی ہے اب متوجہ ہوتی ہے اُس ستر کنون کی طرف اور اپنے نفس کو اُن تین کلموں سے حرکت دیتا ہے اور ہمشیار کرتا ہے اور اُس کو تمام ہمت سے لیتا ہے اُس سے اعتصام کرتا ہے دوسرے یہ کہ طلب کرتا ہے بطریق یقین اور تاکید کی عزیمت کے اور اُس کے واقع ہونے کا یقین کرتا ہے اور دعا کے قبول کی بھی امید کرتا ہے اسی واسطے خبر کا صیغہ اختیار کرتا ہے اور طلب کو بطریق خبر کے لیا ہے اور وہ جو شیخ کے مقامات سے معلوم ہوا ہے وہ بھی وجہ اول کی تاکید کرتا ہے۔

پانچواں باب اللہ من وراہم محیط اس کا شان نزول کفار مکہ بن کے باب میں ہے اور ان کے واسطے سخت و عید ہے طرح طرح کے عذاب کا لیکن شیخ ایک طرح کے استنباط سے اللہ کا احاطہ اپنی تمام مخلوقات پر علم و کفایت و حفاظت کی جہت سے سمجھتا ہے اور اس کلمہ کو سلسلہ جنیان اُس بجلی معنوی کا کرتا ہے۔

چھٹا باب بل ہو ذوات مجید فی لوح محفوظ اس کلمہ کے اصل معنی قرآن عظیم کی حقیقت کا بیان اور کفار مکہ بن کا رد ہے لیکن شیخ ایک وجہ کا استنباط سے اس کلمہ میں نظر کرتا ہے اپنی رائے نسبت پر کہ سایہ ہے قرآن کے نزول کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وی کا نمونہ ہے افضل الانبیاء پر اور اُس کو اپنے ذہن میں مستحضر کرتا ہے اور اُس کے ساتھ پناہ کی طلب میں کام فرماتا ہے اس واسطے کہ نسبت اہل اللہ کی سدا شعور ہے اور قوی کمیاب ہے اور اسم اعظم ہے جس امر میں اُس سے تمسک کریں نافع اور مفید ہے۔

ساتواں باب ہمارے یہ فقرہ بہت بڑا حصہ ہے چاروں طرف نظر لگنے کو اور سحر کو اور اسید جن اور جوڑی آوردگی ہو جیسے بسم اللہ یا انا حصہ ہے تمام شر اور آفات پوروں اور ظالموں سے اور یہاں یہ لگتا ہے کہ وہاں قرآن عظیم کہ منہرہ محسوس کے ہے لایا اور ایک صورت کا تخیل کیا کہ نگاہبانی میں آفات محسوسہ کے کام میں آئے اور یہاں نور عرش اور عین اللہ لانا ہے اور یہ امر مثالی ہے اور ذکر ستر اور عین نظر لگنے سے پناہ دیتا ہے یہاں چاہنا چاہیے کہ صورت مثالیہ آیتوں اور دعاؤں کے بہ سبب اختلاف کلموں کے اور تخیلات کے کہ جو اُن کلموں کے ضمن میں آتے ہیں مختلف ہو جاتے ہیں۔ قالہ خیر یوحنا فظا وھو ارحم الراحمین یعنی فی الغل بہت بہتر ہے نگاہبانی کرنے کو اور وہ سب جہانوں سے زیادہ بہر بان ہے۔

ہمراہ باب ہمارے یہ وہ کلمہ ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا ہے جس وقت نبیائین کو بھائیوں کے ساتھ کیلے اور اُن سے بنیامین کی محافظت کے قول و قرار مضبوط کر لے ہیں پھر توکل کے نسبت نے حضرت یعقوب کے باطن سے ہوش مارا اور ظاہر کے سبب کو چشم حقارت سے دیکھا اور اُسے کچھ نہ سمجھا اور اپنا کام حضرت ربوبیت کو سونپا اور اُس کی تنگیبانی اور توکل سے تمسک کیا۔

دوسرا باب ہمارے شیخ ایک طرح کے استنباط سے صوفیہ کے احوال میں سے اس آیت کی تلاوت کے ضمن میں ایک حال سمجھتا ہے اور وہ اسباب ظاہری کو نہ دیکھتا اور اُسے چشم حقارت سے

دیکھنا اور ان اسباب کے مفاد کی حفاظت کی طرف بھاگنا اور سب کو چھوڑ کر اللہ کی حفاظت کی طرف
بھاگنا اور سب کو چھوڑ کر اللہ کی حفاظت میں پناہ ڈھونڈنی اور اس آیت کی تلاوت اس
کو اس حالت کی تحقیق کی طرف دلائل کرتی ہے اور توکل جو شیخ کے قلب میں پوشیدہ ہے
اسے حرکت دیتی ہے اور ظاہر کرتی ہے اور یہ حال اس آیت کا مشہد ہے اور اس کا دل ول ہے
اہل احوال کا دلوں کے نزدیک۔

تیسرا باب یہ کلمہ بہت بلیغ سبب ہے حفظ نفس کے باب میں اور اولاد کے باب میں اور جو
حال شر سے متوقع ہو تو اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کے متاع کیلئے سے محفوظ رہے یا جو رول
سے محفوظ رہے تو ایک مراجع میں تکبیر کرے اور ایک کاغذ پر یا ٹھیکری پر لکھ کر اپنے مطاع میں رکھ دے
اور اگر کوئی راہ میں رہنوں کا خوف یا جو رول کا ڈر رکھتا ہو یا کوئی ظالم چاہے اس پر زیادتی
کرے تو اگر نماز کا شوقین ہے تو نماز میں پڑھے صلوة تسبیح کی طرح چار رکعت میں تین سو بار
اور جو اسے ذکر میں حلاوت آتی ہو تو ایک ہزار اور ایک دفعہ اس کا ختم کرے اگر ہو سکے ایک
ہفتہ اس کا ختم کرے اچھی ساعتوں میں جیسے آدھی رات یا وقت زوال یا بعد عصر یا آفتاب
طلوع ہونے سے پہلے **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّ رَبِّيْ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ الْفٰلِحِيْنَ**
ترجمہ تحقیق میرا کارساز خدا ہے جس نے قرآن مجید نازل کیا ہے اور وہ کارساز ہی کرتا ہے
اچھے کام کرنے والوں کی۔

پہلا باب یہ کلمہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر کیا ہے کہ اس سے تکلم
کرے جس وقت کافروں نے بتوں کی عبادت کا امر کیا اور ڈرایا کہ یہ بت تم کو نقصان
پہنچائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اَوْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كَيْفَ وَنَ فَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَاٰلِیْ**
اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ الْفٰلِحِيْنَ طبعی میں تمہارے بڑے اندیشوں سے نہیں
ڈرتا اور تم سے اور تمہارے بتوں سے بلکہ جو ضرر نہیں پہنچے گا تحقیق میرا کارساز خدا ہے۔

دوسرا باب یہ شیخ ایک طرح کے استیلا سے ایک حالت کو یاد کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دشمن
غالب ہوں اور ضرر پہلے کا سامان بچ کر اس اور کسی طرح ضرر پہنچانے سے باز نہ رہیں اور وہ
اپنے دل سے اللہ کی ولایت کی طرف بھاگے اور سب ماحضوں میں اس پر بھروسہ کرے اور
کسی کو سوائے قدرت و جومیہ کے مؤثر نہ ہلے اور اپنے سب کام خواہ نفع حاصل کرنا خواہ
ضرر دفع کرنا اس کو سونپے اور اپنے تین اللہ کی ولایت کے ہاتھ میں جیسے بچہ ماں

کی گود میں یا میت غسل کے ہاتھ میں تصور کرے شیخ اس کلمہ سے اس حال کو حاصل کرتا ہے
اور اپنے دل کو اس کو اس کے واسطے حرکت دیتا ہے اور ہوشیار کرتا ہے تو سعادت کے خربہ ہو۔
تیسرا باب یہ کلمہ مول اور اعظم تولی کی تمام کتاب نازل کرتی اور شرع مقرر کرتی ہے اس لئے کہ
اس تولی سے مقصود انسان کی صورت نوعیہ ہے اور اس کا فائدہ عام ہے دنیا و آخرت
میں تو کتاب کے نزول کا ذکر عارف کی نظر کے سامنے تولی کی صورت بنا دیتا ہے اور عارف
کے دل کو مصروف کرتا ہے اس مقام کے تعین کی طرف۔

چوتھا باب یہ کلمہ مقام تدبیر سے جو تولی پیدا ہوتی ہے اور اس کی بنا پر کرنے پر ہے اس امر کے
جو آدمی کے نفس میں روح ڈالنے کے وقت مضمر کی ہے اور جو اس سے علافہ رکھیں اور وہ
عام ہے نیک و بد دونوں کے حق میں اور جو تولی کہ تدلی کے مقام سے ظاہر ہوتی ہے اس کی
بنا قبول پر ہے اس شخص کو ابتداء سے خطیۃ القیس میں داخل ہونے کے قابل جانتے ہیں اور
اس کی طرف نقطہ تعبیه متوجہ ہوتا ہے اور اس کی جہالت اور سب ظاہر و باطن کے فیضوں کی
استعداد رکھتی ہے بعد اس کے ملائکین مذکور ہیں کہ لا ان الله احب ذلانا فاحیو فیھو
اور وہاں سے اس کے سب کاموں کی کارسازی اور ہر مکر و بات سے حفاظت ظہور میں آتی ہے
یہاں جو مولیٰ تولی تھی فرمایا **دھو یتولوا لصلحین**

پانچواں باب یہ کلمہ نفقۃ الغیب کے واسطے یہ آیت بہت اثر رکھتی ہے اور انتظام شہر اور
قہر کے واسطے اگر پڑھنے والے کو نماز میں عبادت ملتی ہے تو صلوة تسبیح کی طرح پڑھے اور جو
اسے ذکر میں بہت عبادت حاصل ہوتی ہو موافق حد دائم ولی کے بعد ہر نماز کے پڑھا کرے
حسبی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم و ترجمہ کفایت کرنے والا
ہے میرا خدا تعالیٰ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس پر میں نے توکل کیا وہ پروردگار عرش
عظیم کا ہے۔

پہلا باب یہ کلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کا یہ ذکر فرمایا ہے جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
امت کو اسلام کی دعوت فرماتے تھے اور طرح طرح کی نیکیاں ارشاد کرتے تھے ان میں سے کچھ
لوگوں نے نفاق اختیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اویسے مادیب نہ ہوئے تو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا **فَاَنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلِیْہِ تَوَكَّلْتُ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**
دوسرا باب یہ کلمہ اس ذکر مشہد اس کی قدرت و جومیہ کا دیکھنا ہے کہ تمہارا عالم میں تصرف

کرتی ہے مقام تدلی سے جو الہام تازل ہوتے ہیں انسان کے سب مایعات میں حلول کرتے ہیں نفس میں اور مال میں اور اطلاق میں اور عزت و آبرو میں ان الہاموں کی طرف سے کچھ تنگی نہیں ہے اگرچہ تو اس شخص کی جبلت اور کسب کی جہت سے ہے کہ ایک جہت سے اس کی کفایت کی منفعتی ہے دوسری جہت سے نہیں ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جیسی اشیا میں ذات حق دوسرے یہ ہے کہ کوئی متولی امور اور غالب تمام مخلوقات پر نہیں مگر ذات حق اور یہ معنی پہلے معنی کا باطن ہے اس واسطے کہ عبادت مختص نہیں مگر توحید کے مختص ثبوت سے اور یہ معنی ہیں کہ عالم میں کوئی مؤثر نہیں مگر قدرت و ہویہ تنہا اور یہ معنی ہیں کہ زمین و آسمان اور تمام موجودات کا کوئی خالق نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور یہ معنی دوسرے معنی کے باطن ہیں اور یہ معنی ہیں کہ حقائق امتیازی کی تحقیق حقیقت میں نہیں مگر ظہور ایک حقیقت و احدہ کا طرح طرح کے مظاہر ہیں اور یہ معنی باطن میں تیسرے معنی کے حاصل کلام یہاں مراد معنی توحید کے مختص ہونے کے ہیں اس حقیقت میں جو تدبیر کرنے والے عرش پر مستوی ہے اسی واسطے جیسی اللہ و علیہ توکل کے درمیان کلمہ لا الہ الاہو لائے تاکہ اس کے شیعہ پر دلالت کرے۔

تیسرا باب معنی پانچاچاہیے کہ قرآن عظیم میں لا الہ الاہو بہت معانی کے واسطے آئی ہے جیسے کہ **فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ** یہاں معنی توحید توحید کی معرفت کے ہیں اور یہ کہ **ذِكْرُ اللَّهِ زَكَّاهُ وَلَهُ يُرِيهِ الْآلَاءَ الْغَوِيَّةَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَعِذْهُ بِهِ** اشارہ ہے خلق اللہ ملک السموات والارض کا اور کبھی معنی تخریب است کے دروگاری کے اور کبھی عذاب سے ڈرانے کے لئے ہے اور یہ قرآن مجید کے غرائب سے ہے پس غور کر۔

چوتھا باب معنی علیہ توکل تخریب کی صورت میں ہے معنی جملہ غیر یہ ہے اور یہ معنی ہیں انشاء ہے یعنی جملہ انشاء ہے صفت اعتماد کے واسطے گویا یہ کلمہ صیغہ اس حالت کا ہے اور اس کا سنگا بھائی ہے جیسے آواز ارجح سینے کے درد کا بھائی ہے کہ دونوں ایک چشم سے خوش کرتے ہیں اور باہم متلازم ہیں تو یہ کلمہ عارف کو اس مقام کی حقیقت سے واقف کرتا ہے جیسے ارجح سے ہے کا درد معلوم ہوتا ہے۔

پانچواں باب معنی **وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ** اس کلمہ کا لا ناعارف کو توحید کی حقیقت کی صورت کی تصویر دکھاتا ہے جو توحید کے تدلی اعظم سے ظاہر ہوتی ہے جیسے اصولیوں نے کہا ہے کہ حکم کا معلق کرنا مشتق دلائل کرتا ہے مبداء اشتقاق کی علت پر اسی طور و سبب

لان رب العرش اعظم عارف کے روبرو مختصر کرتا ہے نور الہی کی صورت کہ عرش پر استوا کی سبب عالم میں پھیلا ہوا ہے اور لا نالفظ عظیم کا ناکہ کے واسطے ہے اس کے استحضار کے لئے۔

چھٹا باب معنی شیخ ہوا جس نے **حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** کے خواص میں ایک رسالہ لکھا ہے اس کا **فَاتَّخَذَ الْجَبَلُ فِي خَوَاصِّ حَسْبِنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** اور اس کلمہ کے خواص میں اور اس سے تمسک کرنے کے طریقہ لکھنے میں اور تلاوت کرنے میں لکھا ہے۔ اور جو کچھ **حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** میں لکھا ہے **مَحْشُورٌ** اللہ کا لفظ میں جاری ہے بلکہ پھر اور لکھتا ہے **مَحْشُورٌ** حفاظت کے واسطے ضروری ہے اور نفقہ الغیب کے لئے اور دشمنوں پر نصرت کے واسطے یہ کلمہ کیسی ہے اور عجیب تاثیر ہے اس کا منتہی **مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوكَ يَوْمَ الْقَادِرِ** کافی کے عدد اور کفیل کے عدد اور ناحو کے عدد کے موافق ہے جس اسم کی حاجت ہو اس کے عدسے موافق پڑے بہت اثر رکھتا ہے۔ **يُحْسِبُ اللَّهُ اللَّيْلَ كَالْيَوْمِ** صحیح **أَمَّا فِي الْأَرْضِ فَإِنَّ لِلَّهِ أَنْتَاءً وَهُوَ السَّامِعُ الْعَلِيمُ**

پہلا باب معنی برکت و صونڈھتا ہوں میں اللہ کے نام سے کہ اس کے نام سے ضرر نہیں کرتی کوئی چیز ضرر کرنے والیوں میں سے زمین اور آسمانوں میں اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

دوسرا باب معنی اس دعا کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اسے صحیح و شام تین تین مرتبہ پڑھے اسے کوئی چیز ضرر نہیں کرتے شیخ اس دعا سے تمسک کرتا ہے ضرر دفع کرتے کو۔

تیسرا باب معنی جب اسماء الہی شریعت میں نازل ہوئے اس لئے کہ ان سے اللہ سے تقرب کریں اس کی بلندی اور ان اسماء کی عظمت ملا اعلیٰ میں ظاہر ہوئی اور ملا اعلیٰ سے ملا اوسط میں جملہ سکھیں اور یہ شروع ظہور اسماء الہی کا ہے پھر جب اہل اللہ نے ان اسماء سے تقرب و صونڈھا اور ان کو کثرت سے پڑھا تو ان کے ذہن میں ہر اسم کی صورت مثالیہ جو اتمثل ہوئی اور اعمال اللہ لکھنے والوں نے جب ان کی تلاوت کو اعمال ناموں میں لکھا اور اس صورت مثالیہ کو محققوں میں منقوش کیا اور وہاں سے خطیرۃ القدس میں عود کیا جیسے ایک آئینہ میں صورت دوسرے آئینہ سے منقوش ہوتی ہے اور یہ آخر سلطنت اسماء الہی ہے عالم کی طبیعت میں اسماء الہی کا اثر ہوا اور بجائے افسوں و منتہ کے اسکی تاثیرات

عالم میں آشکارا ہوئے انکو دفع کرنے کو زمین کے ضرر کی چیزوں سے جیسے درندہ اور ہوام کے اور آسمانی ضرر دینے والے جیسے ستاروں کی غوسٹ اور آسیب و جن وغیرہ استعمال کرنا چاہئے اور ہر ضرر دینے والے کے واسطے ایک اہم خاص ہے کہ اُس کا ضرر دفع کرتا ہے لیکن عارف ان سب اسماء کو اجمالاً ملاحظہ کرتا ہے اور سب سے ایک باریگہ تمسک کرتا ہے مضرات کے دفع کرنے کو یہ اشارہ اسی معرفت عربیہ کی طرف ہے اس دعا میں

یہو تھاہامعہ نکتہ یہ جو کہا لایضرمعاسہ شئی اور یوں نہ کہا لایضرمع شئی اُس میں یہ نکتہ ہے کہ پہلے عبارت وصف ذات الہی کہلے اور دوسری عبارت وصف اسم کہلے۔ سو غرض تو یہ ہے کہ اُس تہر کی علت مضرات پر اور مضرات کا بیکار کرنا اُس کی نسبت ذاتی الہی سے ہے تو واجب ہوا اختیار اولی کا۔

یا یحواں ہامعہ یہ دعا بہت اثر رکھتی ہے دفع کرنے میں ہر ضرر دینے والی چیز کے مثلاً درندے اور ہوام اور میوہ مزاجوں کو ٹھنڈا پانی اور غرور مزاجوں کو گرم پانی اور دوا اور غذا جس میں احتمال ضرر کا ہو اور نظر لگوانے اور جادو اور درد اور درم وغیرہ اور بد آدمی سے جو خوف بدی کا ہو چاہے کہ اس دعا کو تین بار یا سات بار پڑھے اور جس سے خوف ہو اُس پر دم کر دے یا اسکی طرف چوٹ مار دے اور جو وہ حاضر نہ ہو تو اُس کی صورت خیال میں حاضر کرے اور اسکی نیت سے دو بار پڑھے۔ وَكَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ترجمہ پھر نے کی طاقت نہیں اور کام کرنے کی توانائی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ بلند قدر بزرگ مرتبہ والا ہے۔

یہو ہامعہ یہ کلمہ بڑی معرفت کا ہے اور وہ معرفت یہ ہے کہ سب موجودات کی تخلیق تیس معد اپنے نوازم اور مقتضیات کے موجود ہوئیں تو تہر مبداء نے پھر ان کو پکڑا اس لئے کہ ان کو خیر مطلق مشابہت دی تو قبض و بسط سے ہر طبیعت میں تصرف فرمایا تو عالم میں خرق عادت مقررہ پیدا ہوئی اور حقیقت میں وہ خرق عادت بھی ہمیشہ سے ہر زمانے میں اور ہر ملت میں جاری ہے۔

ووسراہامعہ جب عارف یہ حال اپنے نفس میں غفوش کرتا ہے یعنی عقل بھی اُس کی اس کو سمجھتی ہے اور خیال کو ہم بھی اسکی متابعت کرتے ہیں اور یہ حال ایک تاثیر پیدا کرتا ہے عالم میں اور وہ باز رہتا ہے ملاسات کا تاثیر ہے جیسے ہمیں معلوم ہے کہ اعتقاد کا اثر بہت

ملاسات میں ہوتا ہے اور یہ حال اور اعتقاد مختلہ دماغ کے ہے اور یہ ایک ظلم ہے کہ مبد فیا من سے فیض حاصل کرتا ہے اور یہ امر آخرت میں بہت واضح ہوگا اسی واسطے لَکَاحُولٌ وَ لَکَافُوۃٌ اِلَّا بِاَنْتَہِ گناہ جھارڈی تلب کہتے والے کے اور ان گناہوں کو غناپ سے باز رکھتا ہے اور اسی امر کا اشارہ ہے حدیث شریف میں لَاحُولٌ وَ لَکَافُوۃٌ اِلَّا بِاَنْتَہِ ایک خزانہ ہے جنبت کے خزانوں میں سے اور اسی طرح اُمید و نفرت کی اور یہ جانتا کہ خدا غفار ہے بعض گناہ اس شخص کے نفس سے جھارڈی تلب ہے۔

تیسرا ہامعہ یہ کلمہ بہت تاثیر رکھتا ہے نظریہ اور جادو کے رد کرنے میں اور رجعت اور بد دعا کے رد کرنے میں اور ہمت اور اہل ہمت اور جو ان کے مانند ہو بہت تاثیر ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہِ اَللّٰہِ لَایضوۃا کہ ان مضرات کے دفع کرنے میں جو محسوس ہوں اور اکثر تاثیر لاحول آہ کے غیر محسوس چیزوں میں ہے جیسے منہ بیان کیا ہے۔ بسم اللہ اور ستر العرش میں۔

اختتام مقصد

مقصد تمام ہوا تمام ہونے پر ایک سو کئی ہامعوں کے اُنیس ففروں کے ضمن میں اور جب ہم یہاں پہنچے شرح حزب البحر سے جیسا ارادہ تھا فارغ ہوئے الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اور یہ سب حکایت ایک امر و جدائی تھا کہ یکبارگی کبلی کی طرح چمکا اور شانیہ یواریہ لکھا گیا مگر کچھ قصوٹا سا کہ حفظ حدیث اور علم دانشمندی سے متعلق تھا اب کچھ مضائقہ نہیں کہ حزب البحر کی دعوت کا طریقہ جو مشائخ نے دعوت کی کتابوں میں لکھا ہے یہ جس تاکہ حزب البحر کی سب باتیں بیان ہو جائیں کوئی بات رہ نہ جائے۔

خاتمہ

بعض عالموں نے کہا ہے کہ جو شخص چاہے کہ حزب البحر کا عامل ہو جائے تو اول زکوٰۃ ادا کرے۔ ترک حیوانات جلالی اور جمالی کہے اور بدھ کے روز اعتکاف کرے اور بدھ و جہر متا و جمعہ کو روزہ رکھے اور ہر روز بعد غسل اور ایک دو گانہ کے ایک سو تیس مرتبہ پڑھے یا بارہ دن چڑھتے چاند ہر روز تیس دفعہ پڑھے یہ فقیر عفی عنہ کہتا ہے کہ یہ عدد اس لئے اختیار کیا ہے کہ قاتب کے تین سو ساٹھ درجے ہیں تین شلوں میں یا بارہ درجوں کے ضمن

والتعلم اگر کوئی بادشاہ چاہے کہ اسے ضرر پہنچنے یا کسی ایسی جائے جا پڑے کہ وہاں
دندے بہت ہوں سات دفعہ اس حزب کو بڑھ کر ہاتھوں پر بھونک کر سارے بدن پر
پھرنے اور جو کسی کام میں عاجز ہو تو ایک غالی صاف مقام میں جا کر بعد غسل کے دو رکعت
نماز پڑھے اور بعد سلام کے پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھے محبت کے واسطے یا اگر دفعہ
یا سات دفعہ پھر گلاب پر دم کہے اور جب بیت لیا پہنچے تو شتر دفعہ کہے **يُحْيِيهِمْ اللَّهُ**
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ اور اُس کے بعد کہے یا **اللّٰہی فلاں بن فلاں کی**
محبت فلاں بن فلاں کے دل میں دس تین دن اسی طرح سے پڑھے جس وقت وہ شخص
سدینے آئے تو بڑا گلاب ہاتھوں پر مل کے ہاتھ موٹہ پر پھیرے۔ تہر دشمن کے واسطے بارہ
دن تک اور تین بار پڑھے جب پہنچے واپس علی وجہ اعتدال یا بہو پئے۔ شہادت
الرہ جو کہ شتر بار کہے۔ یا **قَاهُذُ الْاَبْطِثِشِ الشَّدِيدِ لِيَا اَنْتَ الَّذِي لَا يَطَاقُ اِنْقَامَهُ اَس**
کے بعد کہے خداوند فلاں بن فلاں کو اپنے قہ میں مبتلا کر ادا کر ادا کر ان کی بندگی
یہ فقیر کہتا ہے جو شخص دشمنی دنیا کے امور میں رکھتا ہو اُس کے واسطے شہادت الوجود بہت
مناسب ہے اور جو دشمنی دنیا کے امور میں رکھتا ہو اُس کے واسطے واپس مناسب ہے چار کی
شفق کے واسطے بارہ دن تک روزہ بارہ دفعہ پڑھے۔ جب پہنچے **يُسَبِّحُ اللّٰہَ الَّذِي اَہ** پر
شتر دفعہ پڑھے **وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّمُؤْمِنِيْنَ يَا شَافِیْ شَفَا بَشَرِ**
فلاں کو۔ واسطے بادشاہ و امیروں کے مسخر کرنے کے بارہ دن تک بارہ دفعہ پڑھے جب پہنچے
یا **مَنْ يَبْدِيْ** کہ کوئی شے پر شتر دفعہ کہے یا عزیز کے بعد عزیز کر چکو فلاں بن فلاں
کی آنکھ میں پھر تین دفعہ انا انرا تو پڑھے بعد پورا کرنے دعوت کے جب اُس کے گھر والے یہ
حزب ایک دفعہ پڑھے۔ اور واسطے بے خوف ہونے راہ کے اور سلامتی سفر کے چاہے تو سفر
کے پہلے تین دن روزہ رکھے اور مشروطوں کے روز بارہ دفعہ پڑھے۔ جب پہنچے
يَحْمَدُ اللّٰہَ لَا يَفْقُرُ وَ عَلَیْہَا پَر تو شتر دفعہ کہے یا **حَفِیْظُ اَحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْاَلْبَیَاتِ** یا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ بعد اُس کے جب روانہ ہوا اور جب کہیں اترے اور ہاں خوف کی جائے
ہو ایک بار پڑھے۔ اور کسی کی حفاظت کو واسطے سوار ہونے سے پہلے تین دن ہر روز شتر دفعہ
پڑھے جب پہنچے **سَخَّرَ لَنَا هٰذَا النَّحْرَ** تو شتر دفعہ پڑھے یا **حَفِیْظُ اَحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ**
الْبَلَايَاتِ یا **اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ** اور پہے خداوند میں اپنے تئیں اور اپنے مال و اسباب

اور رفیقوں کو امانت سونپتا ہوں غیر مست سے کنارہ پر پہنچا اس کے بعد کشتی میں پانچوں وقت یہ حزب ایک بار پڑھے اور جب طوفان آئے تو پڑھے جیسے بزرگ عوقان موقوف نہ ہو اور تو انگری کے واسطے تین دن تک ہر روز تیس دفعہ پڑھے۔ جب اُنشُرُکھا عَلَیْكَ نَارٌ حَرَّائِنِ دَحْرَتِكَ پر پہنچے، مندر دفعہ پڑھے۔ یا غَنِیُّ اغْنِنِیْ بِأَرْزَاقِیْ اَذْکَرْتَنِیْ صَدَقَاتِکَیْنِیا وَاسْعَا یَغْنِیْ حَسَابِ اور ہر روز سات درویشوں کو روٹی اور شیریں اپنے مقدور کے موافق دے کہ اُس پر فتوح کے دروازے کھل جائیں۔ اور اولے قرض کے واسطے تین دن تک ہر روز چترہ مرتبہ پڑھے جب پہنچے اَنْصُرْنَا یرتو مندر دفعہ کہ اللّٰهُمَّ الْغَنِیِّ جَعَلْتَ لَکَ عَنْ حَرَامِکَ وَالْغَنِیِّ رَفَعْتَ لَکَ عَنْ سَوَاکَ وَطَاعَتْکَ عَنْ صَلَاحِیَّتِکَ اور واسطے رنگوں کے نصیب کھانے کے سینہ کے پانی پر یا کنویں کے پانی پر جو رات کو کھینچا ہو یعنی رات کا ہوتی دن تک ہر روز تیس دفعہ پڑھے جب پہنچے هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْکَ آه۔ یہ ریاضات کو موافق عدد عمل کے پڑھے پھر اُس پانی سے ہاتھ پاؤں دھو کر اُس پانی کو ایسی پاک جائے پھینک دے جہاں اُس پر کسی کا پاؤں نہ پڑھے اور لٹائی میں دشمن کے مقابلہ حمد کا بُنصر و ن پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے جہادوں میں یہ بھی پڑھتے تھے اور صحابہ کو بھی فرماتے تھے اور حسب بن اسمہ جب دشمن کو دیکھتے تو انہیں یہ اچھا سلام بتاتا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جو کوئی ہر روز تنود دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے گا اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو خزاہ بیتاؤں جنت سے خزانوں میں سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سر کے درد کے واسطے یہ بہت نافع ہے کہ جس کے سر میں درد ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہے یُسَمِّی اللّٰہُ خَبِرَ الْأَسْمَاءِ یُسَمِّی اللّٰہُ رَبَّ الْأَرْضِ یُسَمِّی اللّٰہُ ذِی السَّمَاءِ بِرُکْبَةٍ وَشِفَاءً یُسَمِّی اللّٰہُ ذِی السَّمَاءِ بِرُکْبَةٍ وَشِفَاءً یُسَمِّی اللّٰہُ الذِّی لا یَضُرُّ شَيْءٌ فِی الْأَرْضِ یُسَمِّی اللّٰہُ الذِّی لا یَضُرُّ شَيْءٌ فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یہ تین بار یا سات بار پڑھے اور بعض معتبروں روایت ہے کہ جب سفر میں ہو اور راہ زن آن پڑیں گے تو سورۃ اذا زلزلت پڑھے اور زمین پر ہاتھ رکھے اور وہ شاکی انسانوں کی طرف پھینکے اور اپنا ہاتھ سر پر پھرے پھر پڑھے۔

فَأُصِيبَ كَمُ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ بِسَاحِلٍ خَفَاءٍ دَرَكَاوُكُشْتَهُ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
 سَدًّا أَوْ مِمَّنْ خَلْفَهُمْ سَدًّا أَوْ غَشَيْنَاهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۚ وَرَأَى مِنْ سَحَابٍ مِمَّنْ كَمَا كَرَبَ
 بے کہ ایک روز مجھے راہِ درن ملے میں نے یہ پڑھا اور ایک درخت کے تلے بیٹھ گیا تو وہ
 رابن ان کے اور مجھے نہ دیکھا اور آپس میں کہتے تھے کہ ابھی تو وہ آدمی یہاں تھا اور بعضوں
 نے روایت کیا ہے کہ جو سفر کا ارادہ کرے اور یہ چاہے کہ ہر آفت سے محفوظ رہے سفر میں
 تو اسے چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں
 الحمد اور قل ہو اللہ احد اور بعد سلام کے سورۃ لایطاعت برے پھر یہ دعا پڑھے اَنْتَ الْغَافِقُ
 فِي السَّيْرِ وَالْخَلْفَةِ قُلْ لَا هِلَ لَنَا وَلَا اَوْلِيَ لَنَا وَلَا فَاَصْبَحْنِي فِي سَفَرِي هَذَا السَّلَامَةَ وَ
 اَلْاَمَانَةَ وَ اَخْلَفْنِي فِي اَهْلِي وَمَالِي وَقُلْ نِي بِخَيْرٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور میں کہتا ہوں
 کہ اگر یوں کہے اللہم تبارکنا من رَا الحَبِيئِي الْمَنَاسِكُ تُوْبِي فَاِنَّہٗ ہے اور جو قیدی یا پکڑا ہوا
 مَاشَاءَ اللّٰہِ کَانَ لَاحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ایک بار بار اور حسب اللہ دنع
 الْوَكِيْل ایک بار ایک دفعہ ایک نشست میں تو بہت جلد اللہ اسکو رہائی بخشنے گا اور میں کہتا ہوں
 اگر حسب اللہ دنع الْوَكِيْل کے بدلے کہے حَسْبِيَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اس آیت کریمہ کی خاصیت ہے کہ نابریانوں کے دلوں کو بہرہ بان کرتی ہے
 جو اس سے بہرہ ہوں وہ بہرہ بان ہو جاتے ہیں اور مکاروں کے مکر سے بچاتی ہے جو شب
 جمعہ کو آدمی رات کے وقت پڑھے تیس مرتبہ اور پھر کہے اَللّٰہُمَّ اَنْتَ یَا رَبِّ حَسْبُ عَلٰی
 فَلَکِنْ بِنِ فَلَکِنْ یَا فَلَکِنْ یَسْتَفْلِکِنْ فَاَعْطِیْ قَلْبَہٗ یَا قَلْبَہٗ عَلٰی دَدِہٖ یَا رَبِّ لَہَا لٰی
 تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اس پر بہرہ بان کر دیتا ہے اور مطیع کر دیتا ہے اور بعضوں سے
 روایت ہے کہ حَسْبِيَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
 سات دفعہ شام کو پڑھے تو اللہ کثابت کرتا ہے جو ارادہ کرے بچا ہو یا بھوٹا۔

تمام شد

کتاب مباح مصنفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تو ختم ہوئی اب دعا ہے حزب البحر مع اعتصام
 و اعتصام و دیگر فوائد بیان کئی جاتی ہے باری تعالیٰ سے آمین ہے کہ ایک پڑھنے والی کو نفع نام ہو
 طالب کو چاہیے کہ اول سورۃ فاتحہ یکبار سورۃ اخلاص یکبار رو و شریف ۱۱ بار پڑھ کر اسکا ثواب
 یا راجح مبارک حضرت شاہ ابوالحسن شاذلی کو یاد دلانے کے پھر آگے اعتصام سے پڑھنا شروع کرے

اِعْتِصَامُ دُعَا حَزْبِ الْبَحْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ اِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
 كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ اَنۡہٗ مِّنْ عَمَلٍ مِّنْكُمْ سُوءٌ لِّہِمَّا لَئِیۡمٌ تَابَ
 مِّنْ بَعْدِہٖۤ اَصْلَحَ فَاِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَ لَکَآیَاتُ نَفِیۡلٍ الْاٰیٰتِ
 وَلَیَسْتَبِیۡنَ سَبِيۡلَ الْبُحْرٰمِیۡنَ ۝ قُلْ اِنِّیۡ نُهَیۡتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیۡنَ
 تَدْعُوْنَ مِنْ دُوۡنِ اللّٰہِ قُلْ لَا اَتَّبِعُ اَھْوَاۡکُمْ قَدْ ضَلَلْتُمْ اِذَا وَاۡنَا
 مِنَ الْمُرْتَدِیۡنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیۡکُمْ مِّنۡ بَعْدِ الْقَوٰمِۃِ اٰمَنَۃٌ نُّعَاسًا
 یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ وَ طَآئِفَۃً قَدْ اٰهَمَّتْہُمْ اَنْفُسُہُمْ یَظُنُّوْنَ
 بِاَللّٰہِ غَیۡرَ الْحَقِّ ظَنُّ الْجَآہِلِیۡۃِ یَقُوۡلُوۡنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ
 قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّہٗ لِلّٰہِ یَخْفَوْنَ فِیۡ اَنْفُسِہِمۡ مَا لَا یُبْدُوۡنَ لَکَ یَقُوۡلُوۡنَ
 لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُتِلْنَا ہٰہُنَا قُلْ لَوْ کُنْتُمْ فِیۡ بَیۡوَتِکُمْ

كَبُرَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَلِّهِمْ وَلَيَبْتَغِينَ
 اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
 الصُّدُورِ ۝ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
 الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا
 مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ
 ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ هَٰ كُزَّاجٌ أَخْرَجَ
 شَطَاكَ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
 لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
 الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ أَبَا تَا نَاجِ حَا
 نَحَا دُذَرَازَاسْ شِصْ ضِ طَاظَاغْ غُ فَا قُكُلْ مَنْ وَ
 هَالَا يَا رَبِّ سَرَّهْلٌ وَكَيْسٌ وَلَا تَغَيِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ

یہاں شاہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کرے۔

لے بیچ وندا اول سے آخر تک ایک سانس میں پڑھیں۔

دُعائے حزب البحر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ أَنْتَ رَبِّي وَعَلَيْكَ حَسْبِي فَزَعِمَا رَبِّ
 رَبِّي وَزَعِمَا الْحَسْبُ حَسْبِي تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ
 الرَّحِيمُ تَسْلُكُ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْهَوَايَاتِ
 الْأَمْرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُونِ وَالشُّكُوكِ وَالْأَوْهَامِ السَّارِتِ
 يَلْقُوبُ عَنْ مَطَارِقَةِ الْغُيُوبِ فَقَدْ بَنَى الْمُؤْمِنُونَ وَزَلُّوا
 زَلُّ الْأَشْدِيدِ ۝ وَأَذِيقُوا النَّافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
 مَا وَعَدَكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَا يُخْرَجُونَ ۝ فَذَرْنَاهُمْ أَنْصُرْنَا وَنَخْرُجْنَا
 هَٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَخَّرْتَ السَّمَاءَ
 لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَنَخَّرْتَ الرِّيحَ وَالشَّيَاطِينَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ

لے یہاں اپنے مطلب کا تصور کرے۔

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا لِلَّهِ
سُبْحَانَ عِزِّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

اِخْتِتامُ دُعَائِي حَرْبُ الْبَحْرِ

يَا اللَّهُ يَا تَوْرًا يَا حَقُّ يَا مَبِينُ اكْسِنِي مِنْ نُورِكَ وَعَلِمِي مِنْ
عِلْمِكَ وَفَرِّمْنِي عَنْكَ وَاسْمِعْنِي مِنْكَ وَابْعُوثْنِي بِكَ
وَأَمْرِئِي بِشُؤْرِكَ وَعَرِّفْنِي الطَّرِيقَ إِلَيْكَ وَهَوِّنْهَا عَلَيَّ
بِفَضْلِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ
يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ أَسْمَعْ دُعَائِي بِمَخَصَّصِ لُطْفِكَ آمِينَ آمِينَ
آمِينَ ۝ اَعُوذُ بِكَ يَا اللَّهُ الثَّامَاتِ كَرَامَاتٍ شَرِّ مَا خَلَقَ
عَظِيمِ السُّلْطَانِ يَا قَدِيمَ الرَّحْمَنِ يَا دَائِمَ النِّجْمِ يَا بَاسِطَ
الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا يَا ذَا رُفْعِ الْبَلَاءِ يَا حَاجِزَ الْبَاسِ يَا غَائِبَ
يَا مُوجِدَ أَعْنَادِ الشَّدَائِدِ يَا خَفِيَّ اللَّطْفِ يَا لَطِيفَ الصَّنِيعِ

يَا حَلِيمًا لَا تَجْعَلْ رَفْضَ حَاجَتِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِاسْمِكَ الْخُشُوعِ الْمَكْنُونِ السَّلَامِ
الْمُنَزَّلِ الْمُقَدَّسِ لَقَدْ وَسَّيْتُ الْمَطَهْرَ الطَّاهِرَ يَا ذَا دِيَارِ هَوْرٍ
يَا ذِي قَارٍ يَا أَزَلَ يَا أَبَدِيًا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ ۝ يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ يَا هُوَ طَيَّا هُوَ طَيَّا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
يَا كَانُ يَا كَيْنَانُ يَا رُوحُ يَا كَارُنُ قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ وَيَا
كَارُنُ بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ إِيهِيَا أَشْرَاهِيَا ذُوْنِي أَشْبَاؤُكَ يَا
عَجَلِي عَطَايَا الْأُمُورِ سُبْحَانَكَ عَلَى جِلْوِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَكَ
عَلَى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَيْسَ
كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ تَمَامُ شَدِّ اللَّهِ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ عِنْدَ عَجْمِدٍ

تذکرہ حضرت مولف

جاننا چاہیے کہ یہ حزب حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے یہ کنیت اُن کی اور نام پاک اُن کا علی بن عبد اللہ ہے۔ وفات اُنکی شہدہ ہجری میں ہوئی مزار شریف اُن کا ملک عرب میں ہے ایک جگہ کہ نام اُس کا درخشاں ہے کہ شیخ موصوف جبال قاہرہ میں کہ نام ایک شہر جدید کا ہے بسکن گزین تھے کہ حج کا زمانہ قریب آ پہنچا اسوقت تمام طریقہ دیاران حقیقت سے فرمایا کہ غیب سے اس سال حج کرنے کا اہتمام ہوا ہے تم جاؤ کوئی جہاز تلاش کرو بموجب ارشاد وہ لوگ جہاز کی تلاش کو گئے لیکن کوئی جہاز اہل اسلام کا نہ ملا۔ ایک پیر نصرانی کا جہاز جاتا تھا ناچار اُنسی پر معذرت یاران سوار ہوئے جبکہ لنگر جہاز کا اٹھا اور آبادی قاہرہ سے گزرے بیکانیک ہوا جہاز کے مخالف چلی تاہذا نے جہاز کو روکا اسیں ایک ہفتہ اُسی جگہ جبال قاہرہ میں توقف ہوا اسوقت مسکروں اور کافروں نے زبان طعن کی کھولی اور کہنے لگے کہ شیخ نے ارادہ حج کا کیا ہے اور وقت حج کا عنقریب آ پہنچا اور جہاز کی یہ کیفیت ہے کہ یاد مخالف کے چلنے سے جنبش نہیں کر سکتا اب کھیں شیخ کس طرح حج کرتے ہیں شیخ کو اس بات کے سننے سے سخت رنج ہوا اتفاقاً آپ کو اُسی حالت میں پھندا لگئی۔ پس خواب میں غیب سے آپ کو اس دعا کے پڑھنے کا اہتمام ہوا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو فوراً وضو کر کے اسکو پڑھنا شروع کیا اور ناخدا سے فرمایا کہ لنگر اٹھا اُس نے کہا اگر لنگر اٹھاؤں گا تو اسی وقت جہاز چکر کھا کر اٹھا واپس چلے گا۔ یہ شیخ موصوف نے فرمایا کہ جہاز چھوڑا اور صانع مطلق کی صنعت کو دیکھ آخر کار جب ناخدا نے لنگر اٹھایا تو اُس وقت سے ہوا موافق چلی کہ زوادی تمام منزل مقصود پر پہنچے۔ پھر دیکھئے اس کرامت کے نصرانی کے لئے مشرف یا سلام ہوئے لیکن وہ پیر نصرانی مسلمان ہوا رات کو خواب میں دیکھا کہ شیخ مع جماعت عظیم اُن رکڑوں کو ہمراہ لئے ہوئے بہشت میں جاتے ہیں اُسے چاہا کہ پیچھے پیچھے میں بھی چلا جاؤں پس ملا کہ کرام نے اُسکو روکا اور جھٹک کر کہا کہ تو ابھی کاغذ ہے اس میں جانے کے قابل نہیں یہ دیکھ کر بیدار ہوا اور صبح کو یہ بھی مسلمان ہوا اور رفتہ رفتہ مدارج عالیہ کو پہنچا۔

طریقہ دعا حزب البحر کے پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا

(منقول از بیاض حضرت مولانا شاہ ولی النبی نقشبندی مجددی رامپوری)

واضح ہو شخص چاہے کہ دعا حزب البحر کا حال ہووے تو اول چند شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ دے ورنہ دعوت رحمت یعنی ہلاکت اور ضرر کا ہے پہلی شرط یہ کہ صاحب حجاز سے اجازت لے دوسری ترک حیوانات نامی و جانائی کرے تیسری کپڑا سنا ہوا نہ پہنے نیا ہو خواہ دھلا ہو جیسے کہ احرام کا پہننے میں۔ چوتھے روزہ رکھے اور مسجد میں اعتکاف کرے رو بقیہ نہ بیٹھے اگر وضو جانا رہے فی الفور وضو کر کے دو گانہ ادا کر کے حزب مذکور کو پورا کرے پانچویں کھلنے اور پینے اور وضو اور غسل میں دریا کا پانی استعمال کرے پیچھے یہ کہ کھانے کے واسطے صرف جو کی روٹی تنگ لاہوری ملا کر ان شرطوں کے ساتھ پکانی جاوے اولاً یہ کہ بخور یا کے پانی سے دھو کر با وضو پیے جاوے دوسرے با وضو لکڑی کی آگ سے روٹی پکانی جاوے اور یہ خیال رہے کہ اُس لکڑی میں کیتھے وغیرہ نہ ہوں۔ بعد پکانے شرائط مذکورہ بالا کے تین روز تک ایک سو تیس مرتبہ پڑھے اور زکوٰۃ کے تمام ہونے تک چند شرائط کا لحاظ رکھے بعد دینے زکوٰۃ کے ہر نماز کے بعد اگر ممکن ہو ایک بار پڑھ لیا کرے ورنہ بعد نماز صبح اور عصر اور مغرب کے ضرور پڑھا کرے اور جب کوئی حاجت پیش آوے اسوقت ایک فقرہ حزب مذکور سے جو مطلب کے مطابق ہو یا کوئی اسم اسمائے الہی سے یا کوئی آیت آیات شریفہ سے مناسب مقصد ہو اُس فقرہ کے آخر میں ملا کر شربا پڑھے اور صورت مطلب کو لحاظ میں رکھ کر مکرر کرے اسطور پر کہ پہلے حزب کو شروع کرے جبکہ اُس فقرے پر پہنچے بموجب طریقہ مذکورہ بالا کے پڑھے اور پڑھنے کے وقت حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کی طرف متوجہ ہونا کہ مؤثر زیادہ ہوگا اور ایک جماعت سے اہل دعوت سے کہلے کہ چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھے اور ہر روز بعد غسل ایک دو گانہ ادا کر کے ایک سو تیس مرتبہ پڑھے یا بارہ روز عروج ماہ میں ہر روز سینہ دق پڑھے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعَلَيْہِ اَحْکَمُ

دعا حزب البحر کے اشارات کا بیان

حروف ہجائی آبا تا شا کو اول سے آخر تک ایک دم میں پڑھے اور صاحب حزب یعنی حضرت

دشمنوں کی ہلاکی کے واسطے وَالطُّسُّ يُزْجَعُونَ بِكَ فَقَرَّبَ اسْمَ شَدِيدِ الْإِنْتِقَامِ
 اور یا اسم یا مین کی کو شتر بار پڑھے زیادتی علم کے واسطے یس سے کہ چھ تک فقرہ اسم
 یا علیہم کو شتر مرتبہ پڑھے نرمی دونوں مقررین کے حبیبی اللہ سے عظیم تک
 فقرہ ہے جو آدمی کہ فقرہ مذکور کو وقت صبح اور شام سات سات مرتبہ پڑھے جس مطلب
 کے واسطے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کو بلائے گا واسطے شفاء امراض کہ یسیر اللہ الٰہی
 سے عظیم تک فقرہ ہے اسم یا شافی کو ہر شتر بار پڑھے واللہ اعلم بالصواب
 اَللّٰهُمَّ الْمُرْجِعُ وَالْمَا بِ

طریق پڑھنے دعا خیر بآلِ بھر کا واسطے حصول مقاصد مخصوصہ کے

اگر کوئی شخص کسی کام میں عاجز ہو گیا ہو اور کوئی صورت اُسکی سرانجام کی نہ ہو تو اُسکو چاہیے
 کہ ایک مقام خالی اور صاف پاکیزہ میں دو رکعت نماز ادا کرے اور بعد سلام کے اس دعا کو
 پانچ یا سات بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اُسکی شکل سان ہوگی واسطے حبیب کے بارہ بار یا سات یا
 عرق گلاب پر پڑھ کر دم کہے جب گلاب لسنار پہنچے تو شتر بار پڑھے یَجْعَلُ شَهْرُكَ حَبْلَ لَدُنْ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدَّ حُبًّا لِلَّهِ بعد اس کے کہ یا خدا رحمت اور دوستی فلاں بن فلاں
 کو پہنچے دل فلاں بن فلاں کے اور اُس کے تمام اعضا اور استخوان میں ظاہر کر کہ ایک لحظہ بغیر
 اُس کے اُس کو قرار نہ پڑے۔ آمین اور دہائی تہلی زمین پر مارے اسی طریق پر تین روز
 پڑھ کر اُس گلاب کو شیشے میں رکھے جو وقت محبوب کے سامنے جاوے اس گلاب میں سے
 تھوڑا سا اپنے منہ پر مل لیا کرے واسطے زبان بستی دشمنوں کے بارہ روز تک۔
 ہر روز تیس بار پڑھے جب وَالطُّسُّ عَلٰی دُجُوہِ اَعْدَائِنَا یا شَہَابِ الْجَوْہِرِ پڑھیں
 شتر بار کہے یا قَاهِرُ الْبَطْشِ الشَّيْطَانِ الَّذِي كَذَّبَ قُلُوبَنَا بِقَاهِرُ خَدَوْنَا
 فلاں کو ساتھ شہر اور قہر اور غضب اپنے کے بتلا کر اور اُسکی آنکھ اور کان اور زبان کو باندھ دے
 دہائی طرف اُسکو شول کر واسطے شفاء مہل کے بارہ روز تک ہر روز بارہ مرتبہ پڑھے
 وَرَبِّ يَسِيرُ اللّٰهُ الَّذِي لَا يَهْرُ عَنْ رَأْسِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ
 السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پڑھیں تو شتر بار پڑھے۔ وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ
 وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ یا سَافِرُ شفاء بخش فلاں بن فلاں کو تمام بیماری اور مدت

واسطے تسخیر بادشاہوں اور امیروں کے بارہ روز تک ہر روز بارہ بار پڑھے اور جب
 یا مَن يَسِيرُ اللّٰهُ الَّذِي لَا يَهْرُ عَنْ رَأْسِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ پڑھیں تو شتر مرتبہ کہے یا عَزَّوَجَلَّ
 عزیز کر مجھ کو آنکھ فلاں بن فلاں کے بعد اس کے رات کو لگاتار تین بار پڑھے اور بعد
 پوری ہونے دعوت کے جب اُس گھر کو جاوے تو ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے واسطے امن
 راہ اور سلامتی سفر کے پہلے اس کے کہ سفر میں جاوے تین روز روزہ رکھے اور تینوں دن
 مع شترانہ دعوت بارہ مرتبہ روز اس دعا کو پڑھے۔ حَبِيبُ يَحُولُ اللّٰهُ كَمَا يَحُولُ سُرِّيَّةُ سَالِمٍ
 پہنچے تو شتر بار کہے۔ یا حَفِيفُ احْفَظْنِي مِنْ تَهْوِيجِ الْبَلِيَّاتِ یا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
 اور جب روانہ ہووے یا جس مقام میں اترے اور جس جگہ پر کیس طرح کا خوف شماراں میں ہو
 تو ایک بار اس دعا کو پڑھ لیا کرے واسطے محافظت کشتی اور جہاز کے پہلے اس کے
 کشتی یا جہاز پر سوار ہوتے روز تک ہر روز شتر بار پڑھے اور جب نکلنا ہوا یا بھر
 پہنچے تو شتر مرتبہ یا حَفِيفُ احْفَظْنِي مِنْ تَهْوِيجِ الْبَلِيَّاتِ یا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ پڑھا کر
 کہے خداوند ہاں میں اپنے تئیں اور اپنے مال و اسباب اور حقوق کو تیری مانت میں سونپتا
 ہوں خیریت سے کنارے پر پہنچا بعد اس کے یا نجوہیں وقت کشتی میں اس دعا کو اپنا اور رکھے اور
 جب طوفان ہووے تو جب تک طوفان دفع ہو یہ دعا پڑھتا رہے واسطے حصول غنا
 اور ترقی کے تین روز تک ہر روز تیرہ بار پڑھے جب اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 سَخَرَتِكَ پڑھیں تو شتر مرتبہ کہے۔ یا غَنِيُّ اَغْنِنِيْ یا رَزَّاقُ ارْزُقْنِيْ بِرُزْقِ
 طَيْبٍ وَّ اَسْعَافِ الْفَقْرِ حسراب ڈ اور ہر روز سات فقروں کو روٹی شیرینی کے ساتھ بقدر
 وسعت اپنی کے دے تاکہ دروازے فتوح کے اُس پر کھل جاویں واسطے اداسی
 شرف کے تین روز تک ہر روز تیرہ بار پڑھے اور جب وَرُزْقًا فَانَكَ خَيْرُ الرَّاغِبِينَ
 پڑھیں تو شتر مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفَنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَخْتِنِيْ بِفَضْلِكَ
 تَعَسَّ بِسَوَالِكَ وَبَطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ۔ واسطے انشاء صدر اور زیادتی
 ذہن اور فہم کے تین روز تک ہر روز تیرہ بار گلاب یا شیرینی پر پڑھے اور جب مل ہو
 فَاَنْ تَعْبُدَنِيْ كَوْنٌ فَحَفَظْہ پڑھیں تو سات مرتبہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ پڑھے
 لیکن چاہیے کہ ہر روز تیار پڑھا کرے تاکہ دل کشادہ اور فہم زیادہ ہو جاوے واسطے
 کمال معرفت اور غلبہ حال کے تین روز تک ہر روز انیس بار پڑھے اور جب بیستہ

تَوَخَّخَ لَا يَفِيَانِ ۝ بِرَبِّهِ تَوَسَّطَ بَارِكَةَ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مَعْرِفَتَكَ وَحَقِیْقَةَ الْیَقِیْنِ بِرُحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ واسطے سلامتی ایمان کے تین روز تک ہر روز پڑھے۔
جب حبیب اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ پڑھئے تو شتر بار کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا صَادِقًا وَیَقِیْنًا کَامِلًا وَفَسْخًا
سَرِیًّا اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطَانِ وَاعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّخْضَرُّ وَنَ ۝
یَا قَاهِرُ ذَ الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَلَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهُ یَا قَاهِرُ
سات مرتبہ پڑھے۔

دُعائے حزبِ النصر

حزبِ النصر کو بعض لوگ حزبِ اقمہ بھی کہتے ہیں حضرت مولانا سید ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے ہے بعض نسخوں میں یہ ہے کہ ابی الموہب شاذلی کی تالیف سے ہے
آیہ حسبن اللہ ونعم الوکیل شمشیر مویشین ہے اور اس موقع پر دعا مانگنی چاہیے بعض عارفین کہتے ہیں کہ ہلاکت ادا کے لئے نہایت سخت اور قبولیت کے لئے قریب تر اس سے بہتر
میرے نزدیک کوئی نہیں۔

اس کے عمل کی یہ ترکیب ہے کہ غسل کے بعد جب لوگ سو جائیں تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھئے اور شہر پڑھنے کی بیعت پڑھئے اور حضور دل سے آیہ حسبن اللہ ونعم الوکیل
۵۰ مرتبہ پڑھے اور اپنے مطلوب کا تصور کرے جب اس تعداد میں پڑھ چکے تو سات مرتبہ
یہ حزب پڑھے پھر آیت مذکورہ کو ۵۰ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد پھر اس دعا کو سات مرتبہ
اس کے بعد بتنا ہو سکے خواہ ۵۰ مرتبہ آیت مذکورہ اور سات مرتبہ یہ حزب ہمیشہ پڑھتے
رہے کئی رات تک سہ دہے یہ عمل کرے یہاں تک کہ دعا حاصل ہو جائے بعض عارفین
کا بیان ہے کہ میں نے اس کا ثوب تجربہ کیا ہے اور بہت سے سرکش اور ظالم اس کے
پڑھنے سے ہلاک اور تباہ ہو گئے ہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ شرعاً جو ہلاکت کا مستحق
نہ ہو اس کی تباہی کے لئے صرف اپنے نفس کو خوش کرنے کی خاطر سے نہ پڑھے اور نہ
اُس کا وبال اسی کی طرف ٹھوکرے گا۔ بعض لوگ باطنی ادا کی ہلاکت کے لئے بھی اس کو

پڑھتے ہیں لہذا دعا پڑھتے وقت اندر کے موقع پر باطنی ادا کا تصور کرنا چاہیے جو کہ
اس آیت مذکورہ کو ہر نماز کے بعد ۵۰ مرتبہ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرے تو لوگوں کے
دلوں میں اس کی محبت اور وقار پیدا ہوا اور لوگ اُس سے ڈرنے لگیں ادا اگر کسی سرکش
کے غصے کے وقت اس حزب کو پڑھے تو اُس کا غصہ فرو ہو جائے جو شخص کسی ظالم کی قید
میں ہو گا اُسے چاہیے کہ سوتے وقت گیارہ مرتبہ اس حزب کو پڑھے خدا چاہے وہ اپنے
دشمن پر غالب ہو جائیگا اور وہ مقہور و مغلوب ہو گا یہ تجربات میں سے ہے اس میں کوئی
شک نہیں۔ آیت شریفہ کے نقش کو جو شخص لکھ کر اپنے پاس رکھے نیز آیت شریفہ کے
۵۰ مرتبہ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھے تو امراء اور وزراء کے دنوں میں اس کی بہت بڑی سیبت
پیدا ہوا اور جو شخص آیت شریفہ کے نقش کو طالع سعید میں سفید حریر کے ٹکڑے پر لکھے اور
آیت کو ۵۰ مرتبہ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ تمام اسباب
ضروریہ اس کے مہیا کر دے گا اور خدا کے حکم سے وہ مقبول دعا ہو گا۔

وہوہل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ بِسُطُوْرَةِ جَبْرُوتِ قَهْرِكَ وَبِسُورَةِ اَعَاثَةِ نَصْرِكَ وَبِقُوْرِكَ
لَا یُہْذَلُ حُرْمَاتُكَ وَبِحِمَایَتِكَ لَبِیْنِ اِحْتِمٰی یَا اَبْرَارَ نَسَا لَكَ یَا اَللّٰهُ
قَرِیْبُ یَا سَمِیْعُ یَا فَحِیْبُ یَا سَرِیْعُ یَا جَبَّارُ یَا مُنْقِیْمُ یَا قَهَّارُ یَا شَدِیْدُ الْبَلٰشِ
یَا مَنَّ كَ یَجْعَلُ قَهْرُ الْجَبَّارِ وَلَا یَقْطَعُ عَلَیْكَ هَلَاكُ الْمُتَمَرِّدَةِ مِنَ الْمَوَلٰ
اِلَّا کَاِیْرًا اَنْ یَّجْعَلَ لِمَنْ کَادَ فِیْ فِیْ خَیْرٍ ۝ وَکَمْ مِّنْ مَّکْرٍ فِیْ عَاثِلِ الْاِلٰهِ ۝ وَ
حَقْرَةٍ مِّنْ حَقْرِیْ وَاقْعَابِیْ اَوْ مِّنْ تَعَصُّیْ لِیْ سَبْلَةَ الْخُدَاعِ اِجْعَلْهُ یَا سَبِّحُ
سَاقَا اِیْمَانًا وَمَصَادَ اِیْمَانًا سَبِّحُ اَللّٰهُمَّ حَقِّ تَهْنِیْمِیْ اَکْفِ اِلْعٰسَ
وَلَوْ هُمُ الرِّدَا اَوْ اِجْعَلْهُمْ لِحْلِ جَبِیْبٍ قَدْ اَوْسَطَ عَلَیْهِمْ عَاجِلُ الْیَقِیْنِ وَالتَّوْبِ
وَالْعَدْلِ اَللّٰهُمَّ بَلِّ دُشْمَانِیْ اَللّٰهُمَّ قَرِّ جَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ قَلِّ عَدُوِّیْ اَللّٰهُمَّ
قَلِّ حَدَّیْ اَللّٰهُمَّ اِجْعَلِ الدَّائِرَةَ عَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اَرْسِلِ الْعَذَابَ اِلَیْهِمْ
اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمْ عَنْ دَارِ الْاِحْلَامِ وَاسْلُبْهُمْ مَدَدَ الْاِقْبَالِ دَعْلِ اَیْنِیْ

وَأَرْبَعَةٌ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا يَرْغَبُونَ فِي الْإِيمَانِ أَتْلُوهُمْ مَرَّتَهُمْ كُلَّ مَرَّةٍ مِنْ قَدْرِهِ
 أَمْ يَصَادُوكَ يُبَيِّنُكَ قَدْ سَلَّكَ وَأَوْ رِيَاكَ اللَّهُمَّ أَتَصْبِرُ لَنَا أَتَصْبِرُ لَنَا
 لَا حَيَاةَ لَكَ عَلَى عَدَايَاكَ اللَّهُمَّ لَا تَمُوتَنَّ الْأَعْدَاءُ فِينَا وَلَا تَسْلُبْهُمْ عَمَلِنَا
 مِنْ قَوْلِنَا لَهُمْ مَنْهُمْ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ
 لَا يَنْصُرُونَ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ خَيْرٌ
 يَسْأَلُونَكَ اللَّهُمَّ أَعْطِنَا أَمَلًا لِلرَّجَاءِ وَقُوَّةً لِلْأَمَلِ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ
 يَا مَنْ يَهْدِيهِ بِفَضْلِهِ نَسْأَلُكَ الْيُسْرَى تَلَا تَأْتِيهِ الْإِجَابَةُ شَلَا يَا مَنْ
 أَجَابَ نُوْحًا فِي قَوْمِهِ يَا مَنْ نَصَرَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى أَعْدَائِهِ يَا مَنْ سَدَّ قُبُورَ
 عَلِيٍّ يَعْقُوبَ يَا مَنْ كَسَفَ الصُّورَ عَنْ أَيُّوبَ يَا مَنْ أَجَابَ دَعْوَةَ ذُو كُرْيَا يَا مَنْ
 قَبِلَ يَسُوعَ ابْنَ مَرْيَمَ نَسْأَلُكَ يَا رَبِّ الْأَصْحَابِ فِي هَذِهِ الدُّعَايِ الْبَسْمَلَاتِ
 أَنْ تَقْبَلَ مَا بِهِ دَعْوَتُكَ وَأَنْ تُعْطِيَ مَا سَأَلْنَاكَ أَجْرًا لَنَا وَعَدَدَ لَكَ الْإِيمَانِ
 وَعَدَدَ لَكَ رِيَاةً لَكَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِيَّاكَ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
 أَنْ تَقْطَعَ أَمَانَنَا وَعَنْكَ الْإِيمَانُ وَخَابِرُ رَجَاءٍ وَنَا وَحَقِّكَ إِلَّا فِيكَ
 إِنْ أَنْطَأَتْ نَارُهَا الْأَرْضُ حَامِرًا وَابْتَدَعَتْ دَفْقًا قُرْبَ الشَّيْءِ مَتَاعًا عَارَةً اللَّهُ
 يَا غَاةَ اللَّهِ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ
 وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ وَنَدَى الْأَعْدَاءُ
 الْعَظِيمِ أَسْتَغِيثُ لَنَا آمِينَ آمِينَ آمِينَ قُطِّعْ دَائِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَوْ لَمْ يَكُنْ
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهَذَا آجِدُ وَلِ الْإِيمَانِ الشَّرِيفَةِ -

حَسْبُنَا	اللَّهُ	وَنِعْمَ	الْوَكِيلُ
اللَّهُ	وَنِعْمَ	الْوَكِيلُ	حَسْبُنَا
وَنِعْمَ	الْوَكِيلُ	حَسْبُنَا	اللَّهُ
الْوَكِيلُ	حَسْبُنَا	اللَّهُ	وَنِعْمَ

١٤٩	١٥٠	١٥١
١٤٨	١٤٩	١٥٠
١٥١	١٥٢	١٥٣

تتمت

الحمد لله والمنتهى كذا كتاب مستطاب هذا مع شرح حزب البحر وكتاب حزب البحر وفوائده وحزب البحر
 بالتمام تام وسعى بالاكلام در مطبع مجتبائی واقع كراچی مطبوع سنه

صحیح بخاری عربی	ہدایہ اولین مولانا عبدالغنی صاحب علیمی	کنز الدقائق کلاں علی علیمی	تصحیح مسلم عربی علیمی
قرآن مجید ۲۰-۲۲۶۱ صفحات طبعی	قرآن مجید چوب ظم ۲۲۲۹ پانچ صفحات	قرآن مجید شش اناجی مسمی ۲۲۲۹-۲۲۶۱ صفحات	قرآن مجید پانچ ظم ۲۲۲۹ چوب ظم ۲۲۶۱
بہشتی زیور کمل و مدلل	تفسیر بیان القرآن طبرستان مولانا اشرف علی صاحب	تعلیم الدین عبدالمجید خورد سار	مختصر معانی القرآن مولانا اشرف علی صاحب
صدیقا شرح بابائے مکتہ طبعی	بیضاوی درسیہ طبعی	تسبیل الدعا طبعی	شرح تہذیب طبعی
حسن المواعظ ابو حمزہ	گلستان باقم طبعی	ہدیہ سعید طبعی	شرح ہامعہ اعمال کلاں علی ترکیب طبعی
ترندی شریف	مولا امام مالک علیمی	مناجبات مقبول طبعی	

ملتان کا پتہ: مطبع مجتہائی پاکستان ۱۵- ہسپتال روڈ - لاہور